نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝ۙ (القلم: ۱)
(ن، قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں)

www.KitaboSunnat.com

نوشتۂ قلم

دینی و اصلاحی مضامین کا مجموعہ

ابو حمدان اشرف فیضی
(ناظم جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ)

ناشر
جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ اللہُ تعالیٰ:

﴿نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ①﴾ [القلم: ۱]

(ن، قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں)

نوشتۂ قلم

دینی واصلاحی مضامین کا مجموعہ

ابو حمدان اشرف فیضی

(ناظم جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ)

ناشر: جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ

کمپوزنگ: حافظ ابوحسان ثابت جامعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	نوشتۂ قلم
مؤلف	:	ابوحمدان اشرف فیضی
صفحات	:	**368**
سن اشاعت	:	مارچ ۲۰۲۴ء
تعداد	:	**1000**
کمپوزنگ	:	حافظ ابوحسان محمد ثابت محمد یعقوب جامعی
طباعت	:	**مکتبہ الأسید** ٹولی چوکی حیدرآباد

ملنے کے پتے:

۱۔ جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ، آندھراپردیش **(9533448071)**

۲۔ مدرسہ عائشہ صدیقہ للبنات، ویم پلی، آندھراپردیش **(9966561101)**

۳۔ مدرسہ عائشہ صدیقہ للبنات، ہلگندہ، آندھراپردیش **(7799609420)**

۴۔ مسجد عبادالرحمٰن دھان کوٹہ، گول کنڈہ قلعہ، حیدرآباد **(9701134786)**

۵۔ **مکتبہ الأسید** ٹولی چوکی حیدرآباد **(9494511336)**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

شمارہ نمبر	مضامین	صفحہ
۱	حرف آغاز	۴
۲	تاثرات از قلم شیخ عبدالوہاب جامعی	۷
۳	محبت رسول میں غلو کے مظاہر	۱۱
۴	سیرت نبوی میں نرمی کے مظاہر	۴۴
۵	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعامل غیر مسلموں کے ساتھ	۹۲
۶	دعوت دین میں صبر کی اہمیت	۱۱۳
۷	اہل وعیال کی اسلامی تربیت	۱۲۵
۸	منشیات اور اسلام	۱۵۵
۹	آزمائش ہے نشان بندگان محترم	۱۸۴
۱۰	بارش نہ ہونے کے اسباب	۲۱۱
۱۱	افراد و جماعت پر نقد و جرح کے اصول وضوابط	۲۴۴
۱۲	ماہ رمضان۔فضائل واعمال	۲۶۷
۱۳	عشرۂ ذی الحجہ۔فضائل واعمال	۲۹۲
۱۴	نصرت الٰہی اور اس کے اسباب	۳۱۳
۱۵	امن وعافیت۔ایک انمول نعمت	۳۳۳
۱۶	موجودہ حالات اور مسلمان	۳۴۹
۱۷	جامع ترین مسنون دعائیں	۳۶۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، أما بعد!

دعوت و اصلاح ایک عظیم الشان، مبارک عمل ہے، پیغمبرانہ مشن ہے، امت کا فرض منصبی ہے، ہم اپنے علم اور طاقت کے مطابق اس فریضہ کے مکلف ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ** [آل عمران: ١١٠] تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

دور حاضر میں اس عمل کو انجام دینے کے لیے متعدد وسائل و اسالیب موجود ہیں، ہمیں تمام شرعی وسائل کا استعمال کر کے اپنی دعوت کو مفید و موثر بنانا چاہیے۔

دعوت دین کے وسائل میں قلم ایک مضبوط ہتھیار ہے۔ قلم کا مثبت اور صحیح استعمال کر کے ہم اپنے جذبات و احساسات کی ترجمانی کر سکتے ہیں، اپنے مافی الضمیر کی ادائیگی کر سکتے ہیں، لوگوں کے فاسد عقائد و باطل افکار و نظریات کی اصلاح کر سکتے ہیں، سماج میں پھیلے غلط رسم و رواج کا خاتمہ کر سکتے ہیں، لوگوں کی دینی رہنمائی کر سکتے ہیں، اعداء اسلام کے شبہات کا ازالہ کر سکتے ہیں اور ان کے اعتراضات و الزامات کا دندان شکن جواب دے سکتے ہیں، ان کے علاوہ اور بھی بہت سارے دینی و اصلاحی کام قلم کے ذریعے ہم انجام دے سکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ علماء کرام نے دعوت و ارشاد کے لیے جہاں زبان و بیان کا سہارا لیا وہیں قلم کا استعمال کر کے اپنی گراں قدر تالیفات و تصنیفات سے دین کی خدمت انجام دی۔

یہی نیک جذبہ راقم کے دل میں موجزن ہوا اور اسلاف کرام کے نقش قدم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیروی کرتے ہوئے دعوت کے اس میدان میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے اور مدد مانگتے ہوئے قدم آگے بڑھایا۔ ابتداء میں مختصر اور آسان موضوعات پر خامہ فرسائی کرتا رہا، مخلص وہم درد رفقاء اور اپنے عزیزوں اور محبین کی دعاؤں اور تشجیعی کلمات نے مجھے ہمت عطا کی اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے لکھنے کا عمل جاری رہا اور دیکھتے دیکھتے متعدد مضامین تیار ہو گئے اور ملک کے مختلف جرائد ورسائل اور اخبارات میں شائع ہوئے، بعض مشہور جرائد جن میں میرے مضامین کو جگہ ملی وہ یہ ہیں: پندرہ روزہ جریدہ ترجمان دہلی، مجلہ نوائے اسلام دہلی، مجلہ آثار مئوناتھ بھنجن، دو ماہی مجلہ استدراک دریاباد، ماہنامہ صوت الاسلام ممبئی، گلستان اہل حدیث حیدرآباد، دو ماہی مجلہ الرشد رائیدرگ وغیرہ، قارئین کو ان تحریروں سے کافی فائدہ ہوا، مگر ان منتشر مضامین سے کما حقہ استفادہ مشکل امر تھا اور ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ بھی تھا، لہٰذا احباب کی رغبت اور طلب پر اور افادہ عامہ کی غرض سے انہیں منتشر مضامین کو نظر ثانی اور ترتیب وتہذیب کے بعد کتابی شکل میں جمع کیا گیا ہے۔

زیر مطالعہ کتاب میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے درج ذیل باتوں کا اہتمام کیا گیا ہے:

۱۔ **368** صفحات پر مشتمل یہ کتاب ائمہ ودعاۃ اور عام مسلمان مرد وخواتین کے لیے لائق مطالعہ ہے۔ عامۃ المسلمین سے گزارش ہے کہ اس کتاب سے خود مستفید ہوں اور اس کے پیغام کو عام کریں۔

۲۔ تمام مضامین کو مرکزی موضوع کے تحت ذیلی عناوین میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور موضوع کے تمام اہم گوشوں کا احاطہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

۳۔ ہر موضوع نصوص کتاب وسنت اور اقوال سلف سے مزین ہے۔

۴۔ آیات واحادیث کو با اعراب وباحوالہ درج کیا گیا ہے اور صحت وضعف کا مکمل خیال رکھا گیا ہے۔

۵۔ ان تمام کوششوں کے باوجود خطا ونسیان کا امکان ہے، اہل علم سے گزارش ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ غلطیوں کی نشان دہی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ **جزاکم اللہ خیرا وبارك فيكم۔**

الحمدُ للهِ الذي بنعمتِه تتمُ الصالحاتُ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی توفیق ومدد سے یہ کام مکمل ہوا، اس موقع پر میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے مجھے یہ سعادت بخشی اور اپنے والدین کا ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے میری دینی تعلیم وتربیت میں انتھک محنت و کوشش کی اور مجھے زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا، اللہ تعالیٰ انہیں اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کا سایہ عاطفت صحت وعافیت اور اللہ کی اطاعت کے ساتھ ہم پر تادیر قائم رکھے۔ آمین۔

اسی طرح میرے تمام مشفق ومربی اساتذہ کرام بھی لائق شکر ہیں جنھوں نے میری علمی رہنمائی کی، **فجزاهم الله خير الجزاء۔**

بالخصوص میرے محسن ومربی فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالوہاب جامعی حفظہ اللہ کا میں بہ صمیم قلب شکر گزار ہوں جنھوں نے کافی مصروفیت کے باوجود میری ادنیٰ گزارش پر اس کتاب کے لیے گراں قدر وقیع تاثرات لکھ کر کتاب کی معنویت میں اضافہ کیا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی، اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات کو شرفِ قبولیت بخشے اور سعادت دارین سے نوازے۔ آمین۔

اسی طرح میں ان تمام محسنین اور مخیرین احباب کا احسان مند ہوں جنھوں نے اس کتاب کی طباعت میں حصہ لیا، اللہ تعالیٰ سبھوں کے جملہ تعاون کو قبول فرمائے اور ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور ہماری مغفرت اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

خیر اندیش

ابوحمدان اشرف فیضی

ناظم جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ

۲۶؍ جمادی الآخرۃ ۱۴۴۵ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاثرات

شیخ عبدالوہاب عبدالعزیز جامعی
امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹکا و گوا

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين وعلى أله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد!

تعارفِ مؤلف:

زیرِ مطالعہ کتاب ''نوشتۂ قلم'' کے فاضل مؤلف و مصنف مولانا ابوحمدان اشرف فیضی رحفظہ اللہ کی ابتدائی تعلیم اپنے وطن ضلع سدھارتھ نگر، صوبہ یوپی میں ہوئی۔ پھر آپ نے جماعت اولیٰ تا جماعت خامسہ (عربی) کی تعلیم ''جامعہ اسلامیہ دریاباد'' میں حاصل کی۔ چوں کہ اس وقت مذکورہ جامعہ میں تعلیم کا نظم، جماعتِ خامسہ تک ہی تھا، اس لیے آپ نے درس نظامی کی تکمیل اور سند فضیلت کی تحصیل کے لیے ہندوستان کی معروف درس گاہ ''جامعہ اسلامیہ فیض عام' مئو ناتھ بھنجن کا رُخ کیا، جہاں سے آپ نے ۲۰۰۵ء میں سندِ فضیلت ممتاز درجہ سے حاصل کی۔

بعد ازاں میدانِ عمل میں قدم رکھنا چاہا تو جنوبی ہند کا سفر کیا اور اپنے مشفق استاذ و مربی شیخ الحدیث شیخ محمد جعفر انوار الحق الہندی المدنی رحفظہ اللہ (مدیر: دوماہی مجلہ استدراک دریاباد) کے ایک رفیق مولانا عبید الرحمٰن اثری رحفظہ اللہ (ناظم مدرسہ عائشہ للبنات ہیرور، سرسی، کرناٹک) کے توسط سے راقمِ سطور کے پاس ''ہرپن ہلی'' پہنچے۔ آپ کا ارادہ منبر ومحراب کے ذریعے اصلاحِ اُمت کا تھا۔ راقم حروف نے آپ سے خطبۂ جمعہ و دروس سننے اور مختلف علمی موضوعات پر تبادلۂ خیال کے بعد مشورہ دیا کہ امامت وخطابت کی بجائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درس وتدریس کے مقدس مشغلے کو اختیار کریں۔ جس کو موصوف نے قدرے پس وپیش کے بعد قبول کرلیا تو جنوبی ہند کی معروف اہل حدیث درس گاہ جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ میں تدریسی خدمات پر مامور کیے گئے۔

آپ ۳/ دسمبر ۲۰۰۵ء کو جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ کے تدریسی شعبے سے کیا منسلک ہوئے کہ اپنے حسنِ عمل، جہدِ مسلسل اور علمی صلاحیت سے سب کو متاثر کیا اور طلبہ کے علمی معیار کو بڑھانے کے لیے آپ کی کدو کاوش کے پیشِ نظر ۲۰۱۳ء میں آپ ناظم جامعہ کے منصب جلیل پر فائز کیے گئے، جسے اب تک بحسن وخوبی سنبھالے ہوئے ہیں۔

مولانا ابو محمد ان اشرف فیضی رحفظہ اللہ گونا گوں خوبیوں کے مالک ہیں۔ آپ ایک لائق مدرس، مخلص مربی، قابل منتظم، فاضل مہتمم، اچھے مقرر اور بہترین قلم کار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف میدانوں میں کام کرنے کا اچھا خاصا ملکہ عطا فرمایا ہے۔

اللھم زد فزد۔

مولانا موصوف طویل عرصے سے پرورشِ لوح وقلم کررہے ہیں۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر لکھا ہے اور بہت خوب لکھا ہے، جو ملک کے مشہور ومعروف جرائد میں شائع ہو کر علمی حلقوں میں بڑی پذیرائی اور دادِ تحسین حاصل کرچکے ہیں۔ اِدھر چند سالوں سے آپ جامعہ محمدیہ کے ترجمان دو ماہی مجلہ ''الرشد'' کے مدیرِ مسئول کی حیثیت سے بھی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ تصنیف وتالیف کوئی آسان کام نہیں۔ یہ کس قدر مشکل ترین اور دشوار گزار مرحلہ ہے، وہی جانتے ہیں جو اس کا تجربہ رکھتے ہیں۔ ورنہ اس راہ کے اکثر راہی تھک ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ مگر جو عزم کے پکّے اور بلند حوصلوں کے مالک ہوتے ہیں وہ اپنی شکست تسلیم نہیں کرتے بلکہ مسلسل محنت وجستجو اور اپنی مستقل مزاجی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس راہ میں ثابت قدم رہ جاتے ہیں۔

مولانا اشرف فیضی بھی ایسے ہی ایک جیالے ہیں، جو جامعہ کی نظامت، درس وتدریس، خطباتِ جمعہ، درسِ قرآن و حدیث، ضلعی جمعیت اہل حدیث اننت پور (آندھرا) کی امارت اور دو ماہی مجلہ ''الرشد'' کی ادارت کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے لیے بھی وقت نکال لیتے ہیں۔ آپ کی ان ہمہ گیر خدمات کے پیشِ نظر کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی شخصیت اس شعر کی مصداق ہے ۔

یقیں محکم ، عمل پیہم ، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

مذکورہ بالا خصوصیات کی بدولت آپ کی شخصیت پورے ملک میں عموماً اور جنوبی ہند میں خصوصاً محتاج تعارف نہیں رہی۔ نظر بد دور۔

تعارفِ کتاب:

فاضل مؤلف کی کتاب ''نوشتۂ قلم'' ۱۵؍موضوعات پر مشتمل ۳۶۸؍صفحات پر محیط ہے۔ مؤلف نے پوری کوشش کی ہے کہ ہر مضمون زیادہ سے زیادہ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے مزین ہو۔ قرآنی آیات واحادیث کے مکمل حوالوں کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ بے سروپا قصے کہانی سے پاک ایک مکمل ومدلل اور باحوالہ کتاب بن گئی ہے۔ مؤلف نے مضامین کو جان دار بنانے کے لیے اقوال سلف کے علاوہ علامہ حالی، علامہ اقبال اور اکبر الہ آبادی، جیسے نامور شعرا کے منتخب اشعار کا استعمال کیا ہے۔ کتاب کی زبان صاف ستھری، عمدہ وشائستہ اور ادبی ہے۔ یوں کتاب کو دل نشیں انداز میں تحریر کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دراصل یہ آپ کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو ملک کے مختلف رسائل ومجلّات میں شائع ہوئے ہیں، جنہیں نظر ثانی اور تصویب وتنقیح کے بعد کتابی شکل میں آپ نے مرتب کیا ہے۔آپ کے پاس اور بھی علمی وقلمی سرمایہ موجود ہے، جس کی حفاظت وصیانت میں مصروف عمل ہیں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کی ان مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔آمین۔

آپ نے اس کتاب کے تمام مضامین کو مرکزی موضوع کے تحت ذیلی عناوین میں تقسیم کیا ہے۔جس سے کتاب کی اہمیت وافادیت مزید بڑھ گئی ہے۔ان تمام خوبیوں اور کتاب کے مطالعے کے بعد راقم کی نظر میں کتاب ''نوشتۂ قلم'' اصلاح عقیدہ، اصلاح معاشرہ اور اصلاح اعمال میں عوام وخواص سب کے لیے یکساں مفید ہے۔میں اس خوب صورت کاوش پر فاضل مصنف کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ اُن کا یہ قلمی سفر جاری رہے گا اور مذہب وملت اور ملک وجماعت کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔

آخر میں مدارس عربیہ کے عزیز طلبہ، ائمہ وخطباء اور دیگر اہل علم، عوام وخواص سے گزارش کروں گا کہ وہ اس علمی سرمایے سے ضرور مستفید ہوں۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کے علم وفضل، عمر واقبال میں خیر وبرکتیں عطا فرمائے۔آمین۔

خادم دین حنیف

عبدالوہاب عبدالعزیز جامعی

امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا

۲۶ر رجب ۱۴۴۵ھ، ۷ر فروری ۲۰۲۴ء بروز بدھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت رسول میں غلو کے مظاہر

محبت رسول ایمان کا لازمی حصہ ہے:

ہر مسلمان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنا ایمان کا لازمی جزء ہے، یہ ایمان کے اصولوں میں سے ایک اصل اور شرعی واجبات میں سے ایک واجب ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **لا یُؤْمِنُ أحَدُکُمْ، حتّی أکُونَ أحَبَّ إلَیْهِ مِنْ والِدِهِ ووَلَدِهِ والنّاسِ أجْمَعِینَ** [صحیح البخاري: کتاب الإیمان، بَابٌ حُبُّ الرَّسُولِ مِنَ الْإِیمَانِ: ۱۵] تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ اور یہ محبت ہماری جان، مال، عزیز واقارب، تجارت اور دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر ہونی چاہیے، اگر ان سب کی محبت اللہ اور اس کے رسول کی محبت پر غالب آجائے تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کی وعید سنائی ہے، ارشاد ربانی ہے: **قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ** [التوبة: ۲۴] آپ کہہ دیجیے! کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے، قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو، اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے، اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

حدیث میں ہے: **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وهو آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَه عُمَرُ: یا رَسُولَ اللّٰهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إلّا مِن نَفْسِي، فقالَ النّبيُّ ﷺ: لا، والّذي نَفْسِي بيَدِهِ، حتّى أكُونَ أحَبَّ إلَيْك مِن نَفْسِك، فقالَ له عُمَرُ: فإنّه الآنَ، واللهِ، لَأنْتَ أحَبُّ إلَيَّ مِن نَفْسِي، فقالَ النّبيُّ ﷺ: الآنَ يا عُمَرُ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ، بَابٌ كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ٦٦٣٢] عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوائے میری اپنی جان کے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا) جب تک میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر واللہ! اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، عمر! اب تیرا ایمان پورا ہوا۔ اسی طرح اللہ اور اس کے رسول سے ہر چیز سے زیادہ محبت کرنے والا ایمان کی حلاوت پاتا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: **ثَلاثٌ مَن كُنَّ فيه وجَدَ حَلاوَةَ الإيمانِ: أنْ يَكونَ اللَّهُ ورَسولُهُ أحَبَّ إلَيْهِ ممّا سِواهُما، وأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لا يُحِبُّهُ إلّا لِلَّهِ، وأَنْ يَكْرَهَ أنْ يَعُودَ في الكُفْرِ كما يَكْرَهُ أنْ يُقْذَفَ في النّارِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ: ١٦]** تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پا لیا: اول یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بن جائیں، دوسرے یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھے۔ تیسرے یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا برا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کرنے والا آخرت میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوگا، حدیث نبوی ﷺ ہے: **عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنَّ رَجُلًا سَأَلَ النبيَّ ﷺ: مَتى السّاعَةُ يا رَسولَ اللهِ؟ قالَ: ما أعْدَدْتَ لَها قالَ: ما أعْدَدْتُ لَها**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِن كَثِيرِ صَلاةٍ ولا صَوْمٍ ولا صَدَقَةٍ، ولَكِنِّي أُحِبُّ اللهَ ورَسولَهُ، قالَ: أنْتَ مع مَن أَحْبَبْتَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الأَدَبِ، بَابُ عَلَامَةِ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ٦١٧١] انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس کے لیے بہت ساری نمازیں، روزے اور صدقے نہیں تیار کرر کھے ہیں، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ دوسری حدیث میں ہے: **عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنَّ رَجُلًا سَأَلَ النبيَّ صلى الله عليه وآله وسلم عَنِ السَّاعَةِ، فَقالَ: مَتى السَّاعَةُ؟ قالَ: وماذا أعْدَدْتَ لَها، قالَ: لا شيءَ، إلَّا أنِّي أُحِبُّ اللهَ ورَسولَه صلى الله عليه وآله وسلم، فَقالَ: أنْتَ مَعَ مَن أحْبَبْتَ، قالَ أنَسٌ: فَما فَرِحْنا بشيءٍ، فَرَحَنا بقَوْلِ النبيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: أنْتَ مع مَن أحْبَبْتَ قالَ أنَسٌ: فأنا أُحِبُّ النبيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وأَبا بَكْرٍ، وعُمَرَ، وأَرْجُو أنْ أكُونَ معهُمْ بحُبِّي إيَّاهُمْ، وإنْ لَمْ أعْمَلْ بمِثْلِ أعْمالِهِمْ [صحيح البخاري: كِتَاب فَضَائِلِ الصحابة، بَابُ مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ٣٦٨٨]** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کے بارے میں پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے قیامت کے لیے تیاری کیا کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کچھ بھی نہیں، سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تمہارا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی جتنی آپ کی یہ حدیث سن کر ہوئی کہ تمہارا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہیں کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا، اگر چہ میں ان جیسے عمل نہ کرسکا۔

محمد کی جس دل میں الفت نہ ہوگی
سمجھ لو کہ قسمت میں جنت نہ ہوگی
کرے جو اطاعت محمد کی دل سے
اسے پیر و مرشد کی حاجت نہ ہوگی
بھٹکتا رہا ہے بھٹکتا رہے گا
محمد سے جس کو عقیدت نہ ہوگی
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

محبت رسول کا حقیقی معیار:

محبت رسول کا حقیقی معیار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور اتباع ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسوہ اور آئیڈیل ماننا ہے، اختلافی مسائل میں آپ کو فیصل تسلیم کرنا ہے، آپ کی سنتوں سے محبت کرنا ہے، کثرت سے آپ پر درود پڑھنا ہے کیوں کہ ایک سچا محب اپنے محبوب کی باتوں پر عمل کرتا ہے اور اس کی پسند اور ناپسند کا خیال کرتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ** [آل عمران: ۳۱] کہہ دیجیے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا** [الأحزاب: ۲۱] یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔ اور فرمایا: **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [النساء: ٦٥] سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ ﷺ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں اور کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرماں برداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

اور ایک جگہ ارشاد فرمایا: وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ [الحشر: ٧] اور تمہیں جو کچھ رسول دیں لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔ حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: كُلُّ أُمَّتي يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ إِلّا مَن أَبَى، قالوا: يا رَسُولَ اللهِ، وَمَن يَأْبَى؟ قالَ: مَن أَطاعَنِي دَخَلَ الجَنَّةَ، وَمَن عَصانِي فَقَدْ أَبَى [صحيح البخاري: كِتَابُ الاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ الاقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ٧٢٨٠] ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا: جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔ دوسری حدیث میں ہے: فَمَن رَغِبَ عن سُنَّتي فليسَ مِنِّي [صحيح البخاري: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ: ٥٠٦٣] میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو نبی ﷺ سے دل و جان سے زیادہ محبت کرتے تھے وہ ہر معاملے میں آپ ﷺ کی اتباع کرتے تھے اور کسی بھی طرح کی نافرمانی سے بچتے تھے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا، لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْأَدَبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ: ٢٧٥٤، صحيح] انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص انہیں یعنی (صحابہ) کو رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے زیادہ محبوب نہ تھا کہتے ہیں: (لیکن) وہ لوگ آپ کو دیکھ کر (ادباً) کھڑے نہ ہوتے تھے۔ اس لیے کہ وہ لوگ جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ناپسند کرتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے مشہور اشعار ہیں ؎

تَعصِي الإلٰه وَأنتَ تُظهِرُ حُبّهُ
هذا محالٌ في القياسِ بديعُ
لَوْ كانَ حُبّكَ صَادِقاً لأَطَعْتَهُ
إنَّ المُحِبَّ لِمَنْ يُحِبّ مُطِيعُ

محبت رسول میں غلو کی ممانعت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا معنی یہ ہے کہ آپ کے شایان شان آپ سے محبت کی جائے، آپ کی شان وعظمت اور مقام ومرتبہ میں غلو ومبالغہ آرائی سے بچا جائے، بہت سارے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت ومحبت کے نام پر غلو وافراط کے شکار ہیں، جب کہ شریعت میں مطلق طور پر غلو سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے اور اسے سابقہ قوموں کی ہلاکت کا سبب بتایا گیا ہے، ارشاد ربانی ہے: **قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ غَيْرَ ٱلْحَقِّ** [المائدة:۷۷] آپ کہہ دیجیے! اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو اور زیادتی نہ کرو۔ حدیث میں ہے: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ: الْقُطْ لِي حَصًى، فَلَقَطْتُ لَهُ سَبْعَ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ، فَجَعَلَ يَنْفُضُهُنَّ فِي كَفِّهِ وَيَقُولُ: أَمْثَالَ هَؤُلَاءِ فَارْمُوا، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ** [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ قَدْرِ حَصَى الرَّمْيِ: ۳۰۲۹، صحيح]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی صبح کو فرمایا، اس وقت آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے: میرے لیے کنکریاں چن کر لاؤ، چنانچہ میں نے آپ کے لیے سات کنکریاں چنیں، وہ کنکریاں ایسی تھیں جو دونوں انگلیوں کے بیچ آ جائیں، آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں اپنی ہتھیلی میں ہلاتے تھے اور فرماتے تھے: انہیں جیسی کنکریاں مارو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو! دین میں غلو سے بچو کیوں کہ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں اسی غلو نے ہلاک کیا۔

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **لَا تُطْرُونِي كما أَطْرَتِ النَّصَارىٰ ابْنَ مَرْيَمَ، فإنّما أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عبدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ** [صحيح البخاري: كِتَابُ أَحَادِيثُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ: ٣٤٤٥] مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے (عیسیٰ) ابن مریم علیہا السلام کو نصاریٰ نے ان کے رتبے سے زیادہ بڑھا دیا، میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے یہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلو سے کام لیا۔

نصاریٰ میں بعض نے عیسیٰ علیہ السلام کو الوہیت کے مقام پر فائز کر دیا، بعض نے اللہ کا بیٹا کہا اور بعض تثلیث کے قائل تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کے اس غلو اور فاسد عقیدے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: **لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ** [المائدة: ٧٢-٧٣]

بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جن کا قول ہے کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہیں حالاں کہ خود مسیح نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہو گئے جنھوں نے کہا، اللہ تین میں کا تیسرا ہے، دراصل سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے، انہیں المناک عذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرور پہنچے گا۔ دوسری جگہ فرمایا: **وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ۖ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَاحِدًا ۖ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ** [التوبة: ٣٠۔٣١] یہود کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ قول صرف ان کے منہ کی بات ہے۔ اگلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے، اللہ انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹائے جاتے ہیں، ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے اور مریم کے بیٹے مسیح کو حالاں کہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے۔

اسی طرح مرض الموت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو قبر پرستی سے ڈرایا اور اللہ سے دعا مانگی کہ: **أَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ** [**أخرجه مالك في الموطأ: ١/١٧٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى: ٢/٢٤١، هداية الرواة للألباني: ٧١٥، صحيح**] اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنا جس کی پوجا ہونے لگے۔ جن لوگوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ان پر اللہ تعالیٰ کا شدید غضب نازل ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں ان کی امت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے سلسلے میں وہی کچھ نہ کرنے لگے جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنے نبیوں کی قبروں کے ساتھ کیا بایں طور کہ انہوں نے ان (کی تقدیس) میں غلو کیا اور وہ پوجا پاٹ کی جگہیں بن گئیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو ایسا بننے سے محفوظ رکھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود و نصاریٰ پر سخت غضب اور لعنت ہونے کا سبب بیان کیا کہ ایسا اس وجہ سے ہوا تھا کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو بت بنالیا تھا جن کی وہ پوجا کرتے اور یوں وہ توحید کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل برخلاف عظیم شرک میں مبتلا ہو گئے۔

ایک اور حدیث میں ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: **قَالَ النبيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم في مَرَضِهِ الذي لَمْ يَقُمْ منه: لَعَنَ اللهُ اليَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيائِهِمْ مَساجِدَ، قالَتْ عائِشَةُ: لَوْلا ذلكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَفَاتِهِ: ۴۴۴۱]** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہودیوں پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر بھی کھلی رکھی جاتی لیکن آپ کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو بھی سجدہ نہ کیا جانے لگے۔

دوسری حدیث میں ہے: **أَلا وإِنَّ مَن كانَ قَبْلَكُمْ كانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيائِهِمْ وصالِحِيهِمْ مَساجِدَ، أَلا فلا تَتَّخِذُوا القُبُورَ مَساجِدَ، إِنِّي أَنْهاكُمْ عن ذلكَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ: ۵۳۲]** تم خبردار رہو تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنالیتے تھے کہیں تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں ایک اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شان میں غلو کرنے سے منع کیا ہے۔ فرمایا: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، يَا سَيِّدَنَا وَابْنَ سَيِّدِنَا، وَخَيْرَنَا وَابْنَ خَيْرِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِتَقْوَاكُمْ، لَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، وَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُونِي فَوْقَ مَنْزِلَتِي الَّتِي أَنْزَلَنِيَ اللهُ [مسند أحمد: مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ۱۲۵۵۱، حسن]** انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے ہمارے سردار! اور ہمارے سردار کے بیٹے، اے ہمارے بہتر اور افضل اور بہتر کے بیٹے! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تقویٰ کو لازم پکڑو، کہیں شیطان تمہیں بہکا نہ دے، میں عبداللہ کا بیٹا محمد ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، اللہ کی قسم! میں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات کو پسند نہیں کرتا کہ تم مجھے میرے اس مقام و مرتبے سے بڑھاؤ جس پر اللہ نے مجھے فائز کیا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے عظیم ترین مقامات کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کو عبد کے لقب سے ملقب کیا ہے، اس میں لوگوں کے لیے تنبیہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص و فضائل کو دیکھ کر آپ کی شان میں غلو سے بچیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا چیلنج کرتے ہوئے فرمایا: **وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ** [البقرة: ۲۳] ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمھیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ، تمھیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو۔ دوسرے مقام پر فرمایا: **تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا** [الفرقان: ۱] بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا حیرت انگیز واقعہ اسراء اور معراج کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ** [الإسراء: ۱] پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔ آپ پر نزول وحی کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ** [النجم: ۱۰] پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت و تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا [الجن: ۱۹] اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ بھیڑ کی بھیڑ بن کر اس پر پل پڑیں۔ معلوم ہوا کہ وہ نبی جو ان تمام اوصاف کمال سے متصف ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول مانو اور آپ کی شان میں غلو ومبالغہ سے بچو۔

۞ محبت رسول میں غلو کے مظاہر:

۞ اللہ کے برابر قرار دینا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وتعظیم میں غلو ومبالغہ کی وجہ سے بہت سارے لوگ شرکیہ اعمال میں مبتلا ہیں، جو صفات واختیارات اللہ کے لیے خاص ہیں انہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی ثابت کرتے ہیں جیسے آپ کو مختار کل، مشکل کشا اور حاجت روا وغیرہ سمجھنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد کے لیے فریاد کرنا، آپ کے تعلق سے حاضر وناظر کا عقیدہ رکھنا، یہ کہنا کہ تمام کائنات نبی کے فیض کی محتاج ہے اور کائنات کی تخلیق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ طفیل میں ہوئی ہے، اس کے لیے بطور دلیل یہ موضوع روایت پیش کی جاتی ہے: لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ [السلسلة الضعيفة: ۲۸۲، موضوع، الأسرار المرفوعة: ۲۸۸، قيل لا أصل له أو بأصله موضوع] ایک بدعتی شاعر کہتا ہے۔

وہی جو مستویٰ عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفیٰ ہو کر
(نعوذ باللہ)

کتاب وسنت میں اس باطل عقیدے کی تردید کی گئی ہے، بعض آیات واحادیث ملاحظہ فرمائیں: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ [الأعراف: ۱۸۸] آپ فرما دیجیے! کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا: **قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ** [الأنعام: ٥٠] آپ کہہ دیجیے! کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اس کی اتباع کرتا ہوں آپ کہیے! کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہو سکتا ہے؟ سو کیا تم غور نہیں کرتے؟ نیز فرمایا: **قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ** [یونس: ٤٩] آپ فرما دیجیے! کہ میں اپنی ذات کے لیے تو کسی نفع کا اور کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہی نہیں مگر جتنا اللہ کو منظور ہو۔ اور ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَاۗدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ** [یونس: ١٠٧] اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں، وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے اور وہ بڑی مغفرت، بڑی رحمت والا ہے۔ اور فرمایا: **قُلْ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا** [الجن: ٢١] کہہ دیجیے! کہ مجھے تمہارے کسی نقصان نفع کا اختیار نہیں۔

اہل بدعت نبی ﷺ کی محبت و تعظیم میں کس قدر غلو سے کام لیتے ہیں اور نبی کو الٰہی اختیارات عطا کرتے ہیں اس کا اندازہ ایک بدعتی کے ان نعتیہ اشعار سے لگائیں:

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
یہ چرخِ بریں یہ قمر یہ ستارے
سمندر کی طغیانیاں یہ کنارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ دریا کے بہتے ہوئے صاف دھارے
یہ آتش کی سوزش یہ اڑتے شرارے
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

عنادل کی نغمہ سرائی نہ ہو تی
ہنسی گُل کے ہونٹوں پہ آئی نہ ہوتی
کبھی سطوت قیصرائی نہ ہوتی
خدا ہوتا لیکن خدائی نہ ہو تی
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

یہ راتوں کے منظر یہ تاروں کے سائے
خراماں خراماں قمر اس میں آئے
مرے قلب محزوں کو آکر لبھائے
لٹاتا ہوا دولت نور جائے
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ بطن صدف میں درخشندہ ہوتی
نہ سبزی قباؤں میں ملبوس گیتی
فلک پہ حسیں کہکشاں بھی نہ ہو تی
زمیں کی یہ پرکیف سوتا نہ سوتی
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

(نعوذ باللہ، استغفر اللہ)

حدیث میں ہے: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لَمّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ [الشعراء: ٢١٤] دَعا رَسولُ اللهِ ﷺ قُرَيْشًا، فاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وخَصَّ، فقالَ: يا بَنِي كَعْبِ بنِ لُؤَيٍّ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النّارِ، يا بَنِي مُرَّةَ بنِ كَعْبٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النّارِ، يا بَنِي عبدِ شَمْسٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النّارِ، يا بَنِي عبدِ مَنافٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النّارِ، يا بَنِي هاشِمٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النّارِ، يا بَنِي عبدِ المُطَّلِبِ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النّارِ، يا فاطِمَةُ، أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النّارِ، فإنِّي لا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شيئًا، غيرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّها بِبَلالِها [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ:] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری: **وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ**، ڈراتو اپنے کنبہ والوں کو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ سب اکٹھے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمومی طور پر سب کو ڈرایا، پھر خصوصی طور پر فرمایا: اے کعب بن لوی کی اولاد! چھڑاؤ اپنے آپ کو جہنم سے، اے مرہ بن کعب کی اولاد! بچاؤ اپنے آپ کو جہنم سے، اے عبد شمس کی اولاد! چھڑاؤ: اپنے آپ کو جہنم سے، اے ہاشم کی اولاد! چھڑاؤ اپنے آپ کو جہنم سے، اے عبدالمطلب کے بیٹو! چھڑاؤ اپنے آپ کو جہنم سے، اے فاطمہ! بچاؤ اپنے آپ کو جہنم سے اس لیے کہ میں اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا (یعنی اگر وہ عذاب دینا چاہے تو میں بچا نہیں سکتا) البتہ تم جو مجھ سے رشتہ ناتا رکھتے ہو اس کو میں جوڑتا رہوں گا۔ (یعنی اس کا حق ادا کروں گا اور دنیا میں تمہارے ساتھ احسان کرتا رہوں گا)

غور فرمائیں! کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خاندان اور عزیز و اقارب کے لیے نفع نقصان کے مالک نہیں ہیں پھر ہم کیسے آپ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی ہمارے نفع ونقصان کے مالک ہیں؟ ایک حدیث میں ہے: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ، فَقَالَ: جَعَلْتَنِي لِلهِ عِدْلًا، بَلْ مَا شَاءَ اللهُ وَحْدَهُ** [مسند أحمد: وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ: مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ: ٢٥٦١، حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لغیرہ، تخریج المسند لشاکر: ۳/۲۵۳، إسنادہ صحیح، السلسلة الصحیحة: ۱/۲۶۶] ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ جو چاہے اور آپ جو چاہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (یہ کہہ کر) تم نے مجھے اللہ کے برابر بنا دیا (بلکہ تم کہو) تنہا اللہ جو چاہے۔

❁ اللہ کی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ۹۹/ نام ثابت کرنا: برصغیر میں طبع ہونے والے بعض مصاحف میں دیکھا جاتا ہے کہ مصحف کے ایک طرف جہاں اللہ کے ۹۹/ نام ذکر کیے جاتے ہیں، وہیں دوسری طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی ۹۹/ نام ذکر کیے جاتے ہیں، اس طرح اس میں بھی اللہ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برابری کا عقیدہ شامل ہوتا ہے، یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سے زائد نام احادیث میں وارد ہیں، جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں انہیں ثابت کیا جائے گا، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إنَّ لِي أسْماءً، أنا مُحَمَّدٌ، وأنا أحْمَدُ، وأنا الماحِي الذي يَمْحُو اللَّهُ بيَ الكُفْرَ، وأنا الحاشِرُ الذي يُحْشَرُ النّاسُ على قَدَمَيَّ، وأنا العاقِبُ الذي ليسَ بَعْدَهُ أحَدٌ، وقدْ سَمّاهُ اللَّهُ رَؤُوفًا رَحِيمًا، وفي حَديثِ مَعْمَرٍ وعُقَيْلٍ الكَفَرَةَ، وفي حَديثِ شُعَيْبٍ الكُفْرَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْفَضَائِلِ، بَابٌ فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ۲۳۵۴]** میرے کئی نام ہیں، محمد، احمد اور ماحی، میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں یعنی جمع کیے جائیں گے لوگ میرے قدم پر (یعنی میری نبوت پر کیوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) اور میں عاقب ہوں، یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رؤف اور رحیم رکھا ہے۔

❁ عالم الغیب سمجھنا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت میں غلو کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم الغیب سمجھا جاتا ہے، جب کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے، اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: **وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ [الأنعام: ۵۹]** اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں غیب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنجیاں، (خزانے) ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ کے۔ دوسرے مقام پر فرمایا: **وَلَآ اَقُوۡلُ لَكُمۡ عِنۡدِىۡ خَزَآٮِٕنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ وَلَاۤ اَقُوۡلُ اِنِّىۡ مَلَكٌ** [هود: ۳۱] میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، (سنو!) میں غیب کا علم بھی نہیں رکھتا، نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں۔ ایک اور مقام پر فرمایا: **قُلْ لَّا يَعۡلَمُ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الۡغَيۡبَ اِلَّا اللّٰهُ‌ ؕ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ** [النمل: ٦٥] کہہ دیجیے! کہ آسمان والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟

ابو عائشہ مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: **يا أبا عائِشَةَ، ثَلاثٌ مَن تَكَلَّمَ بواحِدَةٍ منهنَّ فقَدْ أعْظَمَ على اللهِ الفِرْيَةَ، قُلتُ: ما هُنَّ؟ قالَتْ: مَن زَعَمَ أنَّ مُحَمَّدًا صَلّى اللهُ عليه وسلَّمَ رَأى رَبَّهُ فقَدْ أعْظَمَ على اللهِ الفِرْيَةَ، قالَ: وكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ، فَقُلتُ: يا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، أنْظِرِينِي، ولا تُعْجِلِينِي، ألَمْ يَقُلِ اللهُ عزَّ وجلَّ: وَلَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِيۡنِ** [التكوير: ٢٣] **وَلَقَدۡ رَاٰهُ نَزۡلَةً اُخۡرٰى** [النجم: ١٣]؟ **فقالَتْ: أنا أوَّلُ هذِه الأُمَّةِ سَأَلَ عن ذلكَ رَسولَ اللهِ صَلّى اللهُ عليه وسلَّمَ، فقالَ: إنَّما هو جِبْرِيلُ، لَمْ أرَهُ على صُورَتِهِ الَّتي خُلِقَ عليها غيرَ هاتَيْنِ المَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّماءِ سادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ ما بيْنَ السَّماءِ إلى الأرْضِ، فقالَتْ: أوَلَمْ تَسْمَعْ أنَّ اللهَ يقولُ: لَا تُدۡرِكُهُ الۡاَبۡصَارُ وَهُوَ يُدۡرِكُ الۡاَبۡصَارَ‌ۚ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ** [الأنعام: ١٠٣] **أوَلَمْ تَسْمَعْ أنَّ اللهَ يقولُ: وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحۡيًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوۡ يُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَيُوۡحِىَ بِاِذۡنِهٖ مَا يَشَآءُ‌ ؕ اِنَّهٗ عَلِىٌّ حَكِيۡمٌ** [الشورى: ٥١]؟ **قالَتْ: ومَن زَعَمَ أنَّ رَسولَ اللهِ صَلّى اللهُ عليه وسلَّمَ كَتَمَ شيئًا مِن كِتابِ اللهِ، فقَدْ أعْظَمَ على اللهِ الفِرْيَةَ، واللهُ يقولُ: يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ‌ ؕ** [المائدة: ٦٧] **قالَتْ: ومَن**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زَعَمَ أَنَّه يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَدٍ، فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، واللهُ يقولُ: قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ [النمل: ٦٥] [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ مَعْنَى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى: ١٧٧] انہوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: اے ابو عائشہ (یہ کنیت ہے امام مسروق کی) کہ تین باتیں ہیں جو کوئی ان کا قائل ہو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر۔ میں نے کہا: وہ تین باتیں کون سی ہیں؟ انہوں نے کہا: (ایک یہ ہے) جو کوئی سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا، اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر۔ امام مسروق رحمہ اللہ نے کہا: میں تکیہ لگائے تھا یہ سن کر میں بیٹھ گیا اور میں نے کہا: اے ام المؤمنین! ذرا مجھے بات کرنے دیں اور جلدی مت کریں، کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس امت میں سب سے پہلے میں نے ان آیتوں سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مراد ان آیتوں میں جبریل علیہ السلام ہیں۔ میں نے ان کو ان کی اصلی صورت پر نہیں دیکھا۔ سوائے دو بار کے جن کا ذکر ان آیتوں میں ہے میں نے دیکھا، ان کو وہ اتر رہے تھے آسمان سے اور ان کے تن وتوش کی بڑائی نے آسمان سے زمین تک روک دیا تھا۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تو نے نہیں سنا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ کیا تو نے نہیں سنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ تک (دوسری یہ ہے) کہ جو کوئی خیال کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی کتاب میں سے کچھ چھپا لیا تو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر۔ اللہ فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ یعنی ”اے پیغام پہنچانے والے! پہنچا دے جو اترا تجھ پر تیرے رب کے پاس سے اور جو ایسا نہ کرے تو تو نے پیغام نہیں پہنچایا“ (تیسری یہ ہے) جو کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل ہونے والی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بات جانتے تھے (یعنی آئندہ کا حال) تو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر، اللہ خود فرماتا ہے: **قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ** (اے محمد ﷺ !) آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کی بات نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔ اسی طرح جب نبی ﷺ کے بارے میں علم غیب کی بات کہی گئی تو آپ ﷺ نے خود اس کی تردید کی اور ایسی بات کہنے سے منع کیا۔

حدیث نبوی ہے: **عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولِي هَكَذَا، وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ**

[**صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَغَازِي:** ۴۰۰۱] ربیع بنت معوذ ابن عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور جب میں دلہن بنا کر بٹھائی گئی نبی کریم ﷺ اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ پھر ہمارے یہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ اور چچا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے، ان کا مرثیہ پڑھنے لگیں۔ اتنے میں، ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتے ہیں جو کچھ کل ہونے والی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو۔ اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

مذکورہ واقعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ نبی ﷺ کو غیب کی باتوں کا علم نہیں تھا، اس کے علاوہ آپ ﷺ کی زندگی میں بہت سارے ایسے مسائل پیش آئے جن کی وجہ سے آپ ﷺ کو کافی تکلیف ہوئی اور صدمہ پہنچا اگر آپ کو غیب کا علم ہوتا تو آخر آپ کیوں پریشانی اٹھاتے؟ جیسے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے الزام لگایا اس وقت آپ ﷺ مسلسل ایک ماہ تک پریشان رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں آیات نازل فرما کر آپ کی عفت و پاک دامنی کو واضح کیا، تب جا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر آپ کو علم ہوا اور ذہنی تکلیف ختم ہوئی۔ اسی طرح سلام بن مشکم کی بیوی یہود یہ عورت زینب بنت حارث نے آپ کو زہر آلود گوشت کھلا کر آپ کو ہلاک کرنا چاہا آپ کو علم نہ تھا آپ کھا لیے اور اس زہر کا اثر آپ حلقوم میں مرض الموت میں محسوس کر رہے تھے اور آپ کے ساتھی بشر بن براء بن معرور کے کھا لینے سے ان کی موت ہوگئی، اگر آپ کو غیب کا علم ہوتا تو آپ ﷺ نہ خود کھاتے اور نہ صحابی کو کھانے دیتے۔ اسی طرح بئر معونہ میں ستر اور رجیع میں دس صحابہ کرام کو دشمنوں نے دھوکے سے قتل کر دیا، جس کا آپ ﷺ کو کافی گہرا صدمہ رہا اور آپ ﷺ مسلسل ایک ماہ ان کے حق میں قنوت نازلہ پڑھتے رہے۔ معلوم ہوا کہ ہر طرح کے غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے، اللہ کے علاوہ کسی نبی، ولی اور بزرگ کے بارے میں علم غیب کا عقیدہ رکھنا گمراہی ہے۔

آپ کو بشر نہ ماننا: امت کا ایک بڑا طبقہ ایسا بھی ہے جو نبی ﷺ کی محبت وعظمت میں افراط کا شکار ہوا اور آپ ﷺ کی بشریت کا انکار کر بیٹھا اور آپ ﷺ کو "نور" یا "نور من نور اللہ" قرار دیا، ان کا یہ نظریہ ہے کہ آپ کو بشر ماننا یہ آپ کی توہین وتحقیر اور بے ادبی ہے، معلوم ہونا چاہیے کہ رسولوں کی بشریت کا انکار کرنا سابقہ قوموں کے کفار کا عقیدہ تھا، وہ بشریت کو رسالت کے منافی سمجھتے تھے، اسی لیے انہیں رسول ماننے اور ان کی دعوت کو قبول کرنے سے پیچھے رہتے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا** [الإسراء: ۹۴] لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا؟ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: **قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا** [الإسراء: ۹۵] آپ کہہ دیں کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے اور رہتے بستے ہوتے تو ہم بھی ان کے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف قوموں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ [إبراهيم: ١٠] ان کے رسولوں نے انہیں کہا کہ کیا حق تعالیٰ کے بارے میں تمھیں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے وہ تو تمھیں اس لیے بلا رہا ہے کہ تمہارے گناہ معاف فرما دے اور ایک مقرر وقت تک تمھیں مہلت عطا فرمائے، انھوں نے کہا کہ تم تو ہم جیسے ہی انسان ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان خداؤں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے۔ اچھا تم ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا: وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿١٤﴾ قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ [يس: ١٣-١٥] اور آپ ان کے سامنے ایک مثال (یعنی ایک) بستی والوں کی مثال (اس وقت کا) بیان کیجیے جب کہ اس بستی میں (کئی) رسول آئے، جب ہم نے ان کے پاس دو کو بھیجا سو ان لوگوں نے (اول) دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے سے تائید کی سو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں، ان لوگوں نے کہا کہ تم تو ہماری طرح معمولی آدمی ہو اور رحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی۔ تم نرا جھوٹ بولتے ہو۔ اسی طرح فرعون اور اس کی قوم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی بشر کہہ کر تحقیر کی اور ان کی رسالت کا انکار کیا، فرمان باری تعالیٰ ہے: ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٤٥﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ [المؤمنون: ٤٥-٤٨] پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اور ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو اپنی آیتوں اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا، فرعون اور اس کے لشکروں کی طرف، پس انہوں نے تکبر کیا اور تھے ہی وہ سرکش لوگ، کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے جیسے دو شخصوں پر ایمان لائیں؟ حالاں کہ خود ان کی قوم (بھی) ہمارے ماتحت ہے، پس انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا آخر وہ بھی ہلاک شدہ لوگوں میں مل گئے۔

قوم نوح علیہ السلام کے بارے میں قرآن کہتا ہے: **فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ** [المؤمنون: ۲۴] اس کی قوم کے کافر سرداروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے، یہ تم پر فضیلت اور بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ ہی کو منظور ہوتا تو کسی فرشتے کو اتارتا، ہم نے تو اسے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں سنا ہی نہیں۔ نیز فرمایا: **وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَىِٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ** [المؤمنون: ۳۳۔۳۴] اور سرداران قوم نے جواب دیا، جو کفر کرتے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے، تمہاری ہی خوراک یہ بھی کھاتا ہے اور تمہارے پینے کا پانی ہی یہ پیتا ہے۔ اگر تم نے اپنے جیسے ہی انسان کی تابعداری کر لی ہے تو بے شک تم سخت خسارے والے ہو۔

اصحاب اَیکہ نے شعیب علیہ السلام کے بارے میں کہا: **وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ** [الشعراء: ۱۸۶] اور تو ہم ہی جیسا ایک انسان ہے اور ہم تو تجھے جھوٹ بولنے والوں میں سے ہی سمجھتے ہیں۔ اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کہا: **وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا** [الفرقان: ۷] اور انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے؟ کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے، اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جاتا؟ کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہو کر ڈرانے والا بن جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں نبی کریم ﷺ کی بشریت کو واضح کیا ہے، بعض آیات ملاحظہ فرمائیں: **قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ** [الكهف: ١١٠] آپ کہہ دیجیے! کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: **قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا** [الإسراء: ٩٣] آپ جواب دے دیں! کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔ اور فرمایا: **لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ** [آل عمران: ١٦٤] بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا۔ اور فرمایا: **لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ** [التوبة: ١٢٨] تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں۔ اور فرمایا: **كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ** [البقرة: ١٥١] جس طرح ہم نے تم میں تمہیں میں سے رسول بھیجا۔

مذکورہ قرآنی آیات کے علاوہ احادیث میں بھی نبی ﷺ نے اپنی بشریت کو واضح کیا ہے، بعض احادیث درج ذیل ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **إنّما أنا بَشَرٌ مِثْلُكُم، أنسى كما تَنسَوْنَ، فإذا نَسِيتُ فَذَكِّرُوني** [صحيح البخاري: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ: ٤٠٣] میں تو تمہارے ہی جیسا بشر ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ اس لیے جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلایا کرو۔ ایک جگہ فرمایا: **ألا أيُّها النّاسُ، فإنّما أنا بَشَرٌ يوشِكُ أنْ يَأْتِيَ رَسولُ رَبِّي فَأُجِيبَ ألا أيُّها النّاسُ، فإنّما أنا بَشَرٌ يوشِكُ أنْ يَأْتِيَ رَسولُ رَبِّي فَأُجِيبَ** [صحيح مسلم: كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ٢٤٠٨] اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگو خبر دار! یقیناً میں ایک بشر ہوں قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا ایلچی (موت کا فرشتہ) آجائے اور میں اس کی دعوت کو قبول کر لوں۔ اور ایک جگہ ارشاد فرمایا: **اللّٰهُمَّ إِنَّما أنا بَشَرٌ، فأيُّما رَجُلٍ مِنَ المُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ، أَوْ لَعَنْتُهُ، أَوْ جَلَدْتُهُ، فاجْعَلْها له زَكاةً ورَحْمَةً [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ٢٦٠١]** یا اللہ! میں بشر ہوں پس جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں، تو اس کو اس کے لیے (گناہوں سے) پاکی اور رحمت بنا دے۔

مزید ایک مقام پر فرمایا: **إِنَّما أنا بَشَرٌ وإنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، ولَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِن بَعْضٍ، فأَقْضِي على نَحْوِ ما أَسْمَعُ، فمَن قَضَيْتُ له مِن حَقِّ أَخِيهِ شيئًا، فلا يَأْخُذْهُ فإنَّما أَقْطَعُ له قِطْعَةً مِنَ النّارِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَحْكَامِ، بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ: ٧١٦٩]** بلا شبہ میں ایک انسان ہوں، تم میرے پاس اپنے جھگڑے لاتے ہو ممکن ہے تم میں سے بعض اپنے مقدمہ کو پیش کرنے میں فریق ثانی کے مقابلہ میں زیادہ چرب زبان ہو اور میں تمہاری بات سن کر فیصلہ کر دوں تو جس شخص کے لیے میں اس کے بھائی (فریق مخالف) کا کوئی حق دلا دوں، چاہیے کہ وہ اسے نہ لے کیوں کہ یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دیتا ہوں۔

امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: **وقوله: انما انا بشر: معناه التنبيه على حالة البشرية، وأن البشر لا يعلمون من الغيب وبواطن الأمور شيئا إلا أن يطلعهم الله تعالىٰ على شيء من ذلك [شرح مسلم للنووي: ٢٣٤]** نبی ﷺ کا فرمان کہ میں بشر ہوں، اس سے مراد بشریت کی حالت پر تنبیہ کرنا ہے کہ بشر غیب اور امور کے باطن میں سے کچھ بھی نہیں جانتے سوائے اس صورت کے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس میں سے کسی چیز پر مطلع کر دے۔

کتاب وسنت کے مذکورہ دلائل کے علاوہ اگر ہم نبی کریم ﷺ کی زندگی پر غور کریں تو آپ ﷺ کی بشریت پر دلالت کرنے والے بے شمار قرائن وشواہد پائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں، مثلاً: آپ کے پاس بیوی بچے تھے، آپ کا ہنسنا، مسکرانا، رونا، تکلیف محسوس کرنا، کھانا، پینا، سونا، جاگنا، غصہ ہونا، بھول جانا، بیمار ہونا، وغیرہ۔

آپ ﷺ کی موت کا انکار کرنا: بعض مسلمان نبی کریم ﷺ کے ادب واحترام میں غلو کرتے ہوئے آپ ﷺ کے لیے موت کا لفظ استعمال کرنے سے احتراز کرتے ہیں اور اس کے استعمال کو بے ادبی اور گستاخی تصور کرتے ہیں، لہٰذا اس کی جگہ وصال اور پردہ کر گئے، اس جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں، جب کہ کتاب وسنت میں آپ کے لیے یہ لفظ استعمال کیا گیا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ** [آل عمران: ۱۴۴] محمد ﷺ صرف رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں، کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں، تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا، عنقریب اللہ تعالیٰ شکرگزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔

دوسری اللہ نے جگہ فرمایا: **اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ** [الزمر: ۳۰] یقیناً خود آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں، اور ایک مقام پر فرمایا: **وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ** [الأنبياء: ۳۴] آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی، کیا اگر آپ مر گئے تو وہ ہمیشہ کے لیے رہ جائیں گے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کے لیے موت کا لفظ استعمال کیا ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی قیام گاہ، سنح سے گھوڑے پر آئے اور آ کر اترے، پھر مسجد کے اندر گئے۔ کسی سے آپ نے کوئی بات نہیں کی۔ اس کے بعد آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں داخل ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی طرف گئے، نعش مبارک ایک یمنی چادر سے ڈھکی ہوئی تھی۔ آپ نے چہرہ کھولا اور جھک کر چہرہ مبارک کو بوسہ دیا اور رونے لگے، پھر کہا: **بأبي أنت**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وأُمِّي، واللهِ لا يَجمَعُ اللهُ عَلَيكَ مَوْتَتَينِ أمّا المَوْتَةُ الّتي كُتِبَتْ عَلَيكَ، فقَدْ مُتَّها۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو مرتبہ موت طاری نہیں کرے گا۔ جو ایک موت آپ کے مقدر میں تھی وہ آپ پر طاری ہو چکی ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر! بیٹھ جاؤ، لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کیا۔ اتنے میں لوگ عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آگئے اور آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا: **أمّا بَعْدُ فمَن كانَ مِنكُم يَعْبُدُ مُحَمَّدًا** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**، فإنَّ مُحَمَّدًا قد ماتَ، ومَن كانَ مِنكُم يَعْبُدُ اللهَ فإنَّ اللهَ حَيٌّ لا يَمُوتُ** امابعد! تم میں جو بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت ہو چکی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو (اس کا معبود) اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور اس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: **وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ** [آل عمران: ۱۴۴] کہ "محمد صرف رسول ہیں، ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: اللہ کی قسم! ایسا محسوس ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے اور جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو سب نے ان سے یہ آیت سیکھی۔ اب یہ حال تھا کہ جو بھی سنتا تھا وہ اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا۔ (زہری نے بیان کیا کہ) پھر مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس وقت ہوش آیا، جب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا، جس وقت میں نے انہیں تلاوت کرتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو گئی ہے تو میں سکتے میں آگیا اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں گے اور میں زمین پر گر جاؤں گا [**صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَفَاتِهِ: ۴۴۵۳-۴۴۵۴**]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعت گوئی میں غلو: قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو شمائل ومناقب بیان کیے گئے ہیں وہ آپ کی شان وعظمت کے لیے کافی ہیں، ہمیں مزید اپنی طرف سے گھڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ بعض مقررین جلسے، جلوس اور خطبات جمعہ وغیرہ میں غلو ومبالغہ سے کام لیتے ہوئے من گھڑت قصے، کہانیاں اور غیر مستند روایات پیش کرتے ہیں اور اکثر شعراء، قوال نعت گوئی میں غلو سے کام لیتے ہیں، نعت گوئی انتہائی نازک اور مشکل فن ہے معمولی بے احتیاطی سے ہم بدعقیدگی کا شکار ہو سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ** [الشرح: ۴] اور ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا۔ مشرکانہ عقائد پر مبنی نعت کے بعض اشعار ملاحظہ فرمائیں:

شاہِ مدینہ یثرب کے والی
سارے نبی تیرے دَر کے سوالی
جلوے ہیں سارے تیرے ہی دم سے
آباد عالم تیرے کرم سے
باقی ہر اک شے نقش خیالی
سارے نبی تیرے در کے سوالی
شاہِ مدینہ، یثرب کے والی

تیرے لیے ہی دنیا بنی ہے
نیلے فلک کی چادر تنی ہے
تُو اگر نہ ہوتا دنیا تھی خالی
سارے نبی تیرے در کے سوالی
شاہِ مدینہ، یثرب کے والی

تُو نے جہاں کی محفل سجائی
تاریکیوں میں شمع جلائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر سمت چھائی، رات کالی
سارے نبی تیرے در کے سوالی
شاہِ مدینہ، یثرب کے والی

قدموں میں تیرے عرش بریں ہے
تجھ سا جہاں میں کوئی نہیں ہے
کاندھے پہ تیرے کملی ہے کالی
سارے نبی تیرے در کے سوالی
شاہِ مدینہ، یثرب کے والی

مذہب ہے تیرا سب کی بھلائی
مسلک ہے تیرا مشکل کشائی
شاہا دیکھ امت کی کچھ خستہ حالی
سارے نبی تیرے در کے سوالی
شاہِ مدینہ، یثرب کے والی

ہے نور تیرا شمس و قمر میں
تیرے لبوں کی سرخی سحر میں
پھولوں نے تیری خوشبو چرالی
سارے نبی تیرے در کے سوالی

خود ساختہ درود کا اہتمام کرنا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا یقیناً مبارک اور عظیم الشان عمل ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہل ایمان کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، ارشاد ربانی ہے: **اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَسْلِيمًا [الأحزاب: ٥٦] اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔ اسی طرح احادیث میں درود کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، درود پڑھنا گناہوں کی مغفرت، رحمت الٰہی کا حصول، درجات کی بلندی اور نبی ﷺ کی قربت کا اہم ذریعہ ہے، احادیث میں درود کے مسنون الفاظ اور صیغے وارد ہیں، جیسا کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کیوں نہ تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ پہنچا دوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمائیے۔ انہوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ سے پوچھا تھا یا رسول اللہ! ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ** [صحيح البخاري: **كِتَابُ أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ، بَابٌ يَزِفُّونَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ**: ٣٣٧٠] واضح رہے کہ مذکورہ درود کے علاوہ کتب احادیث میں نبی ﷺ سے بسند صحیح دوسرے الفاظ میں بھی مختلف درود بیان کیے گئے ہیں انہیں بھی پڑھا جا سکتا ہے، یاد رہے کہ اہل بدعت نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ درود کے صیغے اور الفاظ پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ نت نئے شرکیہ اور مبالغہ آمیزی پر مبنی درود بنا کر ان کے فضائل گھڑتے رہتے ہیں۔ اب لوگوں کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ مارکیٹ میں جا کر پوچھتے ہیں کہ نیا درود کون سا آیا ہے؟ اہل بدعت کے چند درودوں کے نام ملاحظہ فرمائیں، جن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت اور خانہ ساز فضائل ومناقب انہوں نے بنا رکھے ہیں: درود شفاعت، درود غوثیہ، درود لکھی، درود تاج، درود تنجینا، درود ہزارہ، درود ماہی، درود عبدوسی، درود خضری، درود ناریہ، درود کوامل، درود زیارت، درود مقدس، درود اکبر، درود مشکل کشا وغیرہ بعض کتابوں میں اور بھی بہت سے شرکی و بدعی الفاظ پر مشتمل درود اور ان کے من گھڑت فضائل موجود ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے توسل پکڑنا: اس کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ شرکیہ توسل: جیسا کہ بعض لوگ قبر رسول پر جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعائیں کرتے ہیں، مصائب ومشکلات سے نجات کے لیے آپ سے فریاد کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی دعائیں کرتے ہیں جن پر صرف اللہ تعالیٰ کو قدرت حاصل ہے، مثلاً: اے نبی! ہماری مدد فرمائیں، ہمیں اولاد عطا فرمائیں، ہماری مصیبت دور کر دیں، وغیرہ یہ سب شرکیہ عقائد ہیں، اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو نفع ونقصان کا مالک سمجھنا اور ان کو پکارنا گمراہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ** [يونس: ١٠٦] اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے۔ پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ دوسرے مقام پر فرمایا: **وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ** [الأحقاف: ٥] اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔ ایک اور جگہ فرمایا: **وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ** [فاطر: ١٣] جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اور فرمایا: **وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ** [الأعراف: ١٩٧] اور تم جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے اور نہ وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ایک بدعتی شاعر کہتا ہے:ـ

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے
جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمد سے

ایک اور شعر ملاحظہ فرمائیں ـ

بھر دو جھولی میری یا محمد
لوٹ کر میں نہ جاؤں گا خالی
کچھ نواسوں کا صدقہ عطا ہو در پہ آیا ہوں بن کر سوالی
حق سے پائی وہ شان کریمی مرحبا دونوں عالم کے والی
اس کی قسمت کا چمکا ستارہ جس پہ نظر کرم تو نے ڈالی

۲۔بدعی توسل: جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ طفیل میں دعائیں کرنا، یہ غیر مشروع عمل ہے، کتاب وسنت سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہ آپ کی زندگی میں ایسا کیا اور نہ وفات کے بعد، نہ آپ کی قبر کے پاس نہ کسی دوسری جگہ۔جب کہ توسل کا اس کے علاوہ دوسرا طریقہ صحابہ کرام سے ثابت ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عن انس أَنَّ عُمَرَ بنَ الخطَّابِ رَضِيَ اللهُ عنه، كانَ إذا قَحَطُوا استَسقى بالعبّاسِ بنِ عبدِ المُطَّلِبِ، فَقالَ: اللَّهُمَّ إنّا كُنّا نَتَوَسَّلُ إلَيْك بنَبِيِّنا فَتَسقِينا، وإنّا نَتَوَسَّلُ إلَيْك بعَمِّ نَبِيِّنا فاسقِنا، قالَ: فيُسقَوْنَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الإِمَامَ الِاسْتِسْقَاءَ إِذَا قَحَطُوا: ۱۰۱۰]** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قحط پڑتا تو عمر رضی اللہ عنہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے بارش کے لیے دعاؤں کی درخواست کرتے اور فرماتے کہ اے اللہ! پہلے ہم تیرے پاس اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ لایا کرتے تھے۔تو، تو پانی برساتا تھا۔اب ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا (کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعاؤں) کا وسیلہ بناتے ہیں تو، تو ہم پر پانی برسا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چنانچہ بارش خوب ہی برسی۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپ سے وسیلہ نہیں پکڑتے تھے بلکہ آپ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کا وسیلہ پکڑتے تھے، تو مردوں سے وسیلہ جائز نہیں ہے بلکہ زندوں کی دعاؤں کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے۔

انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر لگانا: بعض مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت اور محبت کے نام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک سن کر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے چومتے ہیں اور پھر آنکھوں پر لگاتے ہیں یہ بھی جہالت ہے اور کتاب وسنت اور سلف صالحین کے طریقے کے خلاف عمل ہے، بلکہ احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود بھیجنے کی تعلیم دی گئی ہے اور آپ کا نام سن کر درود نہ بھیجنے والے کو بخیل کہا گیا ہے اور اس کے لیے ذلت ورسوائی کی وعید آئی ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **البخيلُ الّذي مَن ذُكِرتُ عندَهُ فلم يصلِّ عليَّ [صحيح الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ٣٥٤٦]** بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ دوسری حدیث میں ہے: **رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ [الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ٣٥٤٥، صحيح]** اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آنے پر آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہم آپ پر درود بھیجیں اور اس بدعت سے بچیں۔

محفل میلاد کا قیام: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عقیدت کے نام پر ۱۲/ربیع الاول کو میلاد کی مجلسیں قائم کی جاتی ہیں، آپ کی شان میں نعتیہ اشعار پڑھے جاتے ہیں، سیرت النبی پر پرجوش تقریریں ہوتی ہیں اور بہت سارے خرافات انجام دیے جاتے ہیں جن کا کتاب وسنت سے دور کا واسطہ نہیں۔

پہلی بات: اہل سیر اور محققین کے قول کے مطابق ۱۲/ربیع الاول آپ کی تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات ہے نہ کہ تاریخ ولادت۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کی یوم ولادت کو بھی جشن منانا نہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ صحابہ کرام سے جو ہم سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے تھے، صحابہ کرام کی زندگی میں ہر سال ۱۲/ربیع الاول آتا مگر کسی بھی صحابی سے محفل میلاد منعقد کرنے کا ثبوت نہیں ملتا، ظاہر ہے کہ ہم صحابہ کرام سے کسی بھی خیر میں آگے نہیں بڑھ سکتے بلکہ ان کی اتباع کرنے اور ان کے منہج کو اختیار کرنے میں ہماری بھلائی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ محفل میلاد کے بدعت ہونے کے ساتھ اس میں اور بھی بہت سارے منکرات شامل ہیں، مثلاً: گانا بجانا، مردوزن کا اختلاط، گلی اور راستوں کو بند کر کے لوگوں کو اذیت دینا، نشہ آور اشیاء کا استعمال، مصنوعی کعبہ اور روضہ رسول بنا کر اس کی بے حرمتی کرنا، فضول خرچی وغیرہ ایسے بہت سارے کام انجام دیے جاتے ہیں جن سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین کو بدنام کیا جاتا ہے اور بسا اوقات جلوس کو لے کر ہندو مسلم فسادات ہوجاتے ہیں اور شہر کا پرامن ماحول خراب کر دیا جاتا ہے اور فسادات میں بہت سارا جانی و مالی نقصان ہوتا ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ میلاد کی محفلوں میں اجتماعی طور پر کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھا جاتا ہے اور یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ ہماری محفلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں، یہ جہالت اور گمراہی کا عقیدہ ہے کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور آپ کی روح اعلیٰ علیین میں دارالکرامہ میں رب العالمین کے پاس ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت سے پہلے اپنی قبر سے باہر تشریف نہیں لائیں گے اور نہ ہی کوئی شخص مرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اپنی قبر سے باہر آئے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: **ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ** [المؤمنون: ۱۵-۱۶] اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو، پھر قیامت کے دن بلا شبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔ اور حدیث میں ہے: **أنا سَيِّدُ ولَدِ آدَمَ يومَ القِيامَةِ، وأَوَّلُ مَن يَنْشَقُّ عنه القَبْرُ،**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وأَوَّلُ شافِعٍ وأَوَّلُ مُشَفَّعٍ [صحیح مسلم: كِتَابُ الْفَضَائِلِ، بَابُ تَفْضِيلُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ: ۲۲۷۸] میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کے دن، اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

جشن معراج منانا: نبی کریم ﷺ کی محبت اور تعظیم میں غلو کرتے ہوئے ۲۷/رجب کو بعض مسلمان واقعہ معراج کا جشن مناتے ہیں اور اس مناسبت سے بہت سارے ایسے اعمال انجام دیتے ہیں جن کا کتاب وسنت اور عمل صحابہ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا، مثلاً: ستائیسویں رجب کی شب قیام کرنا، نماز شب معراج پڑھنا، محفلیں منعقد کرنا، مسجدوں اور گلیوں میں خصوصی لائٹنگ کرنا، معراج کے واقعے کو غلو اور مبالغے سے بیان کرنا وغیرہ، معلوم ہونا چاہیے کہ ۲۷/رجب کو ہی شب معراج سمجھنا ہی صحیح نہیں ہے، کیوں کہ اس کی تاریخ میں اہل علم کے درمیان شدید اختلاف ہے، جیسا کہ علامہ صفی الرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں اہل سیر کے ۶/ اقوال ذکر کیے ہیں **[الرحیق المختوم: ۱۹۷]** اور اس تاریخ میں اس قدر اختلافات یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خیر القرون میں اس واقعے کی مناسبت سے کوئی اہتمام نہیں پایا جاتا تھا نیز اگر تاریخ کا تعین بھی ہو جائے تو اس دن جشن منانا اور نبی ﷺ سے عقیدت اور محبت کا اظہار کرنا اور مخصوص عبادات انجام دینا نبی ﷺ اور صحابہ کرام کا طریقہ نہیں ہے بلکہ دین میں ایک بدعت ہے جو آپ ﷺ کی محبت و تعظیم میں غلو کے راستے سے ایجاد کی گئی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی ﷺ سے سچی عقیدت اور محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور غلو و مبالغہ سے بچائے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

سنت نبوی پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک
جنت الفردوس کو جاتی ہے سیدھی یہ سڑک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت نبوی میں نرمی کے مظاہر

اخلاق رسول ﷺ:

نبی ﷺ اخلاق و کردار کے بلند مقام پر فائز تھے اور آپ کا اخلاق ہر ایک کے ساتھ اعلیٰ و مثالی تھا، اپنوں کے ساتھ، غیروں کے ساتھ، دوستوں کے ساتھ، دشمنوں کے ساتھ، اہل خانہ کے ساتھ، معصوم بچوں کے ساتھ، خادموں و غلاموں کے ساتھ، ظالموں و جاہلوں کے ساتھ، نافرمانوں و گنہگاروں کے ساتھ، سماج کے کمزوروں کے ساتھ، یہی وجہ ہے کہ ہر ایک شخص نبی ﷺ کے اخلاق حسنہ سے متاثر تھا اور آپ کے پاکیزہ اخلاق کی گواہی دیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے بلند اخلاق کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: **وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ④** [القلم: ۴] اور بے شک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے۔ اسی طرح ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب نبی ﷺ کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: **كان خُلُقُه القرآن** [مسند أحمد: مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ۲۵۱۳، صحيح الأدب المفرد: ۲۳۴، صحيح الجامع: ۴۸۱۱] آپ کا اخلاق قرآن تھا۔ آپ قرآن مجید کی عملی تصویر تھے، قرآن مجید میں جو بھی اچھے اخلاق کی باتیں ہیں ان سب پر آپ کا عمل تھا اور جو برے اخلاق کی باتیں ہیں ان سے آپ محفوظ تھے۔ اسی طرح ابوعبداللہ جدلی کہتے ہیں: **سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا، وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ** [سنن الترمذي: **أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ۲۰۱۶، صحيح**] میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ فحش گو، بدکلامی کرنے والے اور بازار میں چیخنے والے نہیں تھے، آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے، بلکہ عفوو درگزر فرما دیتے تھے۔

انس رضی اللہ عنہ نے دس سال آپ کی خدمت کر کے، سفر و حضر میں آپ کے قریب رہ کر آپ کے حسن اخلاق کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا: **كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا** [صحیح البخاري: كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابُ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ: ٦٢٠٣] نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ دوسری حدیث میں ہے، انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: يَا أُنَيْسُ، أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللهِ** [صحیح مسلم: كِتَابُ: الْفَضَائِلِ، بَابُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا: ٢٣١٠] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے، آپ نے ایک دن مجھے کسی کام سے بھیجا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا۔ حالاں کہ میرے دل میں یہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جس کام کا حکم دیا ہے میں اس کے لیے ضرور جاؤں گا۔ تو میں چلا گیا حتیٰ کہ میں چند لڑکوں کے پاس سے گزرا، وہ بازار میں کھیل رہے تھے، پھر اچانک (میں نے دیکھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے سے میری گدی سے مجھے پکڑ لیا، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے پیارے انس! کیا تم وہاں گئے تھے جہاں (جانے کو) میں نے کہا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں، اے اللہ کے رسول! میں جا رہا ہوں۔

اسی طرح حدیث میں ہے: **إِنَّما بُعِثْتُ لأُتَمِّمَ صالحَ الأخلاقِ** [مجمع الزوائد: ١٨/٩، رجاله رجال الصحيح، صحيح الجامع: ٢٣٤٩، صحيح الأدب المفرد: ٢٠٧]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔اسی طرح نبی ﷺ نے افضل ومثالی مومن ہونے کا معیار حسن اخلاق بتایا ہے، ارشاد نبوی ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ السُّنَّةِ، بَابُ: الدَّلِيلُ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ: ۴۶۸۲، حسن صحيح]** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے بہتر اخلاق والا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ: ۱۹۷۵، صحيح]** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں بہتر ہیں، نبی اکرم ﷺ بدگو اور بدزبان نہیں تھے۔ اور فرمایا: **عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ: ۲۰۱۸، صحيح]** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک تم میں سے (دنیا میں) سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں بہترین اخلاق والے ہیں۔

واضح رہے کہ اخلاق حسنہ کی بہت ساری قسمیں ہیں، اخلاق حسنہ کا ایک اہم پہلو نرمی و آسانی کرنا ہے، زیرنظر مضمون میں سیرت نبوی کے اسی اخلاقی پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نبی ﷺ ہمارے لیے زندگی کے تمام شعبوں میں بہترین نمونہ و آئیڈیل ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ [الأحزاب: ۲۱] یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔ آیئے ہم دیکھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں نرمی و آسانی کے کیا مظاہر ہیں اور اس سلسلے میں نبوی ارشادات کیا ہیں؟۔

نبی کریم ﷺ نرمی کی صفت سے متصف تھے:

اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل ایمان کے ساتھ نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا: وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ [الشعراء: ۲۱۵] اس کے ساتھ فروتنی سے پیش آ، جو بھی ایمان والا ہو کر تیری تابع داری کرے۔ تفسیر میں ہے: أي: ارفق بهم وألن جانبك لهم [معالم التنزيل للبغوي: ۲۰۷/۶] یعنی اہل ایمان کے ساتھ نرم پہلو اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی کامیابی کا راز بیان کرتے ہوئے اس وصف کا ذکر فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ [آل عمران: ۱۵۹] اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں، پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں، بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

دوسری جگہ اللہ نے فرمایا: لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ [التوبة: ۱۲۸] تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ اسی طرح سابقہ شریعتوں میں جو سختیاں تھیں ان کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسان دین دے کر مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی بعثت کے مقاصد کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا: **اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** [الأعراف: ۱۵۷] جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو برائی کا جواب بھلائی سے، نفرت کا جواب محبت سے، بداخلاقی کا جواب حسن اخلاق سے دینے کا حکم دیا اور بتایا کہ اس صفت سے متصف ہونا اور یہ خوبی اپنے اندر پیدا کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے، بڑی ہمت کی بات ہے اور دلوں کو فتح کرنے اور دشمنوں کو شکست دینے کا بہترین نسخہ ہے، فرمایا: **وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝** [فصلت: ۳۴۔۳۵] نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی نہیں پا سکتا۔ نبی ﷺ پوری زندگی اس صفت سے متصف رہے اور برائی کا جواب بھلائی سے دیتے رہے، شاعر کہتا ہے ؎

ظالم سے لیا ظلم کا بدلہ نہ کسی وقت
مارا بھی تو اخلاق کی تلوار سے مارا

اسی طرح حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا، كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ: مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ؟** [صحیح البخاري: كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابُ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا: ۶۰۳۱] انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نہ گالی دیتے تھے نہ بدگو تھے نہ بدخو تھے اور نہ لعنت ملامت کرتے تھے۔ اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو اتنا فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے، اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

نبی کریم ﷺ کی نرم مزاجی اور نرم دلی کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے، حدیث میں ہے: **اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ، فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ، فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيَكَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ [صحيح البخاري: كِتَابُ: فَضَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ، بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ٣٦٨٣] عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔اس وقت آپ کے پاس قریش کی چند عورتیں (امہات المومنین میں سے) بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور آپ کی آواز پر اپنی آواز اونچی کرتے ہوئے آپ سے نان ونفقہ میں زیادتی کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ جوں ہی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ تمام کھڑی ہو کر پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی اور وہ داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے۔عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان عورتوں پر ہنسی آ رہی ہے جو ابھی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، لیکن تمہاری آواز سنتے ہی سب پردے کے پیچھے بھاگ گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ڈرنا تو انہیں آپ سے چاہیے تھا۔ پھر انہوں نے (عورتوں سے) کہا اے اپنی جانوں کی دشمنو! تم مجھ سے تو ڈرتی ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ڈرتیں، عورتوں نے کہا کہ ہاں، آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں آپ کہیں زیادہ سخت ہیں۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا دیکھتا ہے تو اسے چھوڑ کر وہ کسی دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔

۞ نرمی کی اہمیت:

۞ نرمی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے: حدیث نبوی ہے: **إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ** [صحيح البخاري: كِتَابُ: اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ، بَابُ: إِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ٦٩٢٧] اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ** [صحيح مسلم: كِتَابُ:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْآدَابُ، بَابٌ: فَضْلُ الرِّفْقِ: ۲۵۹۳] نبی ﷺ کی اہلیہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی کی بنا پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو درشت مزاجی کی بنا پر عطا نہیں فرماتا، اور اس کے علاوہ کسی بھی اور بات پر اتنا عطا نہیں فرماتا۔

❁ نرم مزاجی انسان کو سنوارتی ہے: ارشاد نبوی ہے: **إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ** [صحيح مسلم: كِتَابٌ: الْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْآدَابُ، بَابٌ: فَضْلُ الرِّفْقِ: ۲۵۹۴] نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت بخش دیتی ہے اور جس چیز سے بھی نرمی نکال دی جاتی ہے اسے بدصورت کر دیتی ہے۔

❁ نرمی سے محرومی ہر خیر سے محرومی ہے: حدیث میں ہے: **عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ** [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ: فِي الرِّفْقِ: ۴۸۰۹، صحیح] جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رفق (نرمی) (کی خصلت) سے محروم کر دیا جاتا ہے وہ تمام خیر سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

❁ اللہ کی طرف سے وہ خیر میں ہوتا ہے: نبی ﷺ کا ارشاد ہے: **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ** [مسند أحمد: مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ۲۴۴۲۷، السلسلة الصحيحة: ۱۲۱۹] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی اہل خانہ کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو نرمی عطا کر دیتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے: **إِنَّ اللهَ لَيُعطي على الرِّفقِ ما لا يُعطي على الخرقِ وإذا أحبَّ اللهُ عبدًا أعطاه الرِّفقَ، ما من أهلِ بيتٍ يُحرَمون الرِّفقَ، إلا حُرِموا الخيرَ** [مجمع الزوائد: ۲۱/۸، صحيح الترغيب: ۲۶۶۶] اللہ تعالیٰ نرمی کے برتاؤ پر جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عطا کرتا ہے درشت مزاجی پر وہ عطا نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے نرمی کی صفت سے متصف کرتا ہے اور جو گھر والے نرمی کی صفت سے محروم کر دیئے گئے وہ خیر و بھلائی سے محروم کر دیئے گئے۔

دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ، فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ، فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ: ٢٠١٣، صحيح] ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو نرم برتاؤ کا حصہ مل گیا، اسے اس کی بھلائی کا حصہ بھی مل گیا اور جو شخص نرم برتاؤ کے حصہ سے محروم رہا وہ بھلائی سے بھی محروم رہا۔ یعنی انسان میں خیر کا پہلو اتنا ہی غالب ہوگا جتنا اس میں رفق اور نرم روی کا پہلو غالب ہوگا، اور جو اس صفت سے محروم ہوگا وہ خیر سے بھی محروم ہوگا۔

❁ نرمی جنت میں لے جانے والی صفت ہے: حدیث نبوی ہے: **وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْجَنَّةُ وَصِفَةُ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، بَابُ: الصِّفَاتُ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ: ٢٨٦٥] اہل جنت تین (طرح کے لوگ) ہیں: ایسا سلطنت والا جو عادل ہے، صدقہ کرنے والا ہے، اسے اچھائی کی توفیق دی گئی ہے۔ اور ایسا مہربان شخص جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے لیے نرم دل ہے اور وہ عفت شعار (برائیوں سے بچ کر چلنے والا) جو عیال دار ہے، (پھر بھی) سوال سے بچتا ہے۔

❁ نرمی جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ، عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: ۲۴۸۸، صحیح] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کی خبر نہ دوں جو جہنم کی آگ پر یا جہنم کی آگ ان پر حرام ہے؟ جہنم کی آگ لوگوں کے قریب رہنے والے، آسانی کرنے والے، اور نرم اخلاق والے پر حرام ہے۔ یعنی جو اپنے حسن اخلاق اور حسن معاملہ سے لوگوں کے دلوں میں اور دنیاوی معاملات میں دوسروں کے ساتھ آسانی، نرمی، تواضع اور مشفقانہ طرز اپنانے والا ہے اس کے لیے جہنم کی آگ حرام ہے۔

اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ محدثین عظام نے اس سے متعلق اپنی کتابوں میں ابواب قائم کیے ہیں، مثلاً:

۱۔ **صحیح البخاري: کِتَابُ: الْأَدَبُ، بَابُ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ۔**

۲۔ **صحیح مسلم: کِتَابُ: الْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْآدَابُ، بَابُ: فَضْلُ الرِّفْقِ۔**

۳۔ **سنن ابي داود: أَوَّلُ کِتَابِ الْأَدَبِ، بَابُ: فِي الرِّفْقِ۔**

۴۔ **سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ۔**

۵۔ **سنن ابن ماجه: کِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ: الرِّفْقُ۔**

۶۔ **سنن النسائي: کِتَابُ الْبُيُوعِ، حُسْنُ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقُ فِي الْمُطَالَبَةِ۔**

۷۔ **سنن النسائي: کِتَابُ آدَابِ الْقُضَاةِ، إِشَارَةُ الْحَاكِمِ بِالرِّفْقِ۔**

❁ اقوال سلف:

نرمی کی اہمیت سے متعلق سلف صالحین سے متعدد اقوال منقول ہیں، بعض اقوال ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: **الرفق رأس الحكمة [الفردوس بمأثور الخطاب: ۲/۲۸۰، رقم: ۳۲۹۸]** نرمی اصل حکمت ہے۔

۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: **لو كان الرفق رجلاً كان اسمه ميموناً، ولو**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كان الخرق رجلاً كان اسمه مشؤوماً [الفردوس بمأثور الخطاب: ۳/۳۴۱، رقم: ۵۰۲۷] اگر رفق (نرمی اختیار کرنا) آدمی ہوتا تو اس کا نام برکت ہوتا اور اگر درشتی آدمی ہوتا تو اس کا نام نحوست ہوتا۔

۳۔ جریر فرماتے ہیں: **الرفق في المعيشة خير من كثير التجارة [الفردوس بمأثور الخطاب: ۲/۲۸۰، رقم: ۳۳۰۰]** معیشت میں نرمی زیادہ تجارت سے بہتر ہے۔

۞ نرمی کے مختلف پہلو:

۞ اہل خانہ کے ساتھ نرمی: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل وعیال کے حق میں بہت مہربان ونرم دل تھے، بڑی نرمی وخوش اخلاقی سے پیش آتے تھے، ان کے جذبات واحساسات کا پورا خیال رکھتے تھے، انہیں کچھ بھی تکلیف نہیں دیتے تھے، حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضَعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ، وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ، قَالَ عَمْرٌو: فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي، وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ، وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْفَضَائِلِ، بَابُ: رَحْمَتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ، وَتَوَاضُعُهُ، وَفَضْلُ ذَلِكَ: ۲۳۱۶]** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنی اولاد پر شفیق نہیں دیکھا، (آپ کے فرزند) ابراہیم مدینہ کی بالائی بستی میں دودھ پیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپ گھر میں داخل ہوتے تو وہاں دھواں ہوتا کیوں کہ ابراہیم کا رضاعی والد لوہار تھا۔ آپ بچے کو لیتے، اسے پیار کرتے اور پھر لوٹ آتے۔ عمرو (بن سعید) نے کہا: جب ابراہیم فوت ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم میرا بیٹا ہے اور وہ دودھ پینے کے ایام میں فوت ہوا ہے، اس کی دودھ پلانے والی دو مائیں ہیں جو جنت میں اس کی رضاعت (کی مدت) مکمل کریں گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حدیث میں ہے: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْفَضَائِلِ، بَابُ: مُبَاعَدَتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْآثَامِ، وَاخْتِيَارُهُ مِنَ الْمُبَاحِ أَسْهَلَهُ، وَانْتِقَامُهُ لِلَّهِ عِنْدَ انْتِهَاكِ حُرُمَاتِهِ: ٢٣٢٨] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو، نہ کسی غلام کو، مگر یہ کہ آپ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہوں۔ اور جب بھی آپ کو نقصان پہنچایا گیا تو کبھی (ایسا نہیں ہوا کہ) آپ نے اس سے انتقام لیا ہو مگر یہ کہ کوئی اللہ کی محرمات میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتا تو آپ اللہ عزوجل کی خاطر انتقام لے لیتے۔

ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَحَدَا الْحَادِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ "وَيْحَكَ" بِالْقَوَارِيرِ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابُ: الْمَعَارِيضُ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ: ٦٢٠٩] انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں تھے، راستہ میں حدی خواں نے حدی پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انجشہ! شیشوں کے ساتھ نرمی کر (ان کو آہستہ آہستہ لے کر چل) تجھ پر افسوس ہے۔

اہل خانہ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرمی کا پہلو یہ بھی ہے کہ آپ گھریلو کاموں میں ان کا تعاون کرتے تھے، حدیث میں ہے: عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابُ: كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ: ٦٠٣٩] اسود بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل خانہ کی خدمت میں لگے رہتے (گھر کے کام کاج کرتے) اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے مسجد تشریف لے جاتے تھے۔

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہل خانہ کے ساتھ جو مثالی اخلاق تھا اسے آپ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا: **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي** [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: فِي فَضْلِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ۳۸۹۵، صحیح**] عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کو کامل مومن قرار دیا ہے جو اپنے اہل وعیال کے حق میں بہتر ہو، ارشاد نبوی ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ** [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ الرَّضَاعِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا: ۱۱۶۲، حسن صحیح**] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان میں سب سے کامل مومن وہ ہے جو سب سے بہتر اخلاق والا ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اخلاق میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہو۔

❁ **خادموں کے ساتھ نرمی:** خادموں کے لیے بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے نرم دل تھے، نرمی سے پیش آتے تھے، ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتے تھے، طاقت سے زیادہ انہیں کسی کام کا مکلف نہیں بناتے تھے، خادم رسول انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: **خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ، وَلَا: لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا: أَلَّا صَنَعْتَ** [**صحيح البخاري: كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ: ۶۰۳۸**] میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلاموں اور خادموں کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ [صحيح مسلم: كِتَابٌ: الْأَيْمَانُ، بَابٌ: إِطْعَامُ الْمَمْلُوكِ مِمَّا يَأْكُلُ، وَإِلْبَاسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ: ۱۶۶۲] طعام اور لباس غلام کا حق ہے اور اس پر کام کی اتنی ذمہ داری نہ ڈالی جائے جو اس کے بس میں نہ ہو۔ ایک اور حدیث میں ہے: عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهَا، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهُ بِأُمِّهِ، قَالَ: فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ [صحيح مسلم: كِتَابٌ: الْأَيْمَانُ، بَابٌ: إِطْعَامُ الْمَمْلُوكِ مِمَّا يَأْكُلُ، وَإِلْبَاسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ: ۱۶۶۱] معرور بن سوید سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا کہ ان (کے جسم) پر (آدھا) حلہ تھا اور ان کے غلام پر بھی اسی طرح کا (آدھا) حلہ تھا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا، کہا: تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں انہوں نے ایک آدمی کو برا بھلا کہا اور اسے اس کی ماں (کے عجمی ہونے) کی (بنا پر) عار دلائی، کہا: تو وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتائی، اس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت (کی خو) ہے، وہ تمہارے بھائی اور خدمت گزار ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے، تو جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ اسے اسی کھانے میں سے کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی لباس پہنائے جو خود پہنتا ہے اور ان کے ذمے ایسا کام نہ لگاؤ جو ان کے بس سے باہر ہو اور اگر تم ان کے ذمے لگاؤ تو اس پر ان کی اعانت کرو۔

ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ، فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[صحيح مسلم: كِتَابُ: الْأَيْمَانِ، بَابُ: إِطْعَامِ الْمَمْلُوكِ مِمَّا يَأْكُلُ، وَإِلْبَاسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ: ۱۶۶۳] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کرے، پھر اس کے سامنے پیش کرے اور اسی نے (آگ کی) تپش اور دھواں برداشت کیا ہے تو وہ اسے اپنے ساتھ بٹھائے اور وہ (غلام بھی اس کے ساتھ) کھائے اور اگر کھانا کم ہو تو اس کے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے رکھ دے۔

سبحان اللہ! غور فرمائیں کہ خادموں اور غلاموں کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیسی عنایتیں اور مہربانیاں ہیں۔

❖ بچوں کے ساتھ نرمی: بچوں کے لیے بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے نرم دل تھے، پیار و شفقت سے انہیں بوسہ دیتے، بسا اوقات ان سے دل لگی کرتے، ان کے پاس سے گزرتے تو ان سے سلام کرتے، انہیں دعائیں دیتے تھے، حدیث میں ہے: **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ، فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ، وَيُحَنِّكُهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَأَتْبَعَهُ بَوْلَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الطَّهَارَةُ، بَابُ: حُكْمُ بَوْلِ الطِّفْلِ الرَّضِيعِ وَكَيْفِيَّةُ غَسْلِهِ: ۲۸۶] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بچوں کو لایا جاتا تھا، آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کو گھٹی دیتے۔ آپ کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوایا اور اس کے پیشاب پر بہا دیا اور اسے (رگڑ کر) دھویا نہیں۔ اسی طرح حدیث میں ہے: **كان يزورُ الأنصارَ ويُسلِّمُ على صِبيانِهم ويمسحُ رؤوسَهم** [صحيح ابن حبان: ۴۵۹، السلسلة الصحيحة: ۱۴۹/۵، صحيح الجامع: ۴۹۴۷] نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار سے ملاقات کے لیے جاتے تھے، ان کے بچوں سے سلام کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

ایک اور حدیث میں ہے: **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُولَى، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، قَالَ: وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي، قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْفَضَائِلِ، بَابُ: طِيبُ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِينُ مَسِّهِ، وَالتَّبَرُّكُ بِمَسْحِهِ: ٢٣٢٩] جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر جانے کو نکلے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ سامنے کچھ بچے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطر فروش کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا ہو۔

اسی طرح حدیث میں ہے: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْخُذُنِي، فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا، فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ: ٦٠٠٣] اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے تھے۔ پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے، اے اللہ! ان دونوں پر رحم کر، کہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔

ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا [صحيح البخاري: كِتَابُ: الصَّلَاةِ، أَبْوَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي، بَابُ: إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ: ٥١٦] ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (بعض اوقات) نماز پڑھتے وقت اٹھائے ہوتے تھے۔ ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والد ابوالعاص بن ربیعہ بن عبد شمس ہیں، سجدہ میں جاتے تو اتار دیتے اور جب قیام فرماتے تو اٹھا لیتے۔

ظالموں اور جاہلوں کے ساتھ نرمی: نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ایسے واقعات اور ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ جب ظالموں نے آپ پر ظلم کیے، پتھر برسائے، مختلف شکلوں میں اذیت دیئے، برا سلوک کیے، شان اقدس میں گستاخیاں کیے، تو آپ نے بڑی نرمی اور محبت سے ان کا جواب دیا، صبر وضبط اور عفو ودرگزر سے کام لیا، اس سلسلے میں غزوہ احد، طائف اور فتح مکہ کا واقعہ مشہور ہے، اس کا فائدہ یہ ہوا کہ جانی دشمن بھی عقیدت مند بن گئے اور جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے، ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ [صحيح البخاري: كِتَابُ: فَرْضِ الْخُمُسِ، بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ: ۳۱۴۹]** انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی نے آپ ﷺ کو پکڑ لیا اور زور سے آپ کو کھینچا، میں نے آپ کے شانے کو دیکھا، اس پر چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا، ایسا کھینچا۔ پھر کہنے لگا۔ اللہ کا مال جو آپ کے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلا ئیے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے دینے کا حکم فرمایا۔ صحیح مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے:

فَجَاذَبَهُ حَتَّى انْشَقَّ الْبُرْدُ، وَحَتَّى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِي عُنُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[صحيح مسلم: كِتَابُ: الزَّكَاةُ، بَابٌ: إِعْطَاءُ مَنْ سَأَلَ بِفُحْشٍ وَغِلْظَةٍ: ١٠٥٧] اور ہمام کی حدیث میں ہے اس نے آپ کے ساتھ کھینچا تانی شروع کردی یہاں تک کہ چادر پھٹ گئی اور یہاں تک کہ اس کا کنارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک میں رہ گیا۔

دعوت دین میں نرمی: دعوت کے اسالیب میں ایک اہم اسلوب پیار اور نرمی سے دعوت دینا ہے، مدعو کیسا بھی ہو، کافر، مشرک، بدعتی، گمراہ، ظالم، سرکش، ہر ایک کو نرمی سے سمجھانا ہے، مشتعل نہ ہوں، بیزار نہ ہوں، غور فرمائیں کہ تاریخ انسانیت کے سب سے بڑے ظالم، سرکش، متکبر اور سفاک انسان فرعون کے پاس موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو دعوت دینے کے لیے جب اللہ نے بھیجا تو نرمی سے دعوت دینے کا حکم دیا، فرمایا: **اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝** [طه: ۴۳-۴۴] تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی سرکشی کی ہے۔ اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔ تفسیر بغوی میں ہے: **وَقَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ يَحْيَى بْنِ مُعَاذٍ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا﴾ فَبَكَى يَحْيَى، وَقَالَ: إِلَهِي هَذَا رِفْقُكَ بِمَنْ يَقُولُ أَنَا الْإِلَهُ، فَكَيْفَ رِفْقُكَ بِمَنْ يَقُولُ أَنْتَ الْإِلَهُ؟!** [تفسير القرطبي: ٢٠١/١١، بحواله: تفسير البغوي: طه: ۴۴-۴۳] یحییٰ بن معاذ کے پاس ایک آدمی نے اس آیت کی تلاوت کی تو یحییٰ سن کر رونے لگے اور کہا: اے اللہ! تیری یہ نرمی اس شخص کے ساتھ ہے جو خود الوہیت کا دعویٰ کرتا ہے تو تیری نرمی اس شخص کے ساتھ کیسی ہوگی جو تجھے معبود مانتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیگر انبیاء کے دعوتی واقعات کا تذکرہ کیا ہے، انبیاء کے دعوتی اسالیب پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس طرح اپنی قوم کے ساتھ پیار و نرمی کا معاملہ کرتے تھے۔

ابرہیم علیہ السلام نے اپنے کافر باپ کو کس طرح دعوت دی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے ذکر فرمایا ہے: **وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَوِيًّا۝٤٣ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا۝٤٤ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا۝٤٥ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا۝٤٦ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا۝٤٧ [مریم: ۴۱-۴۷] اس کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ بیان کر، بے شک وہ بڑی سچائی والے پیغمبر تھے۔ جب کہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابّا جان! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں؟ نہ آپ کو کچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں۔ میرے مہربان باپ! آپ دیکھیے میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں، تو آپ میری ہی مانیں میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہبری کروں گا۔ میرے ابّا جان آپ شیطان کی پرستش سے باز آجائیں شیطان تو رحم وکرم والے اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی نافرمان ہے۔ ابّا جان! مجھے خوف لگا ہوا کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آپڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔ اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تو ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے۔ سن اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا، جا ایک مدت دراز تک مجھ سے الگ رہ۔ کہا اچھا تم پر سلام ہو، میں تو اپنے پروردگار سے تمہاری بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، وہ مجھ پر حد درجہ مہربان ہے۔

سبحان اللہ! کیسا پیار بھرا اسلوب ہے، ہر بار **يٰٓاَبَتِ**، **يٰٓاَبَتِ** اے ابا جان، اے ابا جان، کہہ رہے ہیں، جب کہ باپ کافر ہے، مشرک ہے، بت فروش ہے، اس کے مقابلے میں باپ کس طرح سختی سے پیش آرہا ہے، نام لے کر سزا کی دھمکی دے رہا ہے، **يا بني** بھی نہیں کہا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں بھی ایسے بہت سارے واقعات موجود ہیں جن سے دعوتی میدان میں مدعو کے ساتھ پیار و نرمی اور مشفقانہ برتاؤ کا درس ملتا ہے، اعرابی کا واقعہ مشہور ہے: **جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَأُهْرِيقَ عَلَيْهِ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْوُضُوءِ، بَابُ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ: ۲۲۱] ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو منع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں روک دیا۔ جب وہ پیشاب کر کے فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (کے پیشاب) پر ایک ڈول پانی بہانے کا حکم دیا۔ چنانچہ بہا دیا گیا۔ دوسری روایت میں ہے، آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا: فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْوُضُوءِ، بَابُ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ: ۲۲۰] کیوں کہ تم نرمی کے لیے بھیجے گئے ہو، سختی کے لیے نہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعرابی کو قریب بلا کر بڑی نرمی اور محبت سے مسجد کا مقام سمجھایا، جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَهْ مَهْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا تُزْرِمُوهُ، دَعُوهُ، فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ: فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ، فَشَنَّهُ عَلَيْهِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الطَّهَارَةِ، بَابُ: وُجُوبِ غَسْلِ الْبَوْلِ إِذَا حَصَلَتْ فِي الْمَسْجِدِ: ۲۸۵] ہم مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران میں ایک بدوی آیا اور اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں نے کہا: رک جا، رک جا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے (درمیان میں) مت روکو، اسے چھوڑ دو۔ صحابہ کرام نے اسے چھوڑ دیا حتی کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے پیشاب کر لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: یہ مساجد اس طرح پیشاب یا کسی اور گندگی کے لیے نہیں ہیں، یہ تو بس اللہ تعالیٰ کے ذکر نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔ یا جو (بھی) الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر آپ نے لوگوں میں سے ایک کو حکم دیا، وہ پانی کا ڈول لایا اور اسے اس پر بہا دیا۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **لا يأمر بالمعروف ولا ينهى عن المنكر إلا من فيه خصال ثلاث: رفيق بما يأمر، رفيق بما ينهى، عدل بما يأمر، عدل بما ينهى، عالم بما يأمر، عالم بما ينهى [الأمر بالمعروف للخلال: ٥٠]** امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام وہی کر سکتا ہے جس میں یہ تین خصلتیں ہوں: جس چیز کا حکم دیتا ہو اور جس چیز سے منع کرتا ہے اس میں نرمی سے پیش آنے والا ہو، اپنے حکم و نہی میں عادل ہو، امر و نہی کا عالم ہو۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **لابد من هذه الثلاث: العلم والرفق والصبر، العلم قبل الأمر بالمعروف والرفق معه والصبر بعده [كتاب الأمر بالمعروف: ٣٠]** داعی کے لیے یہ تین چیزیں ضروری ہیں: علم، نرمی اور صبر، بھلائی کا حکم دینے سے پہلے علم، اس کے ساتھ (دعوت دیتے ہوئے) نرمی، اور اس کے بعد صبر۔

❁ تعلیم و تربیت میں نرمی: تعلیم و تربیت کے باب میں نرم مزاجی، نرم لہجہ اور نرم گفتگو کی بڑی اہمیت ہے، اس کا دلوں پر اثر ہوتا ہے اور مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں، یہ انتہائی مفید اور مؤثر طریقہ کار ہے، ایک استاذ کو چاہیے کہ اپنے شاگردوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، والدین اپنے بچوں کی تربیت میں نرمی کا مظاہرہ کریں، اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ ملاحظہ فرمائیں: حدیث میں ہے: **عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهُ، مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُصَمِّتُونَنِي، لَكِنِّي سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي، مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، فَوَاللهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي، قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْمَسَاجِدُ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ، بَابُ: تَحْرِيمُ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ، وَنَسْخُ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَةٍ: ۵۳۷] معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے کہا: **یرحمك الله**، اللہ تجھ پر رحم کرے۔ لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے (دل میں) کہا: میری ماں مجھے گم پائے، تم سب کو کیا ہو گیا؟ کہ مجھے گھور رہے ہو پھر وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرا رہے ہیں (تو مجھے عجیب لگا) لیکن میں خاموش رہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر کوئی معلم (سکھانے والا) نہیں دیکھا! اللہ کی قسم! نہ تو آپ نے مجھے ڈانٹا، نہ مجھے مارا اور نہ مجھے برا بھلا کہا۔ آپ نے فرمایا: یہ نماز ہے اس میں کسی قسم کی گفتگو روا نہیں ہے، یہ تو بس تسبیح و تکبیر اور قرآن کی تلاوت ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: إِنَّ فَتًى شَابًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ائْذَنْ لِي بِالزِّنَى، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَزَجَرُوهُ، وَقَالُوا: مَهْ مَهْ، فَقَالَ: "ادْنُهْ" فَدَنَا مِنْهُ قَرِيبًا، قَالَ: فَجَلَسَ، قَالَ: أَتُحِبُّهُ لِأُمِّكَ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأُمَّهَاتِهِمْ، قَالَ: أَفَتُحِبُّهُ لِابْنَتِكَ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِبَنَاتِهِمْ، قَالَ: أَفَتُحِبُّهُ لِأُخْتِكَ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ، قَالَ: أَفَتُحِبُّهُ لِعَمَّتِكَ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِعَمَّاتِهِمْ، قَالَ: أَفَتُحِبُّهُ لِخَالَتِكَ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ،**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِخَالَاتِهِمْ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ، وَطَهِّرْ قَلْبَهُ، وَحَصِّنْ فَرْجَهُ، قَالَ: فَلَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَلْتَفِتُ إِلَى شَيْءٍ
[مسند أحمد: مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ، حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ۲۲۲۱۱، والطبراني: ۱۹۰/۸، (۷۶۷۹) مجمع الزوائد: ۱۳۴/۱، السلسلة الصحيحة: ۷۱۲/۱] ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجیے، لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے ڈانٹنے لگے اور اسے پیچھے ہٹانے لگے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: میرے قریب آجاؤ، وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب جا کر بیٹھ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم اپنی والدہ کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی ماں کے لیے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بیٹی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بیٹی کے لیے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بہن کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بہن کے لے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی پھوپھی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی پھوپھی کے لیے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی خالہ کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی خالہ کے لیے پسند نہیں کرتے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور دعاء کی کہ اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما، اس کے دل کو پاک فرما اور اس کے شرمگاہ کی حفاظت فرما، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس نوجوان نے کبھی کسی کی طرف توجہ بھی نہیں کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حدیث میں ہے: **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي، فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا** [**صحيح البخاري: كِتَابُ: الْجُمُعَةُ، بَابٌ: مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ؟: ٩٠٢**] عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے روایت کی، کہا: لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے اپنے گھروں سے اور اطراف مدینہ گاؤں سے (مسجد نبوی میں) باری باری آیا کرتے تھے۔ لوگ گردوغبار میں چلے آتے، گرد میں اٹے ہوئے اور پسینہ میں شرابور۔ اس قدر پسینہ ہوتا کہ تھمتا (رکتا) نہیں تھا۔ اسی حالت میں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ میرے پاس تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کاش تم لوگ اس دن (جمعہ میں) غسل کرلیا کرتے تو بہتر ہوتا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **وفي هذا الحديث من الفوائد أيضا: رفق العالم بالمتعلم** [**فتح الباري: ٢/٤٤٩**] اس حدیث میں کئی فوائد ہیں، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ: عالم متعلم کے ساتھ نرمی اختیار کرے۔

اسی طرح حدیث میں ہے: **أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ، فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلَى قَدَمِهِ، فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ارْجِعْ، فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ، فَرَجَعَ، ثُمَّ صَلَّى** [**صحيح مسلم: كِتَابُ: الطَّهَارَةُ، بَابٌ: وُجُوبُ اسْتِيعَابِ جَمِيعِ أَجْزَاءِ مَحَلِّ الطَّهَارَةِ: ٢٤٣**] ایک شخص نے وضو کیا تو اپنے پاؤں پر ایک ناخن کے برابر جگہ چھوڑ دیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھ لیا اور فرمایا: واپس جاؤ اور اپنا وضو خوب اچھی طرح کرو، وہ واپس گیا، (حکم پر عمل کیا) پھر نماز پڑھی۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **فيه: تعليم الجاهل والرِّفق به** [**شرح صحيح مسلم للنووي: ٣/١٣٢**] اس حدیث میں جاہل کو تعلیم دینے اور اس کے ساتھ نرمی کرنے کا بیان ہے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاگردوں کے جذبات واحساسات کا پورا لحاظ رکھتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ: ٦٠٠٨] ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیس دنوں تک رہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے لوگ یاد آ رہے ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں پر چھوڑ کر آئے تھے۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارا حال سنا دیا۔ آپ بڑے ہی نرم خو اور بڑے رحم کرنے والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنی قوم کو دین سکھاؤ اور بتاؤ اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لیے اذان دے پھر جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

❁ نافرمانوں اور گنہگاروں کے ساتھ نرمی: غلطی کرنے والے مختلف قسم کے ہوتے ہیں، مختلف طبیعتوں کے مالک ہوتے ہیں، اگر انہیں پیار اور نرمی سے نصیحت کی جائے تو انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوگا اور وہ توبہ و استغفار کے لیے آمادہ ہوں گے اور ایک وقت آئے گا کہ گناہوں سے نفرت ان کے دل میں بیٹھ جائے گی، جیسا کہ حدیث میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ [صحيح البخاري: كِتَابُ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ، بَابُ: يُعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا: ٦٧١١] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں تو تباہ ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے؟ کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ دریافت فرمایا، کیا متواتر دو مہینے تم روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں، دریافت فرمایا: کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ اس کے لیے بھی میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے لے جا اور صدقہ کر۔ انہوں نے پوچھا کہ اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ ان دونوں پہاڑی کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے۔ آخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اسے لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

غور فرمائیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نافرمان پر نہ کوئی غصہ کیا اور نہ لعن طعن کیا بلکہ مزید اس کے کفارہ کی ادائیگی میں اس کے ساتھ احسان کیا، اسی طرح زنا کی اجازت لینے والے شخص کے ساتھ بھی آپ نے بلیغ گفتگو کی اور حکیمانہ نصیحت کی اور مزید اس کے حق میں دعائیں کی، اس کا اثر یہ ہوا کہ اس فحش اور گھناؤنے عمل سے اس کو نفرت ہوگئی اور زندگی میں کبھی اس کی طرف مائل نہ ہوا۔ ہمارے سماج اور معاشرے میں بہت سارے ایسے نافرمان اور گنہگار لوگ ہیں جنہیں قریب کرنے اور نرمی سے سمجھانے کی ضرورت ہے، ہمارا حال یہ ہے کہ ہم انہیں لعن طعن کرتے ہیں، ان کو بالکل الگ کردیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ شرمندگی سے ہم سے دور ہوجاتے ہیں اور تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ان کی نافرمانی اور بری عادتوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، لہٰذا ایسے لوگوں کو قریب کریں، ان کی تربیت کریں اور پیار و محبت سے پیش آئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حدیث میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ، قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ، قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ، أَوْ قَالَ: حَدَّكَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ، بَابٌ: إِذَا أَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ، هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ؟: ٦٨٢٣] انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ ایک صاحب آئے اور کہا: یارسول اللہ! مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے۔ آپ مجھ پر حد جاری کیجیے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا۔ بیان کیا کہ پھر نماز کا وقت ہو گیا اور ان صاحب نے بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو وہ پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا: یارسول اللہ! مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے آپ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر حد جاری کیجیے۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر فرمایا کہ کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تیرا گناہ معاف کر دیا یا فرمایا کہ تیری غلطی یا حد (معاف کر دی)۔ دیکھیں! نبی ﷺ گناہ سننے کے بعد اس کی تفصیلات سے متعلق سوال نہیں کیے بلکہ اس کے علاج کی فکر میں لگ گئے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسے تسلی دی۔

اسی طرح اگر کوئی گناہ کا ارتکاب کر لیتا تو اسے لعن طعن کرنے کے بجائے کثرت سے نیک اعمال کی ترغیب دلاتے تا کہ اس کی نیکیاں اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں اسی طرح کا ایک واقعہ حدیث میں ہے: عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ، وَإِنِّي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا، فَأَنَا هَذَا، فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ، قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ، فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ، وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ: أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللهِ، هَذَا لَهُ خَاصَّةً؟ قَالَ: بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً [صحیح مسلم: **كِتَابُ: التَّوْبَةِ، بَابُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ: ۲۷۶۳**] عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے آخری حصے میں ایک عورت کو قابو کرلیا اور اس کے علاوہ کہ میں اس سے جماع کروں میں نے اس سے اور سب کچھ حاصل کرلیا۔ تو (اب) میں آپ کے سامنے حاضر ہوں، آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کرلیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اللہ نے تمہارے گناہ پر پردہ ڈالا، کاش! تم خود بھی اپنا پردہ رکھتے۔ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ تو (کچھ دیر بعد) وہ شخص اٹھا اور چل دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: دن کے دونوں حصوں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کرو، بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے یاددہانی ہے جو اچھی بات کو یاد رکھنے والے ہیں۔ اس پر لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے نبی! کیا یہ خاص اسی کے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔

❁ **دشمنوں کے ساتھ نرمی:** سخت ترین دشمنوں کے ساتھ بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے، مشتعل نہیں ہوتے، حدیث میں ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: **دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَفَهِمْتُهَا، فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فَقَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ [**صحيح البخاري: كِتَابُ: الاسْتِئْذَانُ، بَابُ: كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ: ٦٢٥٦**] کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ: **السَّامُ عَلَيْكَ**، (تمہیں موت آئے) میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب دیا: **عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ**، تمہاری موت ہو اور تم پر لعنت ہو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عائشہ قابو میں رہو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے **وَعَلَيْكُمْ** کہہ کر ان کو جواب دے دیا تھا (اور تمہیں بھی)۔

اسی طرح سے دیہاتی کا واقعہ مشہور ہے: **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ نَجْدٍ، فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ، وَاسْتَظَلَّ بِهَا، وَعَلَّقَ سَيْفَهُ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ، وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاخْتَرَطَ سَيْفِي، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَلْتًا، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللهُ، فَشَامَهُ، ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هَذَا، قَالَ: وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ** [**صحيح البخاري: كِتَابُ: الْمَغَازِي، بَابُ: غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ: ٤١٣٩**] جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کے لیے گئے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو آپ ایک جنگل میں پہنچے جہاں ببول کے درخت بہت تھے۔ آپ نے گھنے درخت کے نیچے سایہ کے لیے قیام کیا اور درخت سے اپنی تلوار لٹکا دی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے پھیل گئے۔ ابھی ہم اسی کیفیت میں تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں پکارا۔ ہم حاضر ہوئے تو ایک دیہاتی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس آیا تو میں سو رہا تھا۔ اتنے میں اس نے میری تلوار کھینچ لی اور میں بھی بیدار ہو گیا۔ یہ میری ننگی تلوار کھینچے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا۔ مجھ سے کہنے لگا آج مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ! (وہ شخص صرف ایک لفظ سے اتنا مرعوب ہوا کہ) تلوار کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا اور دیکھ لو۔ یہ بیٹھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

ایک اور حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا، فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا، وَأْتِ بِهِمْ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الدَّعَوَاتُ، بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ: ٦٣٩٧]** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! قبیلہ دوس نے نافرمانی اور سرکشی کی ہے، آپ ان کے لیے بددعا کیجیے۔ لوگوں نے سمجھا کہ نبی کریم ﷺ ان کے لیے بددعا ہی کریں گے (اور وہ ہلاک ہو جائیں گے) لیکن نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں (میرے پاس) لے آ۔

ایک اور حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْآدَابُ، بَابُ: النَّهْيُ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا: ٢٥٩٩]** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! مشرکین کے خلاف بددعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

❁ عبادات میں نرمی: نفس پر نرمی کرتے ہوئے عبادات میں اپنی طرف سے بیجا سختی کرنے سے منع کیا گیا ہے، کیوں کہ نبی ﷺ ماہر نفسیات تھے، مسلسل عمل کرنے سے اکتاہٹ ہو جاتی ہے، ہمارے اوپر نفس کا بھی حق ہے اسے آرام دینا چاہیے، اس سلسلے میں نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعدد احادیث مروی ہیں، بعض احادیث ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا، وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ، وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْإِيمَانُ، بَابٌ: الدِّينُ يُسْرٌ: ۳۹] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا (اور اس کی سختی نہ چل سکے گی) پس (اس لیے) اپنے عمل میں پختگی اختیار کرو۔ اور جہاں تک ممکن ہو میانہ روی برتو اور خوش ہو جاؤ (کہ اس طرز عمل سے تم کو دارین کے فوائد حاصل ہوں گے) اور صبح اور شام اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو۔

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قُلْتُ: فُلَانَةُ، لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ، فَذُكِرَ مِنْ صَلَاتِهَا، فَقَالَ: مَهْ، عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا [صحيح البخاري: بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ: ۱۱۵۱] عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے پاس بنو اسد کی ایک عورت بیٹھی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو ان کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ فلاں خاتون ہیں جو رات بھر نہیں سوتیں۔ ان کی نماز کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بس، تم صرف اتنا ہی عمل کرو جتنے کی تم میں طاقت ہو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ تو (ثواب دینے سے) تھکتا ہی نہیں تم ہی عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے۔

۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هَذَا الْحَبْلُ؟ قَالُوا: هَذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا، حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَلْيَقْعُدْ [صحيح البخاري: بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ: ١١٥٠] انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر ایک رسی پر پڑی جو دوستونوں کے درمیان تنی ہوئی تھی۔ دریافت فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ زینب رضی اللہ عنہا نے باندھی ہے جب وہ (نماز میں کھڑی کھڑی) تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹکتی ہیں۔ (تاکہ نیند کا غلبہ ختم ہو جائے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں، یہ رسی نہیں ہونی چاہیے اسے کھول ڈالو، تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ جب تک جسم میں نشاط ہو نماز پڑھے، جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔

۴۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: يَا عَبْدَ اللهِ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ، قُلْتُ: وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: "نِصْفَ الدَّهْرِ" فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ بَعْدَمَا كَبِرَ: يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الصَّوْمُ، بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ: ١٩٧٥] عبداللہ! کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم دن میں تو روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا صحیح ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے فرمایا، کہ ایسا نہ کرو، روزہ بھی رکھو اور بے روزہ کے بھی رہو۔ نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی۔ کیوں کہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے، بس یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھ لیا کرو، کیوں کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا اور اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا، لیکن میں نے اپنے اوپر سختی چاہی تو مجھ پر سختی کر دی گئی۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں اپنے اندر قوت پاتا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا: پھر اللہ کے نبی داوٗد علیہ السلام کا روزہ رکھو اور اس سے آگے نہ بڑھو، میں نے پوچھا اللہ کے نبی داوٗد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن بے روزہ رہا کرتے تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو کہا کرتے تھے کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی رخصت مان لیتا۔

۵۔ حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ: "مَا بَالُ هَذَا؟" قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ: إِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ [صحيح مسلم: كِتَابُ: النَّذْرِ، بَابُ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ: ۱۶۴۲]** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں ٹیک لگائے جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اس نے نذر مانی ہے پیدل چلنے کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اسے عذاب دینے سے اور اس کو سوار ہونے کا حکم دیا۔

۶۔ **عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَرَّ بِرَجُلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ، يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ، قَالَ: "مَا بَالُ صَاحِبِكُمْ هَذَا؟" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، صَائِمٌ، قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ، وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوهَا [سنن النسائي: كِتَابُ الصِّيَامِ، الْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا قِيلَ ذَلِكَ: ۲۲۵۸، صحيح]** جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا تھا اور اس پر پانی چھڑکا جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: تمہارے اس ساتھی کو کیا ہو گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ روزہ دار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ نیکی و تقویٰ نہیں ہے کہ تم سفر میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھو، اللہ نے جو رخصت تمہیں دی ہے اسے قبول کرو۔

امامت و خطابت میں نرمی: نبی کریم ﷺ امامت و خطابت میں بھی لوگوں کی طبیعتوں کا خیال رکھتے ہوئے نرمی کا معاملہ کرتے تھے، آپ کی نماز اور خطبہ دونوں درمیانی ہوا کرتا تھا تا کہ لوگ اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوَاتِ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا** [صحیح مسلم: **كِتَابُ: الْجُمُعَةِ، بَابُ: تَخْفِيفُ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ: ٨٦٦**] جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھتا تھا تو آپ کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔ اسی طرح حدیث میں ہے: **عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِنَّا نُحِبُّ حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ، وَلَوَدِدْنَا أَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، فَقَالَ: مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ، كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا** [صحیح مسلم: **كِتَابُ: صِفَةُ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، بَابُ: الِاقْتِصَادُ فِي الْمَوْعِظَةِ: ٢٨٢١**] شقیق ابو وائل سے روایت ہے کہ عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہمیں ہر جمعرات کے دن وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے تو ایک شخص نے کہا: ابو عبدالرحمٰن! ہمیں آپ کی باتیں (بہت) پسند ہیں اور ہم ان کی طرف شدید رغبت رکھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہر روز ہمیں احادیث بیان فرمایا کریں۔ انہوں نے کہا: مجھے اس کے علاوہ تمہیں احادیث بیان کرنے سے صرف یہ ناپسندیدگی مانع ہے کہ میں تمہیں اکتاہٹ کا شکار نہ کردوں۔ رسول اللہ ﷺ وعظ و نصیحت میں ہمارا خیال رکھتے تھے اور کچھ (خاص) دنوں میں ہی ہمیں وعظ و نصیحت سے نوازا کرتے تھے اکتاہٹ کے ڈر سے۔

اسی طرح نبی ﷺ نے فرمایا: **إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي، كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ** [صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البخاري: كِتَابُ الْأَذَانِ، بَابُ مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ: ۷۰۷] میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ اس میں لمبی کروں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو ہلکی کر دیتا ہوں، کیوں کہ اس کی ماں کو (جو نماز میں شریک ہوگی) تکلیف میں ڈالنا برا سمجھتا ہوں۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی نمونہ تھا اس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کو بھی اسی بات کی تعلیم دیتے تھے اور اس کی مخالفت کرنے پر سخت ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ثُمَّ يَأْتِي، فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ، فَأَمَّهُمْ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ، وَانْصَرَفَ، فَقَالُوا لَهُ: أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ، وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَلَأُخْبِرَنَّهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اقْرَأْ بِكَذَا، وَاقْرَأْ بِكَذَا [صحیح مسلم: كِتَابُ: الصَّلَاةُ، بَابُ: الْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ: ۴۶۵] جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، پھر آکر اپنے قبیلے کی (مسجد میں) امامت کراتے تھے، ایک رات انہوں نے عشاء کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی، پھر اپنی قوم کے پاس آئے ان کی امامت کرنے۔ اور (سورۃ فاتحہ کے بعد) سورۃ بقرہ پڑھنی شروع کردی۔ ایک شخص الگ ہوگیا، (نماز سے، سلام پھیرا، پھر اکیلے نماز پڑھی اور چلا گیا تو لوگوں نے اس سے کہا: اے فلاں! کیا تو منافق ہوگیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں، میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو اس معاملے سے آگاہ کروں گا، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم اونٹوں والے ہیں جو پانی ڈھوتے ہیں، دن بھر کام کرتے ہیں اور معاذ رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز آپ کے ساتھ پڑھی، پھر آکر سورہ بقرہ کے ساتھ نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ سن کر) معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے معاذ! کیا لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے والے ہو؟ فلاں سورت پڑھا کرو اور فلاں سورت پڑھا کرو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: **والشمس وضحاها، والضحى، والليل إذا يغشى** اور **سبح اسم ربك الأعلى** اس جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

ایک اور حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ، مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الصَّلَاةِ، بَابُ: أَمْرُ الْأَئِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلَاةِ فِي تَمَامٍ: ۴۶۶]** ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: بے شک میں فلاں آدمی کی وجہ سے صبح کی نماز سے پیچھے رہتا ہوں کیوں کہ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ پند و نصیحت کرتے وقت، آپ کبھی اس دن سے زیادہ غضب ناک ہوئے ہوں۔ آپ نے فرمایا: لوگو! تم میں سے بعض (دوسروں کو نماز سے) متنفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے جو بھی لوگوں کی امامت کرائے وہ اختصار سے کام لے کیوں کہ اس کے پیچھے بوڑھے، کمزور اور حاجت مند لوگ ہوتے ہیں۔

اسی طرح حدیث میں ہے: **عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي، قَالَ: أَنْتَ إِمَامُهُمْ، وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ: أَخْذُ الْأَجْرِ عَلَى التَّأْذِينِ: ۵۳۱، صحيح]** عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے میری قوم کا امام مقرر فرما دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے امام ہو، تو تم ان کے کمزور ترین لوگوں کی رعایت کرنا، اور ایسا مؤذن مقرر کرنا جو اذان پر اجرت نہ لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایک حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ، وَالسَّقِيمَ، وَالْكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ** [صحيح البخاري: كِتَابُ الأَذَانِ، بَابٌ: إِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ: ۷۰۳] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کیوں کہ جماعت میں ضعیف بیمار اور بوڑھے (سب ہی) ہوتے ہیں، لیکن اکیلا پڑھے تو جس قدر جی چاہے طول دے سکتا ہے۔

اسی طرح حدیث میں ہے: **عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: قَالَ أَبُو وَائِلٍ: خَطَبَنَا عَمَّارٌ، فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ، وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْجُمُعَةُ، بَابٌ: تَخْفِيفُ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ: ۸۶۹] واصل بن حیان سے مروی ہے، ابووائل نے کہا: ہمارے سامنے عمار رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔ انتہائی مختصر اور انتہائی بلیغ (بات کی) جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا: ابو یقظان! آپ نے انتہائی پر تاثیر اور انتہائی مختصر خطبہ دیا ہے، کاش! آپ سانس کچھ لمبی کر لیتے (زیادہ دیر بات کر لیتے) انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: انسان کی نماز کا طویل ہونا اور اس کے خطبے کا چھوٹا ہونا اس کی سمجھ داری کی علامت ہے، اس لیے نماز لمبی کرو اور خطبہ چھوٹا دو اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض بیان جادو (کی طرح) ہوتا ہے۔

❁ **ماتحتوں کے ساتھ نرمی:** حاکم اور ذمہ دار کو چاہیے کہ وہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ نرمی اختیار کرے، اپنے عہدے اور منصب کا غلط استعمال نہ کرے، کسی پر ظلم نہ کرے، زبان درازی نہ کرے، بیجا سختی نہ کرے اور لوگوں کو کسی بھی طرح حرج میں نہ ڈالے، کیوں کہ دین میں کوئی تنگی اور سختی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ** [الحج: ۷۸] اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ڈالی۔ اور نبی کریم ﷺ نے ایسے حاکم اور امیر پر بد دعا کی ہے جو ماتحتوں پر بیجا سختی کرتا ہے اور پریشان کرتا ہے اور جو نرمی کا معاملہ کرتا ہے اس کے لیے دعا کی ہے، ارشادِ نبوی ہے: **اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ** [**صحیح مسلم: كِتَابُ: الْإِمَارَةُ، بَابٌ: فَضِيلَةُ الْإِمَامِ الْعَادِلِ: ۱۸۲۸**] اے اللہ! جو شخص بھی میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے اور ان پر سختی کرے، تو تو اس پر سختی فرما، اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنا اور ان کے ساتھ نرمی کرے، تو تو اس کے ساتھ نرمی فرما۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **هذا من أبلغ الزواجر عن المشقة على الناس، وأعظم الحث على الرِّفق بهم، وقد تظاهرت الأحاديث بهذا المعنى** [**شرح صحيح مسلم: ۱۲/ ۲۱۳**] لوگوں پر بیجا سختی کرنے سے متعلق اس حدیث میں سخت توبیخ ہے اور لوگوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنے سے متعلق عظیم ترغیب ہے اور اس مفہوم کی بہت ساری احادیث مروی ہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **أما ولاة الأمور فيجب عليهم الرفق بالرعية والإحسان إليهم واتباع مصالحهم وتولية من هو أهل للولاية ودفع الشر عنهم وغير ذلك من مصالحهم لأنهم مسئولون عنهم أمام الله عز وجل** [**شرح رياض الصالحين لابن عثيمين: ۳/ ۶۲۷**] امراء و حکام کے لیے ضروری ہے کہ رعایا کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کریں اور ان کی مصلحتوں کا خیال رکھیں، ذمہ داری کے جو لائق ہیں انہیں کو ذمہ داری دیں، اور ان سے شر کو دفع کریں کیوں کہ وہ ان سے متعلق اللہ تعالیٰ کے پاس مسؤول ہوں گے۔

❁ **معاملات میں نرمی:** معاملات، لین دین اور خرید و فروخت میں بھی نرمی ہونی چاہیے، یہ کامیاب تجارت کا ایک اہم اصول ہے، نبی ﷺ نے ایسے لوگوں کے حق میں رحمت کی دعا کی ہے جو خرید و فروخت میں نرمی کا معاملہ کرتے ہیں، ارشادِ نبوی ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے: **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْبُيُوعُ، بَابُ السُّهُولَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ: ٢٠٧٦]** جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے۔

حق کا مطالبہ کرنے میں بھی نرمی ہونی چاہیے، حدیث میں ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: **سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ؟ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبَّ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الصُّلْحُ، بَابُ: هَلْ يُشِيرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ؟: ٢٧٠٥]** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے پر دو جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی جو بلند ہو گئی تھی۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک آدمی دوسرے سے قرض میں کچھ کمی کرنے اور تقاضے میں کچھ نرمی برتنے کے لیے کہہ رہا تھا اور دوسرا کہتا تھا کہ اللہ کی قسم! میں یہ نہیں کروں گا۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ اس بات پر اللہ کی قسم کھانے والے صاحب کہاں ہیں؟ کہ وہ ایک اچھا کام نہیں کریں گے۔ ان صحابی نے عرض کیا، میں ہی ہوں یا رسول اللہ! اب میرا بھائی جو چاہتا ہے وہی مجھ کو بھی پسند ہے۔

معاملات میں نرمی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ تنگ دست کو مہلت دینا اور مجبور اور پریشان حال انسان جو قرض کی ادائیگی سے عاجز ہو اس کے قرض کو معاف کر دینا اور یہ بڑا فضیلت والا عمل ہے، حدیث نبوی ہے: **مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الزُّهْدُ وَالرَّقَائِقُ، بَابُ: حَدِيثُ جَابِرِ الطَّوِيلِ: ٣٠٠٦]** جس شخص نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض ختم کر دیا تو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو سایہ دے گا۔ دوسری حدیث میں ہے: **مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ، أَوْ يَضَعْ عَنْهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْمُسَاقَاةِ، بَابُ: فَضْلُ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ: ١٥٦٣]** جسے یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے تو وہ تنگ دست کو سہولت دے یا اسے معاف کر دے۔ ایک اور حدیث میں ہے: **كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْبُيُوعِ، بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا: ٢٠٧٨]** ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہہ دیتا کہ اس سے درگزر کر جاؤ۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے (آخرت میں) درگزر فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (اس کے مرنے کے بعد) اس کو معاف کر دیا۔

نرمی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ قرض کی ادائیگی بہتر طریقے سے کریں، اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسوہ یہ ہے، حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَتَقَاضَاهُ، فَأَغْلَظَ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، ثُمَّ قَالَ: أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: أَعْطُوهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْوَكَالَةِ، بَابُ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ: ٢٣٠٦]** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اپنے قرض کا) تقاضا کرنے آیا، اور سخت گفتگو کرنے لگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غصہ ہو کر اس کی طرف بڑھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ کیوں کہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ (بات) کہنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے قرض والے جانور کی عمر کا ایک جانور اسے دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے۔ (لیکن اس عمر کا نہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے وہی دے دو۔ کیوں کہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دوسروں کا حق اچھی طرح ادا کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ **غریبوں اور کمزوروں کے ساتھ نرمی:** سماج اور معاشرے کے غریبوں اور کمزوروں کے ساتھ خصوصی طور پر نرمی کا معاملہ کیا جائے، ان کو عزت دی جائے، اللہ کے لیے ان سے محبت کی جائے، ان کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں، ان پر خرچ کریں، اس سے دل بھی نرم ہوتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص اپنی سنگ دلی کی شکایت لے کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إنْ أَردْتَ تَلْيِينَ قلبِك، فَأَطْعِمِ المِسْكِينَ، و امْسَحْ رَأْسَ اليَتِيمِ [رواه الطبرانی فی مکارم الأخلاق ۳۵۰: السلسلة الصحيحة: ۸۵۴، باختلاف يسير]** اگر تو دل کو نرم کرنا چاہتا ہے تو مسکین کو کھانا کھلایا کر اور یتیم کے سر پر دست شفقت رکھا کر۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ بھی یہی ہے، آپ نے فرمایا: **ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ [سنن أبي داود: كِتَابُ الْجِهَادِ، بَابٌ: الِانْتِصَارُ بِرُذُلِ الْخَيْلِ وَالضَّعَفَةِ: ۲۵۹۴، صحيح]** مجھے اپنے ضعیفوں اور کمزوروں میں تلاش کرو، اس لیے کہ تم اپنے ضعیفوں اور کمزوروں کی (دعاؤں کی برکت کی) وجہ سے رزق دیئے جاتے ہو اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

دوسری حدیث میں ہے: **إِنَّمَا يَنْصُرُ اللهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا، بِدَعْوَتِهِمْ، وَصَلَاتِهِمْ، وَإِخْلَاصِهِمْ [سنن النسائي: كِتَابُ الْجِهَادِ، الِاسْتِنْصَارُ بِالضَّعِيفِ: ۳۱۷۸، صحيح]** اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد اس کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، صلاۃ اور اخلاص کی بدولت فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی بات کا حکم دیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ [الكهف: ۲۸]** اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں) خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غافل کردیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔

دوسری جگہ اللہ نے فرمایا: **وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴿۵۲﴾** [الأنعام: ۵۲] اور ان لوگوں کو نہ نکالیے جو صبح وشام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں، خاص اسی کی رضامندی کا قصد رکھتے ہیں۔ ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ ان کو نکال دیں۔ ورنہ آپ ظلم کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے: **عَنْ سَعْدٍ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا سِتَّةٍ: فِيَّ، وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ، وَصُهَيْبٍ، وَعَمَّارٍ، وَالْمِقْدَادِ، وَبِلَالٍ، قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّا لَا نَرْضَى أَنْ نَكُونَ أَتْبَاعًا لَهُمْ، فَاطْرُدْهُمْ عَنْكَ، قَالَ: فَدَخَلَ قَلْبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْخُلَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ، الْآيَةَ** [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ: مُجَالَسَةُ الْفُقَرَاءِ: ۴۱۲۸، صحيح]

سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت ہم چھ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی: میرے، ابن مسعود، صہیب، عمار، مقداد اور بلال رضی اللہ عنہم کے سلسلے میں، قریش کے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے، آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نکال دیجیے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں وہ بات داخل ہوگئی جو اللہ تعالیٰ کی مشیت میں تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: **وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ** اور ان لوگوں کو مت نکالیے جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں، وہ اس کی رضا چاہتے ہیں۔

❁ **جانوروں کے ساتھ نرمی:** جہاں انسانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا ہے وہیں جانوروں کے ساتھ بھی نرمی کا معاملہ کرنا ہے، ان کے ساتھ نرمی کا پہلو یہ ہے کہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے کھانے پینے کا پورا لحاظ کریں، ان سے خدمت لینے اور سواری کرنے میں نرمی کریں، ان پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً، وَكُلُوهَا صَالِحَةً [سنن أبي داود: كِتَابُ الْجِهَادِ، بَابُ: مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى الدَّوَابِّ وَالْبَهَائِمِ: ٢٥٤٨، صحيح]** سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کا پیٹ اس کی پشت سے مل گیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان بے زبان چوپایوں کے سلسلے میں اللہ سے ڈرو، ان پر سواری بھلے طریقے سے کرو اور ان کو بھلے طریقے سے کھاؤ۔ یعنی انہیں اس وقت کھاؤ جب وہ کھانے کے لائق موٹے اور تندرست ہوں۔

اسی طرح حدیث میں ہے: **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ، قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا جَمَلٌ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ، وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ، فَسَكَتَ، فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ [سنن أبي داود: كِتَابُ الْجِهَادِ، بَابُ: مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى الدَّوَابِّ وَالْبَهَائِمِ: ٢٥٤٩، صحيح]** عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک دن اپنے پیچھے سوار کیا پھر مجھ سے چپکے سے ایک بات کہی جسے میں کسی سے بیان نہیں کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشری ضرورت کے تحت چھپنے کے لیے دو جگہیں بہت ہی پسند تھیں، یا تو کوئی اونچا مقام، یا درختوں کا جھنڈ، ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے تو سامنے ایک اونٹ نظر آیا جب اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رونے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس آئے، اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا، اس کے بعد پوچھا: یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری جوان آیا، وہ کہنے لگا: اللہ کے رسول! میرا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ان جانوروں کے سلسلے میں جن کا اللہ نے تمہیں مالک بنایا ہے اللہ سے نہیں ڈرتے، اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اس کو بھوکا رکھتا اور تھکاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ، فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفَرَّشُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا، وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: "مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟" قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ** [سنن أبي داود: كِتَابُ الْجِهَادِ، بَابٌ: فِي كَرَاهِيَةِ حَرْقِ الْعَدُوِّ بِالنَّارِ: ٢٦٧٥، صحيح] ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ آپ اپنی ضرورت کے لیے گئے، ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے، ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا، وہ چڑیا آ کر زمین پر پر بچھانے لگی، اتنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے، اور (یہ دیکھ کر) فرمایا: اس چڑیا کا بچہ لے کر کس نے اسے بے قرار کیا ہے؟ اس کے بچے کو اسے واپس کرو، اور آپ نے چیونٹیوں کی ایک بستی کو دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا تو پوچھا: اس کو کس نے جلایا ہے؟ ہم لوگوں نے کہا: ہم نے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگ سے عذاب دینا آگ کے مالک کے سوا کسی کو زیب نہیں دیتا۔

اسی طرح پیاسے کتے پر نرمی کرتے ہوئے اسے پانی پلانے کا واقعہ مشہور ہے، حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا، فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ [صحيح البخاري: بَابٌ: فِي الشِّرْبِ، بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ: ۲۳۶۳] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی، اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے (اپنے دل میں) کہا، یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی۔ (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو (پانی سے) بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا، اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کیا اور اس کی مغفرت فرمائی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر تر جگر والے میں اجر و ثواب ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ، وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا [صحيح مسلم: كِتَابُ: الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ، بَابُ: النَّهْيُ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ: ۱۹۵۸] سعید بن جبیر سے مروی ہے، کہا: (ایک بار) ابن عمر رضی اللہ عنہ قریش کے چند نوجوانوں کے قریب سے گزرے جو ایک پرندے کو باندھ کر اس پر تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے اور انہوں نے پرندے والے سے ہر چوکنے والے نشانے کے عوض کچھ دینے کا طے کیا ہوا تھا۔ جب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو منتشر ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ جو شخص اس طرح کرے اللہ کی اس پر لعنت ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص پر لعنت کی ہے جو کسی ذی روح کو تختۂ مشق بنائے۔

جانوروں کے ساتھ نرمی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اسے ذبح کرتے وقت تیز چھری سے ذبح کیا جائے تاکہ اسے تکلیف نہ ہو اور جانور کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ہے: **إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ** [**صحیح مسلم: كِتَابُ: الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ، بَابُ: الْأَمْرُ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ: ١٩٥٥**] اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے جب تم (قصاص یا حد میں کسی کو) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو، اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں سے ایک شخص (جو ذبح کرنا چاہتا ہے) وہ اپنی (چھری کی) دھار کو تیز کر لے اور ذبح کیے جانے والے جانور کو راحت پہنچائے۔

اسی طرح حدیث میں ہے: **مرّ رسولُ اللهِ ﷺ على رجلٍ واضعٍ رجلَه على صفحةِ شاةٍ وهو يحدُّ شفرتَه وهي تلحظُ إليه ببصرِها قال أفلا قبل هذا أوَ تريدُ أن تميتَها موْتتَيْن [أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط: ٣٥٩٠، الترغيب والترهيب: ١٦١/٢، السلسلة الصحيحة: ٢٤]** عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے، جو اپنا پاؤں بکری کے پہلو پر رکھ کر چھری تیز کر رہا تھا اور وہ اسے دیکھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کام پہلے کیوں نہیں کر لیا؟ کیا تو اسے دو دفعہ مارنا چاہتا ہے؟۔

❁ **میت کے ساتھ نرمی:** جیسے زندوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا ہے اسی طرح مردوں کے ساتھ بھی نرمی کا معاملہ کرنا ہے، اس طرح سے کہ میت کو اٹھانے، لے جانے اور دفن کرنے میں نرمی اختیار کی جائے، حدیث نبوی ہے: **حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا، وَارْفُقُوا [صحيح البخاري: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ: ٥٠٦٧]** عطا بن ابی رباح نے خبر دی کہا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں جب تم ان کا جنازہ اٹھاؤ تو زور زور سے حرکت نہ دینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو لے کر چلنا۔

حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: **(وارْفُقُوا) إشارةٌ إلى أنَّ مُرادَه السَّيْرُ الوسَطُ المُعْتدِلُ، ويستفاد منه أنَّ حُرمةَ المؤمن بعد موته باقيةٌ كما كانَتْ في حياته** [فتح الباري: ۱۵/۹] نبی ﷺ کے فرمان **وارْفُقُوا** (نرمی کرو) کا مطلب یہ ہے کہ میت کو لے جانے میں درمیانی چال چلو اور اس سے یہ دلیل ملتی ہے کی مومن کی عزت وحرمت جس طرح اس کی زندگی میں تھی اس کی موت کے بعد بھی باقی رہتی ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ:

مذکورہ بالا نصوص سے نرمی کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر جگہ صرف نرمی ہی اختیار کریں اور کہیں بھی سختی نہ کریں بلکہ مقصود یہ ہے کہ نرمی کی جگہ نرمی اور سختی کی جگہ سختی کی جائے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ عام احوال اور اغلب امور میں نرمی اختیار کرتے تھے اور نرمی کو پسند کرتے تھے لیکن جب محرمات کا ارتکاب ہوتا، شرعی حکم کی مخالفت ہوتی، تو سخت غضبناک ہو جاتے، ناپسندیدگی اور غصے کا اظہار کرتے تھے، جیسا کہ حدیث میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا [**صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ۳۵۶۰**] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جب بھی دو چیزوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے لیے کہا گیا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں آپ کو زیادہ آسانی معلوم ہوئی بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔ کیوں کہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ لیکن اگر اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ ﷺ اس سے ضرور بدلہ لیتے تھے۔

اسی طرح تربیت کے باب میں نبی ﷺ جہاں پیار ومحبت، نرمی وشفقت اور عفوو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درگزر کا معاملہ کرتے وہیں غلطی کے وقت تنبیہ کرتے تھے اور سختی سے پیش آتے تھے، حدیث میں ہے: **أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "كَخٍ كَخٍ" لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ** [صحیح البخاري: كِتَابُ: الزَّكَاةِ، بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ: ۱۴۹۱] حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں کے ڈھیر سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چھی چھی! نکالو اسے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم لوگ صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔

کبھی کبھار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت اسلوب اختیار کرتے تھے، جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ: أَأُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟ قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: بَلْ أَحْرِقْهُمَا** [صحیح مسلم: كِتَابُ: اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ، بَابُ: النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ: ۲۰۷۷] عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے گیروے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: کیا تمہاری ماں نے تمہیں یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ان کو دھوڈالوں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ ان کو جلا دو۔ اور ایک روایت میں ہے: **إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا** یہ کافروں کے کپڑے ہیں تم انہیں مت پہنو۔

ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: **تدرون ما الرِّفق؟** تم جانتے ہو کہ نرمی اختیار کرنے کا مطلب کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابو محمد! آپ ہی بتائیں، تو آپ نے کہا: **أن تضع الأمورَ في مواضعها: الشدَّةَ في موضعها، واللينَ في موضعه، والسيفَ في موضعه، والسوطَ في موضعه** [إحياء علوم الدين: ۱۹۸/۳] تم ہر چیز کو اس کی اصل جگہ میں رکھو، سختی کی جگہ سختی، نرمی کی جگہ نرمی، تلوار کی جگہ تلوار، کوڑا کی جگہ کوڑا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر ایک کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعامل غیر مسلموں کے ساتھ

سیرتوں میں سب سے پاکیزہ و مثالی سیرت اگر کسی کی ہے تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ ہے، جس کی پاکیزگی کی گواہی خود عرش والے نے دی، جس کے اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار کی شہادت دشمنوں نے دی، الصادق الامین کا حسین اعزاز اور خوبصورت لقب آپ کو مشرکین مکہ نے دیا، جو آپ کی دعوت کے مخالف تھے، دعوت کی راہ میں رکاوٹ ڈالتے تھے، ہر طرح سے آپ کی مخالفت کرتے اور اذیت پہنچاتے، آپ کے قتل کے منصوبے بناتے، مگر جب بات آپ کے اخلاق و کردار کی آتی تو آپ کی زندگی کو صاف و شفاف اور بے داغ پاتے اور آپ کے اعلیٰ اخلاق کی گواہی دیتے، آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے اندر اخلاق نبوی پیدا کریں تاکہ جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اخلاق حسنہ سے دشمنوں کے دلوں کو فتح کرلیا، سخت دلوں کو موم کردیا اور آلودہ دلوں کو پاک کردیا، ہم بھی اسی طرح اخلاق حسنہ کے زیور سے مزین ہوکر لوگوں کو اللہ کی عبادت اور بندگی کی دعوت دیں اور شرک و بدعات کی گندگیوں سے پاک کریں، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے آمین۔

وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ
جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتح زمانہ
(جگر مرادآبادی)

سیرت طیبہ کی معلومات ضروری کیوں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کو جاننا اور سمجھنا بہت ضروری ہے کیوں کہ آپ کی سیرت کو ہم جتنا اچھی طرح جانیں گے اسی قدر آپ سے سچی محبت کریں گے اور آپ کی اطاعت وفرماں برداری کا جذبہ پیدا ہوگا، اللہ تعالیٰ کی معرفت، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت اور دین کی معرفت، دین کے اساسی امور میں سے ہے، جس کا جاننا ہر مسلمان پر لازم و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے، مگر افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت ان باتوں کی معرفت سے نابلد ہے، دنیا کے بارے میں بڑا گہرا علم رکھتے ہیں مگر دین کی اساسی معلومات سے بھی بے خبر ہوتے ہیں، دنیا کے فلمی اداکاروں، کھیل کے شہسواروں اور سیاست کے لٹیروں کو اچھی طرح جانتے ہیں بلکہ بڑی تفصیل سے آگاہی رکھتے ہیں، مگر دین کے بنیادی وضروری مسائل سے ہماری بے توجہی انتہائی کربناک اور باعث تشویش ہے، اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے اور قوم کے جیالوں کو دینی بصیرت عطا فرمائے آمین۔

سیرت طیبہ کا ایک پہلو یہ ہے کہ آپ کا تعامل اور سلوک و برتاؤ غیر مسلموں کے ساتھ کیسا تھا؟ کیوں کہ ہم ایک مخلوط سماج اور ماحول میں رہتے اور بستے ہیں، جہاں ہماری گلی کوچوں، پاس پڑوس میں، محلوں اور بستیوں میں مسلمان آباد ہیں وہیں غیر مسلموں کی کثیر آبادی ہے، جن کے درمیان ہم اٹھتے، بیٹھتے ہیں، زندگی گزارتے ہیں، معاملات کرتے ہیں، خوشی وغمی میں شریک ہوتے ہیں ایسی صورت میں ضروری ہے کہ ہم معلوم کریں کہ ہمارا اخلاق وکردار، ہمارے معاملات، ہماری طرزِ زندگی ان کے ساتھ کیسی ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ اس باب میں ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غیر مسلموں کے ساتھ سلوک و برتاؤ کیسا تھا؟

۞ نبی ﷺ کی رحمت غیر مسلموں کے لیے:

جب انسانیت امن وسکون کی تلاش میں تھی، ہر طرف ظلم وستم کا بازار گرم تھا، عورتوں کی عزت وعصمت محفوظ نہ تھی، بچیوں کو زمین پر زندہ رہنے کا حق نہ تھا، غریبوں اور کمزوروں کو کچلا جارہا تھا، انسان درندہ بن چکا تھا، ایسے وقت میں اللہ ارحم الراحمین کو انسانیت کے حال پر رحم آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔

آئے دنیا میں بہت پاک و مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمت عالم بن کر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ** [الأنبياء:۱۰۷] اور ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إنما أنا رحمةٌ مُهداةٌ** [**مجمع الزوائد: ۸/۲۶۰، تخریج مشكاة المصابيح للالباني: ۵۷۳۴، صحيح، صحيح الجامع: ۲۳۴۵**] بے شک میں رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت سماج کے ہر طبقے کے لیے تھی، مسلمانوں کے لیے اور غیر مسلموں کے لیے، دوستوں اور دشمنوں کے لیے، اپنوں اور غیروں کے لیے، انسانوں اور جانوروں کے لیے، عورتوں اور مردوں کے لیے، مالکوں اور خادموں کے لیے، غریبوں، کمزوروں، مجبوروں اور مزدوروں کے لیے، الغرض پورے عالم کے لیے آپ رحمت بن کر آئے۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ
خطا کار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

(الطاف حسین حالی)

مکی زندگی میں جب کافروں کی طرف سے مسلمانوں پر ظلم و ستم بڑھنے لگا تو بعض مسلمانوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی: **ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ**، آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرکوں پر بددعا کردیں (تاکہ وہ ہلاک ہوجائیں) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً** [صحیح مسلم: **كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا: ٢٥٩٩**] میں لوگوں پر لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اسی طرح ایک مرتبہ طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر قبیلہ دوس کی مسلسل نافرمانی اور کفر وسرکشی کی شکایت کرتے ہوئے ان کے حق میں بددعا کی درخواست کی، بددعا کی طلب کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، انہوں نے یہ سمجھا کہ اب تو قبیلہ دوس ہلاک ہوجائے گا کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ بددعا کے لیے اٹھ چکے ہیں، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی ہلاکت کی بددعا نہیں کی بلکہ ان کی ہدایت کی دعا مانگی، حدیث ملاحظہ فرمائیں: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا، فَقِيلَ: هَلَكَتْ دَوْسٌ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ** [صحیح مسلم: **كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، بَابُ مِنْ فَضَائِلِ غِفَارَ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيمٍ وَدَوْسٍ وَطَيِّئٍ: ٢٥٢٤**] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: طفیل (بن عمرو دوسی) رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی آئے اور آکر عرض کی: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (ہمارے قبیلے) دوس نے کفر کیا اور (اسلام لانے سے) انکار کیا، آپ ان کے خلاف بددعا کر دیجیے! (بعض لوگوں کی طرف سے) کہا گیا۔ کہ اب دوس ہلاک ہو گئے۔ (لیکن) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور ان کو (یہاں) لے آ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو بھی انسانیت کی بنیاد پر زمین پر بسنے والے ہر طبقے کے ساتھ رحم وکرم کرنے کی تعلیم دی، فرمایا: **عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ** [صحیح البخاري: **كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قُلِ ادْعُوا اللهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ: ٧٣٧٦**] جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ اور فرمایا: **الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْمُسْلِمِينَ: ۱۹۲۴، صحيح، صحيح الجامع: ۳۵۲۲] رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

❁ غیر مسلموں کے ساتھ حسن تعامل کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ برائی کو بھلائی سے دفع کرو، نفرت کا جواب محبت سے دو، بداخلاقی کا جواب حسن اخلاق سے اور ظلم وزیادتی کا جواب عفو ودرگزر سے دو، فرمان باری تعالیٰ ہے: **وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ** [فصلت: ۳۴] نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔

ان کا جو فرض ہے وہ اہل سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے
(جگر مرادآبادی)

دوسری جگہ اللہ نے فرمایا: **وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا** [البقرة: ۸۳] اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی احادیث میں ساری انسانیت کے ساتھ اخلاق حسنہ کا مظاہرہ کرنے کا حکم دیا ہے اور ایسے شخص کو مثالی مومن قرار دیا ہے، بعض احادیث ملاحظہ فرمائیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ [سنن النسائي: كِتَابُ الْإِيمَانِ وَشَرَائِعِهِ، صِفَةُ الْمُؤْمِنِ: ۴۹۹۵، حسن صحيح] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ ہوں اور کامل مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں اطمینان رکھیں۔

۲۔ حدیث نبوی ہے: أَحَبُّ الناسِ إلى اللهِ أنفعُهم للناسِ [أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط: ۶۰۲۶، صحيح الترغيب: ۲۶۲۳، حسن لغيره] اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہو۔

۳۔ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اتَّقِ اللهَ حيثُ ما كنتَ، وأتبعِ السَّيِّئةَ الحسنةَ تمحُها، وخالقِ النّاسَ بخلقٍ حسنٍ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ: ۱۹۸۷] جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، برائی کے بعد (جو تم سے ہو جائے) بھلائی کرو جو برائی کو مٹا دے اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: المسلمُ من سلم الناسُ من لسانه ويدِهِ، والمؤمنُ من أمنه الناسُ على دمائهم وأموالهم [سنن النسائي: كِتَابُ الْإِيمَانِ وَشَرَائِعِهِ، صِفَةُ الْمُؤْمِنِ: ۴۹۹۵، صحيح، أخرجه الترمذي: ۲۶۲۷، باختلاف يسير، وأحمد: ۸۹۱۸، واللفظ لهما] مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ ہوں، اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں اطمینان رکھیں۔ ظاہر ہے کہ لفظ ناس میں مسلم اور غیر مسلم سب شامل ہیں، اس لیے ہر ایک کے ساتھ ہمیں بلند اخلاق سے پیش آنا چاہیے، اللہ ہمیں توفیق دے آمین۔

غیر مسلموں کے ساتھ ایفائے عہد کا حکم:

غیر مسلموں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کی بہت ساری مثالیں ہیں ان میں ایک پہلو یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے کہ آپ نے غیر مسلموں سے کیے گئے عہد و معاہدے کو بھی پورا کرنے کی ہدایت دی، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: **إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ** [التوبة: ۴] بجز ان مشرکوں کے جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے اور انہوں نے تمہیں ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچایا نہ کسی کی تمہارے خلاف مدد کی ہے تو تم بھی ان کے معاہدے کی مدت ان کے ساتھ پوری کرو، اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے: حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اپنے اور اپنے والد کے غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے کا سبب ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد حسیل نکلے تو کفار قریش نے ہم کو پکڑ لیا اور کہا کہ تم لوگ محمد کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم تو مدینہ جا رہے ہیں، تو انہوں نے ہم سے عہد و پیمان لیا کہ ہم واپس مدینہ جائیں گے اور آپ کے پاس جا کر آپ کے ساتھ مل کر قتال نہیں کریں گے، جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور آپ کو پوری خبر دی تو آپ نے فرمایا: **انْصَرِفَا، نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ** [صحیح مسلم: كِتَابُ: الْجِهَادُ وَالسِّيَرُ، بَابُ: الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ: ۱۷۸۷] تم لوگ واپس جاؤ، ہم ان سے کیے گئے عہد و پیمان کو پورا کریں گے اور ان کے مقابلے میں اللہ سے مدد طلب کریں گے۔ کتنا جھنجھوڑ دینے والا واقعہ ہے کہ جنگ میں جب کہ آپ کے پاس فوج کی کمی ہے اور کافروں کے پاس بڑی فوج ہے، ایسے نازک وقت میں بھی آپ نے غیر مسلموں سے کیے گئے عہد و پیمان کو پورا کیا۔ نیز کتاب و سنت میں ایفائے عہد کی جو تعلیم دی گئی ہے وہ صرف مسلمانوں کے لیے خاص نہیں ہے بلکہ مسلم و غیر مسلم ہر ایک کے لیے عام ہے، جیسا کہ اللہ نے ایفائے عہد کا عمومی حکم دیتے ہوئے فرمایا: **وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا** [الإسراء: ۳۴] اور عہد کو پورا کرو، بے شک عہد کا سوال ہوگا۔ دوسری آیت میں نیکی کا جامع تصور پیش کرتے ہوئے اسے بھی ایک عظیم نیکی بتایا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد ربانی ہے: **وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عٰهَدُوْا** [البقرة:۷۷] اور جو اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں جب عہد کریں۔

اسی طرح کامیاب مومنوں کے صفات ذکر کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا: **وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ** [المؤمنون:۸] اور وہی جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھنے والے ہیں۔ اور عہد شکنی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافق کی نشانی قرار دیا ہے، فرمان نبوی ہے: **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ** [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابُ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ: ۳۴] عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہے، جب تک اسے نہ چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اسے امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب (کسی سے) لڑائی ہو جائے تو گالیوں پر اتر آئے۔ ایک اور حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا قَالَ: لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ** [مسند أحمد: مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ۱۲۵۶۷، والبزار: ۷۱۹۶، وأبو يعلى: ۲۸۶۳، حسن، صحيح الجامع: ۷۱۷۹، صحيح الترغيب: ۳۰۰۴] انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت کم ہمیں کوئی خطبہ ایسا دیا ہے جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ اس شخص کے پاس ایمان نہیں جس کے پاس امانت داری نہ ہو اور اس شخص کے پاس دین نہیں جس کے پاس عہد و پیمان کی پاسداری نہ ہو۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ مسلم و غیر مسلم ہر ایک سے کیے گئے عہد و پیمان کو پورا کریں اور عہد شکنی سے بچیں، یہ ہمارے ایمان کی نشانی ہے اور مسلمانوں کی شناخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، افسوس کہ آج مسلمانوں کے اندر اسلامی خوبیاں باقی نہ رہیں جس کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں ہمارا وقار مجروح ہوگیا اور ہم بدنام ہو گئے۔ **الأمان والحفیظ۔**

۞ غیر مسلموں کے ساتھ انصاف کی تعلیم:

یاد رکھیں کہ آج بھی اس ملک میں امن پسند اور انصاف پسند غیر مسلموں کی کثیر تعداد ہے جو ملک میں امن و شانتی اور انصاف کا ماحول دیکھنا چاہتے ہیں اور نفرت و تعصب کی آواز دبانا چاہتے ہیں، ایسے امن پسند اور انصاف پسند غیر مسلموں کے ساتھ بھلائی کرنے، حسن سلوک سے پیش آنے اور انصاف کرنے سے اللہ تعالیٰ ہمیں نہیں روکتا ہے بلکہ اس کی تعلیم دیتا ہے، ارشاد ربانی ہے: **لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ [الممتحنة: ٨]** جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا، ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

دوسری جگہ اللہ نے فرمایا: انصاف کو ہر جگہ قائم کرو یہاں تک کہ دشمنوں کے ساتھ بھی اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف کرنے سے نہ روکے، فرمان باری تعالیٰ ہے: **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ [المائدة: ٨]** اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے، عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ ظلم ظلم ہے چاہے کوئی بھی کرے اور کسی کے ساتھ بھی ظلم ہو یہ مذموم عمل اور بزدلانہ حرکت ہے اور مظلوم کوئی بھی ہو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی بھی دین دھرم سے تعلق رکھتا ہو وہ قابل رحم ہے اور اس کی آہ رب کی بارگاہ میں مقبول ہے، اس لیے مظلوم کی آہوں سے بچیں اور ظالم کو ظلم سے حتی المقدور روکیں اور مظلوم کے ساتھ ہمدردی کا ثبوت دیں، جیسا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک یہودی ایک مسلمان کے خلاف اپنے ظلم کی شکایت لے کر آیا، آپ نے شکایت سننے کے بعد سخت غصے کا اظہار کیا، حدیث میں ہے: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ لوگوں کو ایک یہودی اپنا سامان دکھا رہا تھا لیکن اسے اس کی جو قیمت لگائی گئی اس پر وہ راضی نہ تھا۔ اس لیے کہنے لگا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا۔ یہ لفظ ایک انصاری صحابی نے سن لیے اور کھڑے ہو کر انہوں نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ ابھی ہم میں موجود ہیں اور تو اس طرح قسم کھاتا ہے کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا۔ اس پر وہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے ابوالقاسم! میرا مسلمانوں کے ساتھ امن اور صلح کا عہد و پیمان ہے۔ پھر فلاں شخص کا کیا حال ہوگا جس نے میرے منہ پر چانٹا مارا ہے، نبی کریم ﷺ نے اس صحابی سے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر کیوں چانٹا مارا؟ انہوں نے وجہ بیان کی تو آپ ﷺ اس قدر غصے میں آ گئے کہ غصے کے آثار چہرہ مبارک پر نمایاں ہو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں آپس میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو، جب صور پھونکا جائے گا تو آسمان و زمین کی تمام مخلوق پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی، سوا ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا اور سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا، لیکن میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہوئے کھڑے ہوں گے، اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ انہیں طور کی بے ہوشی کا بدلا دیا گیا ہوگا یا مجھ سے بھی پہلے ان کی بے ہوشی ختم کر دی گئی ہوگی [**صحيح البخاري: كِتَابُ أَحَادِيثُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ: ۳۴۱۴**]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلموں کی جانوں کی حفاظت:

دین اسلام میں جان کس قدر محترم ہے اور جان کی حفاظت پر کتنا زور دیا گیا ہے اور جانوں کو ہلاک کرنے اور ناحق کسی کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اسے جرم عظیم بتایا گیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: **وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ** [الإسراء: ۳۳] اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کردیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا۔ مزید اس کی سنگینی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: **مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا** [المائدة: ۳۲] اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کرڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کردیا اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کردیا۔ یہ دین اسلام کی خصوصیت ہے، جیسا کہ غیر مسلم ذمی کے قتل کو کتنا سنگین گناہ بتایا ہے، اس حدیث سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے: **مَن قَتَلَ مُعاهَدًا لَمْ يَرِحْ رائِحَةَ الجَنَّةِ، وإنَّ رِيحَها تُوجَدُ مِن مَسِيرَةِ أرْبَعِينَ عامًا** [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجِزْيَةِ، بَابُ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ: ۳۱۶۶] جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی راہ سے سونگھی جاسکتی ہے۔

آپ ﷺ کی نظر میں انسانی جانوں کا کتنا احترام تھا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا، دیکھ کر آپ ﷺ کھڑے ہوگئے، آپ سے کہا گیا کہ یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا، تو آپ نے فرمایا: **أَلَيْسَتْ نَفْسًا** [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ: ۱۳۱۲] کیا یہودی کی جان جان نہیں ہے؟ معلوم ہوا کہ جان جان ہے چاہے وہ کسی مسلمان کی جان ہو یا غیر مسلم کی جان ہو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے انسانیت کی بنیاد پر ایک دوسرے کے احترام کی تعلیم دی ہے۔

۞ غیر مسلم پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم:

کتاب وسنت میں پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی سخت تاکید وارد ہے اور کسی بھی شکل میں ایذاء رسانی سے منع کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَۨا** [النساء: ٣٦] اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، (غلام کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔ حدیث میں ہے: **مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ** [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابُ إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ: ٤٨] جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ دوسری حدیث میں ہے: **مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ** [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابُ إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ: ٤٧] جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔

شارحین حدیث فرماتے ہیں کہ پڑوسی میں مسلم، کافر، عابد، فاسق، دوست، دشمن، اجنبی، شہری، فائدہ مند، نقصان دہ، قریبی، اجنبی، جس کا گھر قریب ہو، جس کا گھر دور ہو سب "**جار**" میں شامل ہیں، البتہ سب کے مراتب و درجات متفاوت ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **واسم الجار يشمل المسلم والكافر والعابد والفاسق والصديق**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والعدو والغريب والبلدي والنافع والضار والقريب والأجنبي والأقرب دارا والأبعد وله مراتب بعضها أعلى من بعض فأعلاها من اجتمعت فيه الصفات الأول كلها ثم أكثرها وهلم جرا إلى الواحد وعكسه من اجتمعت فيه الصفات الأخرى كذلك فيعطى كل حقه بحسب حاله وقد تتعارض صفتان فأكثر فيرجح أو يساوي [فتح الباري: ۱۰/ ۴۴۱، عمدة القاري: ۳۲/ ۱۹۷] اسی طرح علماء فرماتے ہیں کہ غیر مسلم پڑوسی کو حق جوار حاصل ہوتا ہے، کیوں کہ پڑوسی تین طرح کے ہوتے ہیں: ۱۔ جسے صرف ایک حق حاصل ہوتا ہے، پڑوسی کا حق، جیسے غیر مسلم پڑوسی۔ یہ سب سے ادنیٰ درجے کا پڑوسی ہے۔ ۲۔ جسے دو حق حاصل ہوتا ہے، جیسے: مسلمان پڑوسی، ایک پڑوسی کا حق، دوسرے اسلام کا حق۔ ۳۔ جسے تین حق حاصل ہوتا ہے، جیسے: مسلمان رشتے دار پڑوسی، حق الجار والاسلام والرحم، ایک پڑوسی کا حق، دوسرے اسلام کا حق، تیسرے رشتے داری کا حق، اور یہ سب سے افضل پڑوسی ہے۔

صحابہ کرام غیر مسلم پڑوسیوں کے ساتھ کتنا حسن سلوک کرتے تھے، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ بکری ذبح کی تو اپنے اہل خانہ سے کہا: **أَهْدَيتُم لجاري اليهوديِّ**؟ کیا تم نے میرے یہودی پڑوسی کو گوشت کا تحفہ بھیجا؟ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: **ما زال جِبريلُ يُوصيني بالجارِ، حتى ظنَنتُ أنَّه سيُورِّثُه،** مجھے جبریل برابر پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے وراثت میں بھی شریک کر دیں گے **[سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ: فِي حَقِّ الْجِوَارِ: ۵۱۵۲، صحيح]** معلوم ہوا کہ ہمارے پاس پڑوس میں جو بھی غیر مسلم رہتے ہیں وہ ہمارے حسن سلوک کے مستحق ہیں، ہم ہر طرح سے ان کا خیال رکھیں، اسلام کی ان تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے بڑا فائدہ ہوگا، وہ ہمارے اخلاق وکردار سے متاثر ہو کر آہستہ آہستہ اسلام سے قریب ہوں گے، نفرتیں ختم ہوں گی، بدگمانیاں دور ہوں گی، خوشگوار ماحول قائم ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم والدین کے ساتھ حسن سلوک:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا** [لقمان: ١٥] دنیا میں ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ۔ اسی طرح اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی مشرکہ ماں ان کے پاس آئیں تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی مشرکہ ماں کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: **صِلِي أُمَّكِ** [صحيح البخاري: كِتَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا، بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ: ٢٦٢٠] اپنی مشرکہ ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

کافر قیدیوں کے ساتھ نبی ﷺ کا تعامل:

دنیا جانتی ہے کہ قیدیوں کے ساتھ کیسا ناروا سلوک کیا جاتا ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافر قیدیوں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق اور حسن تعامل کی تعلیم دی ہے، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **استوصوا بالأساری خیرًا** [مجمع الزوائد: ٦/٨٩، إسناده حسن] قیدیوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو۔ حکم رسول پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام خود کھجوریں کھا کر گزارا کر لیتے تھے مگر قیدیوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتے تھے۔ غزوہ حنین کے قیدیوں کو بغیر معاوضے کے آپ نے معاف کر دیا۔ اسی طرح ثمامہ بن اثال کی گرفتاری اور رہائی کا واقعہ کتب احادیث میں مشہور ہے، صحیح بخاری میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے (سرداروں میں سے) ایک شخص ثمامہ بن اثال نامی کو پکڑ کر لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے؟ (میں تیرے ساتھ کیا کروں گا؟) انہوں نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میرے پاس خیر ہے (اس کے باوجود اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو آپ ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جو خونی ہے، اس نے جنگ میں مسلمانوں کو مارا ہے اور اگر آپ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو (احسان کرنے والے کا) شکر ادا کرتا ہے لیکن اگر آپ کو مال مطلوب ہے تو جتنا چاہیں مجھ سے مال طلب کر سکتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے چلے آئے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دن آپ نے پھر پوچھا: ثمامہ اب تو کیا سمجھتا ہے؟ انہوں نے کہا: وہی جو میں پہلے کہہ چکا ہوں، کہ اگر آپ نے احسان کیا تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر ادا کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر چلے گئے، تیسرے دن پھر آپ نے ان سے پوچھا: اب تو کیا سمجھتا ہے ثمامہ؟ انہوں نے کہا کہ وہی جو میں آپ سے پہلے کہہ چکا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ: **أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ** ثمامہ کو چھوڑ دو (رسی کھول دی گئی) تو وہ مسجد نبوی سے قریب ایک باغ میں گئے اور غسل کر کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا: **أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا رسول الله،** اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ کی قسم روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے زیادہ میرے لیے برا نہیں تھا لیکن آج آپ کے چہرے سے زیادہ کوئی چہرہ میرے لیے محبوب نہیں ہے۔ اللہ کی قسم کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجھے برا نہیں لگتا تھا لیکن آج آپ کا دین مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے۔ اللہ کی قسم! کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ برا مجھے نہیں لگتا تھا لیکن آج آپ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑا تو میں عمرہ کا ارادہ کر چکا تھا۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے کہا کہ تم بے دین ہو گئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان لے آیا ہوں اور اللہ کی قسم! اب تمہارے یہاں یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت نہ دے دیں [**صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ، وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ: ۴۳۷۲**]

اس نے اپنا بنا کے چھوڑ دیا
کیا اسیری ہے کیا رہائی ہے
(جگر مرادآبادی)

یہ تھا ایک کافر قیدی کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن تعامل، جس سے وہ متاثر ہو کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرف بہ اسلام ہو گئے اور ان کے دل کی دنیا بدل گئی، اور شدید بغض ونفرت والہانہ عقیدت ومحبت میں تبدیل ہوگئی۔ **رضي الله عنه وارضاه۔**

ظالموں، جاہلوں اور دشمنوں کے ساتھ نبی ﷺ کا تعامل:

نبی کریم ﷺ نے ہر ایک کے ساتھ اعلیٰ ومثالی اخلاق وکردار کا مظاہرہ کیا، یہاں تک کہ ظالموں، جاہلوں، جابروں، جانی دشمنوں، شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو آپ نے اپنے دامن عفو میں جگہ دی اور کبھی ان کی گستاخانہ حرکتوں کا مسکرا کر جواب دیا کبھی کہا: **اللّٰهمَّ اغفِرْ لقومي فإنّهم لا يعلمون،** اور کبھی ان کی ہدایت کے لیے دعائیں دی: **اللّٰهمَّ اهدِ قومي فإنّهم لا يعلمون۔**

ظالم سے لیا ظلم کا بدلہ نہ کسی وقت
مارا بھی تو اخلاق کی تلوار سے مارا

اس سلسلے میں بعض واقعات ملاحظہ فرمائیں:

غزوہ احد: غزوۂ احد میں نبی ﷺ کے رباعی دانت شہید کر دیئے گئے، پیشانی زخمی کر دی گئی، رخسار پر بہنے والے خون کو ہاتھوں سے صاف کر رہے تھے، مگر ایسے وقت بھی خون آلود ہاتھوں کو اٹھا کر ان کے حق میں دعا کر رہے تھے، **اللّٰهمَّ اغفر لقومي فإنّهم لا يعلمونَ [السلسلة الصحيحة: ۵۳۲/۷، إسناده حسن أو صحيح]**

طائف کا سفر: طائف کا سفر آپ کی زندگی کا سب سے زیادہ تکلیف دہ سفر تھا، جنہوں نے نہ صرف آپ کی دعوت کا انکار کیا بلکہ آپ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا، اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہاڑوں پر مقرر فرشتہ آپ سے اجازت مانگ رہا تھا: **إنْ شِئْتَ أنْ أُطْبِقَ عليهِمُ الأَخْشَبَيْنِ؟** اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑ ان پر لا کر ملا دوں (جن سے وہ چکنا چور ہو جائیں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **بَلْ أرْجُو أنْ يُخْرِجَ اللهُ مِن أصْلابِهِمْ مَن يَعْبُدُ اللهَ وحْدَهُ، لا يُشْرِكُ به شيئًا [صحيح البخاري: كِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ، بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ، آمِينَ، وَالمَلاَئِكَةُ فِي السَّمَاءِ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ: ۳۲۱۳] مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کرے گی، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔

❁ فتح مکہ کی معافی کا واقعہ: فتح مکہ کے موقع پر سارے ظالم و جابر سر جھکائے آپ کے پاس موجود تھے، اگر آپ چاہتے تو سابقہ ایک ایک ظلم کا بدلہ لے سکتے تھے مگر آپ نے ان کے ساتھ عفو و درگزر کا معاملہ کیا اور انہیں چھوڑ دیا۔

❁ ایک جاہل اعرابی کا واقعہ: حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ [صحيح البخاري: كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ، بَابُ مَاكَانَ النَّبِيُّ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ: ۳۱۴۹]** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیر لیا اور زور سے آپ کو کھینچا، میں نے آپ کے شانے کو دیکھا، اس پر چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا، ایسا کھینچا۔ پھر کہنے لگا۔ اللہ کا مال جو آپ کے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلا یئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دینے کا حکم فرمایا۔ سبحان اللہ! ظلم و زیادتی اور گستاخی و بے ادبی کا جواب ہنس کر، مسکرا کر اور نواز کر۔ ہمارا اخلاق و کردار اور تعامل و برتاؤ ہر ایک کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے، اس شعر کے مصداق ؎

وہ گالی بھی مجھے دے تو میں سن کر ضبط کرتا ہوں
میرے دشمن سمجھتے ہیں مجھے غصّہ نہیں آتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے گھر کے بڑے اکثر مجھے یہ درس دیتے ہیں
کہ کُتّا کاٹ بھی لے تو اسے کاٹا نہیں جاتا

یہودیوں کی گستاخانہ حرکت کا جواب: یہودی مختلف طریقے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچاتے تھے اور آپ کی شان میں گستاخی کرتے تھے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ، قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا: ٦٠٣٠]** عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں آئے اور کہا: **السَّامُ عَلَيْكُمْ** (تم پر موت آئے) اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: **عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْكُمْ**، کہ تم پر بھی موت آئے اور اللہ کی تم پر لعنت ہو اور اس کا غضب تم پر نازل ہو۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ٹھہرو) عائشہ! نرم خوئی اختیار کرو اور سختی اور بدزبانی سے بچو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ان کی بات نہیں سنی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے انہیں میرا جواب نہیں سنا؟ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹا دی۔ اور ان کے حق میں میری بددعا قبول ہو جائے گی۔ لیکن میرے حق میں ان کی بددعا قبول ہی نہ ہوگی۔

یہودیہ عورت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعامل: اسی طرح جب یہودیہ عورت سلام بن مشکم کی بیوی زینب بنت حارث نے زہر آلود گوشت کھلا کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہلاک کرنے کی ناپاک کوشش کی، صحابہ کرام نے اس وقت اسے قتل کرنے کی آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہیں دی، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِهَا، فَقِيلَ: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: لَا، فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

[صحیح البخاري: كِتَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا، بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ: ۲۶۱۷] انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں زہر ملا ہوا بکری کا گوشت لائی، آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھایا (لیکن فوراً ہی فرمایا کہ اس میں زہر پڑا ہوا ہے) پھر جب اسے لایا گیا (اور اس نے زہر ڈالنے کا اقرار بھی کرلیا) تو کہا گیا: کیا ہم اسے قتل نہ کردیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: نہیں۔ فرمایا: اس زہر کا اثر میں نے ہمیشہ نبی کریم ﷺ کے تالو میں محسوس کیا۔ سنن ابی داؤد کی روایت میں ہے کہ: آپ کے ساتھی بشر بن براء بن معرور کا وہ گوشت کھانے سے انتقال ہوگیا، علماء کرام نے تطبیق کی شکل یہ ذکر کی ہے کہ: عورت کے اعتراف کے فوراً بعد جب صحابہ کرام نے قتل کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اس وقت قتل کی اجازت نہیں دی مگر جب آپ کے ساتھی کا اس کی وجہ سے انتقال ہوگیا تو آپ ﷺ نے اس عورت کو بشر بن براء بن معرور کے اولیاء کے حوالے کیا تاکہ بطور قصاص اسے قتل کر دیں [شرح صحیح مسلم للنووي: ۱۷۹/۱۴، منة المنعم في شرح مسلم: ۴۵۰/۳]

❁ ایک اعرابی کا واقعہ: اسی طرح **غَوْرَث بنُ الحارِثِ** دیہاتی کا واقعہ مشہور ہے: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کے لیے گئے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو آپ ایک جنگل میں پہنچے جہاں ببول کے درخت بہت تھے۔ آپ نے گھنے درخت کے نیچے سایہ کے لیے قیام کیا اور درخت سے اپنی تلوار لٹکا دی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے پھیل گئے۔ ابھی ہم اسی کیفیت میں تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں پکارا۔ ہم حاضر ہوئے تو ایک بدوی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص میرے پاس آیا تو میں سو رہا تھا۔ اتنے میں اس نے میری تلوار کھینچ لی اور میں بھی بیدار ہوگیا۔ یہ میری ننگی تلوار کھینچے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا۔ مجھ سے کہنے لگا آج مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا کہ اللہ! (وہ شخص صرف ایک لفظ سے اتنا مرعوب ہوا کہ) تلوار کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا اور دیکھ لو۔ یہ بیٹھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی سزا نہیں دی [**صحیح البخاري: كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ: ۴۱۳۹**] سبحان اللہ! ایک جانی دشمن کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا یہ حسن تعامل کہ اسے معاف کر دیا اور سزا نہیں دی۔

۞ غیر مسلموں کی عیادت:

احادیث میں بیماروں کی عیادت کی تعلیم دی گئی ہے اور اسے بڑا مبارک عمل بتایا گیا ہے، متعدد حدیثوں میں بیمار پرسی کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، یہ بھی اسلام کی وہ عظیم الشان تعلیم ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم کی تفریق نہیں ہے، بلکہ جو بھی بیمار انسان ہو اس کے ساتھ انسانیت کے رشتے سے ہمدردی کی جائے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا عمومی فرمان ہے: **أَطْعِمُوا الجائِعَ، وعُودُوا المَرِيضَ، وفُكُّوا العانِيَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَرْضَى، بَابُ وُجُوبِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ: ۵۶۴۹]** بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت یعنی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ اسی طرح حدیث میں ہے، براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: **أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ۔۔۔ الحديث [صحيح البخاري: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ: ۵۱۷۵]** رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع کیا، آپ ﷺ نے ہمیں مریض کی عیادت کا حکم دیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ نبی ﷺ نے امت کے سامنے عملی نمونہ بھی پیش کیا، جیسا کہ حدیث میں ہے: **كَانَ غُلامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النبيَّ ﷺ، فَمَرِضَ، فأتاهُ النبيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقالَ له: أَسْلِمْ، فَنَظَرَ إلى أَبِيهِ وهو عِنْدَهُ فَقالَ له: أَطِعْ أَبا القاسِمِ ﷺ، فأسْلَمَ، فَخَرَجَ النبيُّ ﷺ وهو يقولُ: الحَمْدُ لِلَّهِ الذي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ، هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ؟: ۱۳۵۶]** ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک دن وہ بیمار ہو گیا۔ آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا مزاج معلوم کرنے کے لیے اس کے گھر تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا، باپ وہیں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ (کیا مضائقہ ہے) ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کہتے ہیں مان لے۔ چنانچہ وہ بچہ اسلام لے آیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شکر ہے اللہ پاک کا جس نے اس بچے کو جہنم سے بچالیا۔

دیکھا آپ نے کہ کس طرح آپ کی عیادت اس یہودی غلام کی ہدایت کا ذریعہ بن گئی، اس طرح سے اگر ہم اسلام کی ان زریں تعلیمات پر عمل کریں تو لوگ اسلام سے قریب ہوں گے اور نفرتوں کا بھی خاتمہ ہوگا، ان شاء اللہ۔ افسوس کہ آج مسلمان ان تعلیمات کو بھلا دیے ہیں اور عیسائی مشنریاں انہیں تعلیمات کو اپنا کر عیسائیت کو بڑی تیزی سے پھیلا رہی ہیں۔

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا
یہ ہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں
(مسدس حالی)

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو بیدار کرے اور انہیں نیک توفیق دے اور ہمیں ہر ایک ساتھ اعلیٰ اخلاق اور حسن تعامل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت دین میں صبر کی اہمیت

انسانی زندگی میں عمومی طور پر اور دعوت دین میں خصوصی طور پر صبر کی بڑی اہمیت ہے اور قرآن مجید میں متعدد مقامات پر صبر کی تعلیم دی گئی ہے، امام ابن القیم رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ: قرآن مجید میں تقریباً 90 مقامات پر صبر کا ذکر آیا ہے [عدة الصابرين وذخيرة الشاكرين: ٧١] اسی طرح ابن القیم رحمہ اللہ کا قول ہے: **الصبر يدخل في كل باب، بل في كل مسألة من مسائل الدين، ولهذا كان من الإيمان بمنزلة الرأس من الجسد** [عدة الصابرين: ١١١] صبر دین کے مسائل میں ہر مسئلے میں داخل ہے اور اسی لیے ایمان میں صبر کا وہی درجہ ہے جو جسم میں سر کا درجہ ہے۔

صبر کرنا یہ بلند ہمت امور میں سے ہے، سب کے بس کی بات نہیں ہے، لوگوں کو صبر کی تلقین کرنے والے جب ان کی زندگی میں کوئی حادثہ پیش آ جاتا ہے تو وہ بھی صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور بے صبرے ہو جاتے ہیں، اللہ نے فرمایا: **وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ** [الشورى: ٤٣] اور جو شخص صبر کر لے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔ لیکن جو صبر کا دامن پکڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور جسے صبر کی توفیق مل گئی تو وہ بڑا سعادت مند انسان ہے کیوں کہ کسی کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر عطیہ نہیں دیا گیا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: **وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ** [صحيح البخاري: كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابُ الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: ١٤٦٩] اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کی تعریف کی ہے اور ان سے اپنی محبت، نصرت اور رحمت کا وعدہ کیا ہے اور آخرت میں ان کے لیے بے شمار اجر و ثواب اور فوز و فلاح کی بشارت سنائی ہے بعض آیات ملاحظہ فرمائیں:

صابرین کی تعریف:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ [آل عمران:۱۷] جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرماں برداری کرنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے ہیں۔

۞ صابرین سے اللہ تعالیٰ کی محبت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ [آل عمران: ۱۴۶] اور اللہ صبر کرنے والوں کو (ہی) چاہتا ہے۔

۞ صابرین کے لیے اللہ کی معیت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ [الأنفال: ٦٦] اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۞ صابرین کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت:

اللہ کا فرمان ہے: وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ [البقرة: ۱۵۵-۱۵۷] اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔ جنہیں، جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

۞ صابرین کے لیے بے حساب اجر و ثواب:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ [النحل: ۹۶] اور صبر کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔ دوسری جگہ فرمایا: اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ [الزمر: ۱۰] صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞ صبر فوز وفلاح کی کنجی ہے:

اللہ کا ارشاد ہے: اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ [المؤمنون: ۱۱۱] میں نے آج انہیں ان کے اس صبر کا بدلہ دے دیا ہے کہ وہ خاطر خواہ اپنی مراد کو پہنچ چکے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [آل عمران: ۲۰۰] اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور مقابلے میں جمے رہو اور مورچوں میں ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۞ صبر مومن کا عظیم ہتھیار ہے:

مصائب ومشکلات میں بندہ مومن کے لیے صبر عظیم ہتھیار ہے، بڑے سے بڑے حوادث کا مومن صبر کے ذریعے مقابلہ کرتا ہے، اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ آفت ومصیبت اللہ کی مشیت سے ہے اس کو ٹالنے والا بھی وہی ہے، لہٰذا وہ اس پر صبر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے نعم البدل اور اجر وثواب کی امید رکھتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ [البقرة: ۱۵۳] اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، بَابُ الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ: ۲۹۹۹] مومن کا بھی عجب حال ہے اس کا ثواب کہیں نہیں گیا۔ (ہر حال میں وہ خیر وبھلائی میں ہے) یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہے سوائے مومن کے، اگر اس کو خوشی حاصل ہوئی تو وہ شکر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے تو اس میں بھی ثواب ہے۔

۞ صبر وتقویٰ دشمنوں کے مکر وفریب اور شر وفساد سے حفاظت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہترین نسخہ ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ [آل عمران: ۱۲۰] تم اگر صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا۔

۞ صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ ایک داعی کی قدم قدم پر مدد فرماتا ہے:

جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: إِنَّهُ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ [یوسف: ۹۰] بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیز گاری اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

دعوت دین انتہائی مبارک اور مہتم بالشان عمل ہے، یہ پیغمبرانہ مشن ہے، امت کا فرض منصبی ہے، ہر مکلف مسلمان پر حسب طاقت فرض ہے، ایک مسلمان کو ہمیشہ دعوتی مزاج ہونا چاہیے، جہاں بھی رہیں داعی بن کر رہیں، اپنے اپنے حلقے میں رہ کر دعوت و اصلاح کا کام جاری رکھیں، اللہ کے نزدیک داعی کا بڑا مقام ہے، دعوت کو مفید تر اور مؤثر بنانے کے لیے کتاب وسنت میں متعدد اصول بیان کئے گئے ہیں جن کا پاس ولحاظ ایک داعی کے لیے دعوتی میدان میں بہت ضروری ہے ورنہ دعوت اور داعی دونوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے، ایک داعی کے لیے ضروری ہے کہ میدان دعوت میں صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رہے، کیوں کہ یہ بڑی پرخار وادی ہے، جہاں ہر قدم پر صبر کی ضرورت پڑتی ہے، مخاطب آپ کی دعوت کا جواب دیتے ہوئے کچھ بھی کرسکتا ہے، گالی گلوچ، بدزبانی و بدکلامی، لڑائی جھگڑا، بحث وتکرار وغیرہ، ایسے وقت میں ایک کامیاب داعی کی پہچان یہ ہے کہ وہ صبر سے کام لے، اس سے نہ الجھے، حکمت ودانائی اختیار کرے، شفقت ونرمی سے پیش آئے، مشتعل نہ ہو، میدان دعوت میں صبر کی اہمیت کا اندازہ لقمان حکیم کی اس نصیحت سے لگایا جاسکتا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کی ہے: يٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ ۗ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ [لقمان:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷] اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آ جائے صبر کرنا (یقین مانو) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔ اسی طرح سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ نے خسارہ ونقصان سے حفاظت کے لیے جن شرائط کا تذکرہ کیا ہے ان میں حق کی وصیت کے ساتھ صبر کی تلقین کا بھی حکم دیا ہے: **وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ** [العصر: ۱-۳] زمانے کی قسم، بیشک (بالیقین) انسان سرتا سر نقصان میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنھوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔ دعوت دین میں صبر اختیار کرنا انبیاء کرام کا منہج ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ** [الأنعام: ۳۴] اور بہت سے پیغمبر جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں ان کی بھی تکذیب کی جا چکی ہے سو انھوں نے اس پر صبر ہی کیا، ان کی تکذیب کی گئی اور ان کو ایذائیں پہنچائی گئیں یہاں تک کہ ہماری امداد ان کو پہنچی اور اللہ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور آپ کے پاس بعض پیغمبروں کی بعض خبریں پہنچ چکی ہیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑے اور سب سے کامیاب داعی تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید میں میدان دعوت میں جگہ جگہ صبر کرنے کا حکم دیا ہے، بعض آیات ملاحظہ فرمائیں: سورۃ المدثر میں اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ کو انذار کا حکم دیا وہیں صبر کی بھی تلقین کی، فرمایا: **يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝١ قُمْ فَأَنذِرْ ۝٢ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝٣ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝٤ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ۝٦ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ** [المدثر: ۱-۷] اے کپڑا اوڑھنے والے! کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر، اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر، ناپاکی کو چھوڑ دے اور احسان کر کے زیادہ لینے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواہش نہ کر اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر۔ اسی طرح سورۃ المزمل میں دعوت و تبلیغ کے کاموں کو آسان بنانے کے لیے قیام اللیل اور تلاوت قرآن کا حکم دیتے ہوئے صبر کا بھی حکم دیا، جیسا کہ فرمایا: **وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا** [المزمل: ١٠] اور اس پر صبر کر جو وہ کہتے ہیں اور انہیں چھوڑ دے، خوبصورت طریقے سے چھوڑنا۔ سورۃ النحل میں فرمایا: **وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ** [النحل: ١٢٧] آپ صبر کریں بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو مکر وفریب یہ کرتے رہتے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہوں۔

اسی طرح سورۃ الاحقاف میں ہے: **فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ** [الأحقاف: ٣٥] پس (اے پیغمبر!) تم ایسا صبر کرو جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا اور ان کے لیے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کرو۔ سورۃ القلم میں فرمایا: **فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ** [القلم: ٤٨] پس تو اپنے رب کے حکم کا صبر سے (انتظار کر) اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جا جب کہ اس نے غم کی حالت میں دعا کی۔

نبی ﷺ کی پوری زندگی صبر کی مثالوں سے بھری پڑی ہے، آپ ﷺ کا استہزا کیا گیا، آپ کی تکذیب کی گئی، آپ کو برے القاب سے پکارا گیا، ساحر، شاعر اور مجنون کہا گیا، آپ کو قتل کرنے کی ناپاک کوششیں کی گئیں، جسمانی طور پر جہاں آپ کو اذیت پہنچائی گئی وہیں ذہنی وفکری طور پر بھی آپ کو تکلیف دی گئی لیکن ہر موڑ پر آپ ﷺ نے اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے صبر کا مظاہرہ کیا۔ غزوہ احد میں آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید کر دیئے گئے، آپ کی پیشانی زخمی کر دی گئی، آپ اپنے ہاتھوں سے خون صاف کر رہے تھے اور ظالم قوم کی مغفرت کے لیے دعائیں کر رہے تھے، **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ** [السلسلة الصحيحة: ٣٢/٧ه] اسی طرح طائف کے دعوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفر میں طائف والوں نے نہ صرف یہ کہ آپ کی دعوت کا انکار کیا بلکہ آپ ﷺ کو لہولہان کر دیا، یہاں تک کہ پہاڑوں پر مقرر فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اجازت چاہی کہ اگر آپ کہیں تو طائف والوں کو دو پہاڑوں کے درمیان ہلاک کر دیا جائے لیکن آپ ﷺ نے اس ظلم پر صبر کیا اور ان کے حق میں نیک خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: **بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا** [**صحيح البخاري: كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ: ۳۲۳۱**] مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ اسی طرح غزوہ حنین کے موقع پر آپ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کرتے ہوئے تالیف قلب کے لیے بعض لوگوں کو ترجیح دی تو ایک شخص نے آپ کی تقسیم پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: اے محمد! انصاف سے کام لو، اس تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا ہے، تو نبی ﷺ نے کہا: اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو اس روئے زمین پر آخر کون انصاف کرے گا؟ اس وقت آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کو یاد کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم نے اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی لیکن انہوں نے صبر کیا، **رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ** [**صحيح البخاري: كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ، بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ: ۳۱۵۰**]

جس طرح نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں صبر کا مظاہرہ کیا اسی طرح آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو دین کی راہ میں، دعوت کے میدان میں صبر کرنے کی تربیت کی، اسلام کے ابتدائی دور میں، مکی زندگی میں جب کفار و مشرکین کی طرف سے صحابہ کرام پر ظلم و ستم ڈھایا گیا، ظلم کی شکایت اور دعاؤں کی درخواست لے کر جب بعض صحابہ کرام آپ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے انہیں صبر و ثابت قدمی کی تلقین کی، جیسا کہ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: **شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وهو مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً له**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ فَقُلْنا: ألا تَسْتَنْصِرُ لنا ألا تَدْعُو لَنا؟ فقالَ: قَدْ كانَ مَن قَبْلَكُمْ، يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فيُحْفَرُ له في الأرْضِ، فيُجْعَلُ فيها، فيُجاءُ بالمِنْشارِ فيُوضَعُ على رَأْسِهِ فيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ، ويُمْشَطُ بأَمْشاطِ الحَدِيدِ، ما دُونَ لَحْمِهِ وعَظْمِهِ، فَما يَصُدُّهُ ذلكَ عن دِينِهِ، واللَّهِ لَيَتِمَّنَّ هذا الأمْرُ، حتّى يَسِيرَ الرّاكِبُ مِن صَنْعاءَ إلى حَضْرَمَوْتَ، لا يَخافُ إلّا اللَّهَ، والذِّئْبَ على غَنَمِهِ، ولَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِكْرَاهِ، بَابُ مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ: ۶۹۴۳] ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر (کفار کے مظالم) کی شکایت کی اور آپ کعبہ کے سائے میں ایک چادر پر تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ہم نے عرض کیا کیوں نہیں آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے اور کیوں نہیں اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: تم سے پہلے ایمان لانے والوں کا حال یہ ہوا کہ ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا جاتا اور گڑھا کھود کر اس میں انہیں ڈال دیا جاتا پھر آرا لایا جاتا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور لوہے کے کنگھے ان کے گوشت اور ہڈیوں میں دھنسا دیے جاتے لیکن یہ آزمائشیں بھی انہیں اپنے دین سے نہیں روک سکتی تھیں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس دین کو کامل کرے گا اور ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک اکیلا سفر کرے گا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا اور بکریوں پر سوا بھیڑیئے کے خوف کے (اور کسی لوٹ وغیرہ کا کوئی ڈر نہ ہوگا) لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔ اسی طرح ایک مرتبہ جب آپ ﷺ آل یاسر کے پاس سے گزرے جب ان پر ظلم کیا جا رہا تھا تو آپ نے انہیں صبر کی نصیحت کی، فرمایا: **صبرًا آل یاسرٍ، فإنَّ موعدَكم الجنةُ [فقه السيرة: ۱۰۳، حسن صحيح]** آل یاسر! صبر کرو اس لیے کہ (آخرت میں) تمہارا اٹھکانہ جنت ہے۔

میدان دعوت میں صبر نہ کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے مذمت بیان کی ہے، ارشاد ربانی ہے: **وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ [العنکبوت: ۱۰] اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو زبانی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں لیکن جب اللہ کی راہ میں کوئی مشکل آن پڑتی ہے تو لوگوں کی ایذا دہی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح بنا لیتے ہیں، ہاں اگر اللہ کی مدد آ جائے تو پکار اٹھتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھی ہی ہیں کیا دنیا جہان کے سینوں میں جو کچھ ہے اس سے اللہ تعالیٰ دانا نہیں ہے؟

❁ داعی میدان دعوت میں کن مقامات پر صبر کرے؟

داعی کو چاہیے کہ دعوت کی راہ میں آنے والے مسائل پر صبر سے کام لے، بیزار اور مایوس ہو کر دعوت کا کام ترک نہ کرے، دل برداشتہ نہ ہو، کیوں کہ اسے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ میدان دعوت ایک پر خار وادی ہے، قدم قدم پر صبر و تحمل کی ضرورت ہے، بالخصوص درج ذیل مقامات پر صبر وضبط کی اشد ضرورت ہے:

ا۔ داعی کی دعوت سے لوگوں کے اعراض کے وقت: اور یہی انبیاء کا طریقہ رہا ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی دعوتی زندگی کا تفصیلی تذکرہ فرمایا ہے، دعاۃ کو چاہیے کہ انبیاء کرام کے اسلوب دعوت کو اختیار کریں، نوح علیہ السلام کی دعوتی زندگی کا جائزہ لیں، ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو بڑے صبر و ضبط سے دعوت دیتے رہے اور ہر اسلوب میں دعوت دیے، کبھی رات میں تو کبھی دن میں، کبھی انفرادی تو کبھی اجتماعی اور کبھی سری تو کبھی اعلانیہ طور پر، مگر قوم کا حال یہ تھا کہ نوح علیہ السلام جتنا ان کے قریب جاتے اسی قدر وہ دور بھاگتے اور اعراض کرتے، مگر اللہ کے پیغمبر اپنا مشن جاری رکھتے، جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے: قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ إِنِّيْٓ أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا [نوح: ۵۔۹] (نوح علیہ السلام نے) کہا: اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا ہے، مگر میرے بلانے سے یہ لوگ اور زیادہ بھاگنے لگے، میں نے جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لیے بلایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا، پھر میں نے انہیں بآواز بلند بلایا اور بیشک میں نے ان سے علانیہ بھی کہا اور چپکے چپکے بھی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت سے کفار قریش کے اعراض کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ [فصلت: ۱۔۵] **حٰم**، اتاری ہوئی ہے بڑے مہربان بہت رحم والے کی طرف سے، (ایسی) کتاب ہے جس کی آیتوں کی واضح تفصیل کی گئی ہے، (اس حال میں کہ) قرآن عربی زبان میں ہے اس قوم کے لیے جو جانتی ہے، خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے، پھر بھی ان کی اکثریت نے منھ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں، اورانہوں نے کہا کہ تو جس کی طرف ہمیں بلا رہا ہے ہمارے دل تو اس سے پردے میں ہیں اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہم میں اور تجھ میں ایک حجاب ہے، اچھا تو اب اپنا کام کیے جا ہم بھی یقیناً کام کرنے والے ہیں۔

۲۔ **مدعوئین کی تکلیفوں پر صبر:** نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار و مشرکین نے برے القاب سے پکارا، آپ کو ساحر، شاعر، کذاب اور مجنون کہا، سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر اوجھڑی ڈالی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلے میں چادر لپیٹ کر آپ کو کھینچا گیا، جسمانی اور ذہنی وفکری ہر طریقے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیتیں پہنچائی گئیں، مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے صبر کیا، حدیث میں ہے: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ سخت معاملہ مشرکین نے کیا کیا تھا؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اس نے آپ کا شانہ مبارک پکڑ کر آپ کی گردن میں اپنا کپڑا لپیٹ دیا اور اس کپڑے سے آپ کا گلا بڑی سختی کے ساتھ گھونٹنے لگا۔ اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور انہوں نے اس بد بخت کا مونڈھا پکڑ کر اسے نبی کریم ﷺ سے جدا کیا اور کہا کہ کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کر دینا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے رب کے پاس سے اپنی سچائی کے لیے روشن دلائل بھی ساتھ لایا ہے [**صحیح البخاري: كِتَابُ التَّفْسِيرِ، سُورَةُ الْمُؤْمِنِ: ۴۸۱۵**] اسی طرح ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ایک نبی کے متعلق فرمایا*: **عن عَبْدِ اللهِ قال: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي؛ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ** [**صحيح البخاري: كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ، بَابٌ: ۶۹۲۹**] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے میں (اس وقت) نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ ایک پیغمبر (نوح علیہ السلام) کی حکایت بیان کر رہے تھے ان کی قوم والوں نے ان کو اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے تھے اور یوں دعا کرتے جاتے: **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ**، اے اللہ! میری قوم والوں کو بخش دے وہ نادان ہیں۔

۳۔ کار دعوت کے طویل ہونے اور نصرت الٰہی میں تاخیر ہونے پر صبر: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ داعی پورے جذبے سے دعوت کا کام کرتا ہے مگر اسے جلد مثبت نتائج نظر نہیں آتے تو پریشان ہوتا ہے، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ داعی کا کام دعوت دینا ہے باقی لوگوں کو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو مخاطب ہو کر فرمایا: **إِنَّكَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ [القصص: ۵۶] آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے۔ کبھی کبھار اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کا امتحان لیتا ہے اور بطور آزمائش نصرت و مدد کو مؤخر کر دیتا ہے اور یہ سنت الٰہیہ رہی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ [البقرة: ۲۱۴] کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے، حالانکہ اب تک تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے اگلے لوگوں پر آئے تھے۔ انہیں بیماریاں اور مصیبتیں پہنچیں اور وہ یہاں تک جھنجھوڑے گئے کہ رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔

۞ خلاصہ کلام:

کتاب وسنت کی ان تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں عمومی طور پر اور دعوتی میدان میں خصوصی طور پر صبر کا مظاہرہ کریں، یقیناً اس کے خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے اور ہم اللہ کے پاس اجر عظیم کے بھی مستحق ہوں گے، ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیق دے۔ آمین۔

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

غریبی کوڑے کچرے سے بھی روٹی ڈھونڈ لیتی ہے
امیری شوق سے برتن میں جھوٹا چھوڑ دیتی ہے
تکبر کرنے والوں کو کبھی عزت نہیں ملتی
وہ ڈالی ٹوٹ جاتی ہے جو جھکنا چھوڑ دیتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل وعیال کی اسلامی تربیت

ایک انسان پر اللہ کے حق کے ساتھ اور بھی بہت سے حقوق عائد ہیں جن کی ادائیگی لازمی اور ضروری ہے، جس طرح حقوق اللہ میں کمی وکوتاہی باعث خسارہ ہے اسی طرح حقوق العباد میں غفلت بھی ناکامی ونامرادی کو مستلزم ہے، ایک مومن کو جہاں بہت سی ذمہ داریوں کا مکلف بنایا گیا ہے ان اساسی ذمہ داریوں میں اہل وعیال کی اسلامی تربیت بھی ہے، ایک مومن کے لیے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کی دنیاوی ضروریات کا خیال کرے اس سے کہیں زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ ان کے دین وایمان کی فکر کرے، لیکن آج جب ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیوی اعتبار سے ہم اپنے بیوی بچوں پر بہت توجہ دیتے ہیں مگر دین کے معاملے میں بالکل غافل نظر آتے ہیں، کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر ہماری بیوی کسی دن وقت پر کھانا تیار نہ کرسکی یا کھانے کا ذائقہ کچھ متاثر ہوگیا تو ہم جذبات میں آجاتے ہیں اور لعن طعن شروع کردیتے ہیں، اسی طرح اگر ہمارا بچہ کبھی اسکول یا ٹیوشن نہیں گیا تو ہم غصے میں آجاتے ہیں، سرزنش کرتے ہیں، ہمیں بچے کے رزلٹ کی فکر شروع ہوجاتی ہے، لیکن ہمارے بیوی بچے دن اور رات میں ایک بھی نماز نہ پڑھیں، اسلامی احکام وقوانین کی بالکل پابندی نہ کریں تو ہمیں کچھ بھی احساس نہیں ہوتا اور ہم خاموش تماشائی بن جاتے ہیں، ہماری غیرت مر جاتی ہے، دراصل وجہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے مقصد حیات کی کوئی فکر نہیں، ہمیں مال ودولت کی ایسی حرص ہے کہ ہم صرف دنیاوی آرام وراحت کے لیے جیتے ہیں اس لیے ہماری سوچ اور فکر صرف دنیادارانہ ہے، گناہوں کی کثرت نے ہمارے دلوں سے ایمان کا نور کمزور کردیا ہے، ہمارے قلوب سخت ہوچکے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا کچھ بھی احساس نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

ذیل کے سطور میں معاشرے کے احوال کا جائزہ لیتے ہوئے ''اہل وعیال کی اسلامی تربیت'' سے متعلق ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا گیا ہے، تاکہ ہمارے گھروں میں اسلامی ماحول قائم ہو، گھریلو اختلافات کا خاتمہ ہو، ازدواجی ناخوشگواریاں مفقود ہوں، میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق کو سمجھنے لگیں، اس طرح سے اہل خانہ کی اصلاح اور تربیت کے بعد ایک صالح و پاکیزہ معاشرہ قائم ہو، اللہ ہمیں نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اہل وعیال کی اسلامی تربیت اہل ایمان کی عظیم ذمہ داری:

اہل وعیال کی اسلامی تربیت اللہ کی طرف سے بندوں پر ایک فریضہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس فریضے کی ادائیگی کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ [التحريم: ٦]** اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جس کے اوپر بے رحم اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جو حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ وہی کرتے ہیں جو حکم دیئے جاتے ہیں۔

آیت کریمہ میں اللہ رب العالمین نے اہل ایمان کو ان کی ایک عظیم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ خود اپنے آپ کو ایمان اور عمل صالح کے ذریعہ جہنم کی آگ سے بچاؤ اور اپنے اہل وعیال کو بھی اس آگ سے بچانے کی ہر ممکن فکر اور کوشش کرو۔

شیخ ابوبکر جابر الجزائری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آیت مبارکہ میں اپنے اہل کو آگ سے بچانے کا حکم ارشاد ہوا ہے جو کہ صرف اللہ کی اطاعت سے ہی ممکن ہے اور اس کا تقاضا یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اللہ کی اطاعت کے کاموں کی معرفت حاصل کی جائے جو تعلیم کے بغیر ناممکن ہے، اولاد بھی اہل میں داخل ہے، آیت مبارکہ کی رو سے ان کی تعلیم وتربیت اور نیک کاموں اور اللہ ورسول کے احکام کے بجالانے پر انہیں آمادہ کرتے رہنا اور شوق دلانا بھی لازم ٹھہرا اور گناہوں، نافرمانیوں، خرابیوں اور شرارتوں سے انہیں دور رکھنا بھی آیت کریمہ کی رو سے ضروری ہے تاکہ انہیں عذاب جہنم سے بچا سکیں [اسلامی طرز زندگی: ۱۳۶]

محمد اقبال کیلانی رحفظہ اللہ رقمطراز ہیں: یاد رہے کہ شوہر کے لیے اس کی بیوی اہل ہے اور بیوی کے لیے اس کا شوہر اہل ہے، گویا مرد اور عورت دونوں پر یہ واجب ہے کہ وہ ایک دوسرے کو جہنم سے بچانے کی کوشش کرتے رہیں، ایک دوسرے سے محبت اور خلوص کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب مرد اور عورت دنیا میں ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے ساجھی ہیں تو آخرت کے دکھ سکھ میں بھی ایک دوسرے کے شریک ہوں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مرد اور عورت کے لیے رحمت کی دعا فرمائی ہے جو ایک دوسرے کو تہجد کی نماز کے لیے اٹھائیں، ارشاد مبارک ہے: اللہ رحمت فرمائے اس مرد پر جو رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی تہجد کے لیے جگائے اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے اس عورت پر جو رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے **[سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ: تَفْرِيعُ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ، وَرَكَعَاتُ السُّنَّةِ، أَبْوَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ، بَابٌ: قِيَامُ اللَّيْلِ: ۱۳۰۸۔۱۴۵۰، حسن صحيح، صحيح الترغيب: ۶۲۵]** دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے: تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان اور مومن بیوی جو آخرت کے معاملے میں تمہاری مددگار ثابت ہو، کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے **[سنن ابن ماجه: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابٌ: أَفْضَلُ النِّسَاءِ: ۱۸۵۶، صحيح]** کس قدر خوبصورت اور سکون بخش تصور ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل ایمان کو دیا ہے کہ مومن مرد اور مومنہ عورت کا ہدف صرف اس دنیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی رفاقت تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ آخرت کی رفاقت بھی پیش نظر رہنی چاہیے جہاں نیک شوہر اور نیک بیوی دونوں کو پھر سے جنت میں اکٹھا کر دیا جائے گا، اہل میں بیوی کے علاوہ بچے بھی شامل ہیں، آیت کی رو سے اہل ایمان مردوں پر جس طرح اپنی بیویوں کو آگ سے بچانے کی کوشش کرنا واجب ہے اسی طرح اپنی اولاد کو بھی آگ سے بچانا فرض قرار دیا گیا ہے، اولاد کے حوالے سے دونوں میاں بیوی (یعنی والدین) پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر کریں، اس ذمہ داری کا اندازہ اس حدیث مبارک سے ہوتا ہے کہ ہر بچہ فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا آتش پرست بنا دیتے ہیں **[صحيح البخاري: كِتَابٌ: الْجَنَائِزُ، بَابٌ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ: ١٣٨٥، صحيح مسلم: كِتَابٌ: الْقَدَرُ، بَابٌ: مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ: ٢٦٥٨]** ملاحظہ ہو: [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان: ٢٧۔٢٨]

مولانا محمد اعظمی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''آداب زواج'' میں نقل کرتے ہیں کہ مسلمان بیوی کی تعلیم وتربیت ایسا اہم فریضہ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات جو اس امت کی مائیں ہیں وہ بھی مستثنیٰ نہیں رکھی گئی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر میں تشریف فرما ہوتے تو ان کو طہارت وعبادت کے مسائل کا سبق دیتے اور امور خانہ داری، حقوق وفرائض اور اخلاق ومعاشرت کی تعلیم وتربیت کا سلسلہ برابر جاری رکھتے، یہی وجہ ہے کہ درسگاہ نبوی کی اولین طالبات میں ازواج نبی سرفہرست ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیویوں کو صرف زبانی پڑھانے سکھانے پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ علم کتابت (لکھنا) حاصل کرنے کے لیے ترغیبی حکم دیا اور اپنی بیوی حفصہ کو کتابت (لکھنے) کی بھی تعلیم دلائی، حدیث میں ہے: **عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي: أَلَا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ؟ [سنن أبي داود: كِتَابٌ: الطِّبُّ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الرُّقَى: ٣٨٨٧،**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح] شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: نملہ کا رقیہ اس کو کیوں نہیں سکھا دیتی جیسے تم نے اس کو لکھنا سکھایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حفصہ نے شفاء نامی صحابیہ سے علم کتابت حاصل کیا تھا۔[آداب زواج]

اسی طرح حدیث میں بھی اس فریضہ کا تاکیدی ذکر آیا ہے، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَحْكَامِ، بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ: ۷۱۳۸]** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس امام (امیر المؤمنین) لوگوں پر نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور کسی شخص کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔

تربیت کے مختلف مراحل:

اہل وعیال کی تربیت کے مختلف پہلو ہیں ان تمام پہلوؤں پر توجہ ہونی چاہیے، مثلاً:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ توحید کی تعلیم: ایک انسان کی دنیوی واخروی کامیابی کے لیے ایمان اور عقیدۂ توحید کا التزام ضروری ہے، بغیر ایمان کے کوئی بھی عمل اللہ رب العالمین کے پاس قابل قبول نہیں، تمام پیغمبروں کی اولین دعوت یہی تھی اور سبھوں نے پوری زندگی سب سے زیادہ اسی پر جدو جہد کی، اس لیے والدین پر فرض ہے کہ سب سے پہلے خود اپنے ایمان اور عقیدے کی حفاظت کریں نیز اپنی اولاد کی اسی منہج پر تربیت کریں اور توحید کی راہ میں کسی قسم کی مداہنت سے کام نہ لیں، دل ودماغ میں رب کی عظمت و قدرت کا تصور قائم کریں، شرک کے تمام انواع سے ڈرائیں، توحید کی اہمیت اور شرک کی مذمت وضاحت کے ساتھ بیان کریں، ہر قسم کے باطل عقائد ونظریات سے دور رہنے کی تلقین کریں، تاکہ وہ مرتے دم تک پکے سچے مسلمان اور موحد بن کر رہیں، توحید سے متعلق درج ذیل باتوں پر خصوصی توجہ دیں اور ان باتوں کی نصیحت کریں:

ہماری پیدائش کا مقصد صرف رب کی عبادت ہے، ہر قسم کی عبادت کا مستحق صرف اللہ ہے، اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک ہے، اللہ تعالیٰ ہی روزی دینے والا ہے، اللہ تعالیٰ ہی ہر وقت اور ہر جگہ بندوں کی پکار کو سنتا ہے، اللہ ہی اولاد دیتا ہے، اللہ ہی بیمار کو شفا دیتا ہے، اللہ ہی ہدایت دیتا ہے، عزت، ذلت، نفع اور نقصان کا مالک اللہ ہی ہے، حقیقی کارساز اللہ ہی ہے، وہی مختار کل ہے، وہ حی اور قیوم ہے، دعا صرف اللہ سے کرنی چاہیے، پناہ صرف اللہ سے مانگیں، مدد صرف اللہ سے طلب کریں، اللہ کا خوف ہر خوف پر غالب ہو، موت برحق ہے، عذاب قبر حق ہے، مرنے کے بعد اللہ ہی دوبارہ زندہ کرے گا، قیامت قائم ہوگی، حساب وکتاب، میزان، پل صراط، حوض کوثر، جنت وجہنم برحق ہیں، روز قیامت شفاعت قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار صرف اللہ کو ہے، الغرض ایمان اور اسلام کے تمام ارکان تفصیل سے سمجھائیں اور شرک کی تمام قسموں سے ڈرائیں، جیسا کہ لقمان حکیم نے اپنے بچے کی تربیت کرتے ہوئے کہا: **يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ** [لقمان:۱۳] میرے پیارے بچے! اللہ کے ساتھ شریک نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔ اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے دعا مانگی: **وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ** [ابراهیم: ۳۵] اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔

افسوس کہ اکثر والدین کو اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کی فکر ضرور ہے، ان کی خواہش ہے کہ ہمارا بچہ اچھا انجینئر، ماہر ڈاکٹر، لائق پروفیسر بنے، مگر ان کے ایمان اور عقیدے کی فکر نہیں ہے، افسوس ناک امر یہ ہے کہ آج تعلیم کے نام پر ہمارے بچوں کے ایمان کا سودہ کیا جا رہا ہے، نئی نسل تیزی سے ارتداد کا شکار ہے، ضرورت ہے کہ قوم کے عمائدین ورؤساء، علماء وفضلاء اور مسلم مفکرین ودانشوران سنجیدگی سے اس پر غور وفکر کریں اور نئی نسل کی منہج سلف کے مطابق تربیت کریں تاکہ انہیں باطل افکار وخیالات اور عقائد ونظریات سے بچایا جاسکے۔

اسلامی عبادات کی تعلیم:

ا۔ **نماز کی تربیت:** عقیدۂ توحید کے بعد عبادات کا حکم دیں، اسلامی احکام وآداب بتائیں، عبادات میں سب سے عظیم عبادت نماز ہے، جو اسلام کا دوسرا رکن ہے، ایک مسلم اور کافر کے درمیان حد فاصل ہے، قیامت کے دن حقوق اللہ سے متعلق سب سے پہلا حساب اسی کے بارے میں ہوگا، اس لیے نماز کے بارے میں اہل وعیال کی تربیت بے حد ضروری ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ (شعیب) اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ** [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ: مَتَى يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ؟: ۴۹۵، **حسن صحیح**] جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی تلقین کرو اور جب دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں (اور نماز میں سستی کریں) تو اس پر انہیں مارو اور ان کے درمیان بستروں میں تفریق کردو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں: فقہاء نے لکھا ہے کہ نماز ہی کی طرح دیگر احکام شریعت بھی بچوں کے ذہن نشین کرائے جائیں اور ممکن ہو تو ان کی عملی مشق بھی، جیسے رمضان میں حسب عمر اور حسب طاقت بچوں سے چند روزے رکھوائے جائیں تاکہ روزوں کی اہمیت وفرضیت ان کے دماغوں میں بیٹھ جائے اور جب وہ شعور وبلوغت کی عمر کو پہنچیں تو انہیں علم ہو کہ پنج وقتہ نماز کی طرح رمضان المبارک کے روزے بھی ایک مسلمان کے لیے نہایت ضروری اور فرض ہیں، وعلی ہذا القیاس اس طرح دیگر احکام ومسائل اور معاملات ہیں جن کی تعلیم بچوں کو ان کی سمجھ کے مطابق دی جائے [ریاض الصالحین: ۲۹۰-۲۹۱]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے علماء کا کہنا ہے کہ سرپرست بچے کو باجماعت نماز ادا کرنے، مسواک کرنے اور دیگر اعمال بجالانے کا حکم دے اور اسے زنا، عمل قوم لوط، شراب، جھوٹ اور غیبت کی حرمت کے متعلق بتائے **[المجموع شرح المهذب: ۱۱/۳**، بحوالہ: اولاد اور والدین کی کتاب: ۱۸۱]

۲۔**روزے کی تربیت**: امام بخاری نے باب قائم کیا ہے: **بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ، وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِنَشْوَانٍ فِي رَمَضَانَ: وَيْلَكَ، وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ، فَضَرَبَهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الصَّوْمِ، بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ]** بچوں کے روزے کا بیان اور عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں شراب پیتے (ایک شخص) سے کہا: تجھ پر افسوس ہے (تو نے رمضان میں شراب پی لی) ہمارے تو بچے بھی روزے دار ہیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا پیٹا۔ اسی طرح صحابیات بھی اپنے بچوں کو روزہ رکھنے کی تربیت کرتیں تھیں، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ: مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ، قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا، وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ [صحيح**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البخاري: كِتَابُ: الصَّوْمُ، بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ: ۱۹۶۰] ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عاشورہ کی صبح کو انصار کی بستیوں (جو مدینہ کے گردونواح میں تھیں) پیغام بھجوایا کہ جس نے روزہ رکھا ہو وہ روزہ برقرار رکھے اور جس نے روزہ نہ رکھا ہو وہ دن کا باقی حصہ بھی اسی حالت میں گزارے، ربیع رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور انہیں (اپنے ساتھ) مسجد میں بھی لے جایا کرتے تھے، ہم بچوں کے لیے روئی کی گڑیا بنا دیا کرتے تھے جب ان میں سے کوئی کھانے کی وجہ سے روتا تو ہم (اس کا دل بہلانے کے لیے) اسے گڑیا دے دیتے حتی کہ افطار کا وقت ہو جاتا، ایک روایت میں یہ لفظ بھی ہے کہ جب بچے ہم سے کھانا مانگتے تو ہم انہیں گڑیا دے دیتے تاکہ وہ ان سے کھیلتے رہیں حتیٰ کہ اپنا روزہ پورا کر لیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چھوٹے بچے پر بالغ ہونے تک روزہ رکھنا لازم نہیں لیکن جب اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اسے روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے تاکہ وہ روزہ رکھنے کی مشق کر سکے اور اس کا عادی بن جائے اور بلوغت کے بعد اس کے لیے روزہ رکھنا آسان ہو سکے، صحابہ کرام (جو اس امت کے بہترین لوگ تھے) بچپن میں ہی اپنے بچوں کو روزے رکھوایا کرتے تھے [**مجموع الفتاوىٰ، لابن عثيمين: ۲۸/۱۹،** بحوالہ: اولاد اور والدین کی کتاب: ۱۸۳]

۳۔ **حج کی تربیت:** والدین کو چاہیے کہ اگر استطاعت ہو تو بچوں کو بھی اپنے ساتھ حج کے لیے لے جائیں، اس سے بچوں میں اس فریضے کا جذبہ پیدا ہوگا اور والدین ثواب کے مستحق ہوں گے، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے بچے کو اٹھا کر لائی اور کہا: اے اللہ کے رسول! **أَلِهٰذَا حَجٌّ**؟ کیا اس کے لیے حج ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: ہاں اور اس کا ثواب تمہیں ملے گا [**صحيح مسلم: كِتَابُ: الْحَجِّ، بَابُ: صِحَّةُ حَجِّ الصَّبِيِّ، وَأَجْرُ مَنْ حَجَّ بِهِ: ۱۳۳۶**] اسی طرح دوسری حدیث میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے: **عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ** [**صحيح البخاري: بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَنَحْوِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ، بَابُ حَجِّ الصِّبْيَانِ: ١٨٥٨**] سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا اور میں اس وقت سات سال کا تھا۔

واضح رہے کہ نابالغ بچہ حج تو کرسکتا ہے لیکن بلوغت کے بعد اسے حج کافی نہیں ہوگا بلکہ فرض کی ادائیگی کے لیے اسے دوبارہ حج کرنا ہوگا[اولا داور والدین کی کتاب:۱۸۵]

۴۔ **قیام اللیل کی تربیت:** عبادات میں قیام اللیل ایک مہتم بالشان نفلی عبادت ہے، جس کے ذریعہ بندہ اللہ کا خاص تقرب حاصل کرتا ہے، قیام اللیل کی احادیث میں بڑی فضیلتیں وارد ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأَبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ** [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: ٣٥٤٩، حسن صحيح**] ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کو قیام کرو کیوں کہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت ہے اور یہ تمہارے رب کے قرب، برائیوں کے خاتمے اور گناہوں سے دور رہنے کا سبب ہے۔ اسی طرح عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ** [**سنن ابن ماجه: كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ، بَابٌ: إِطْعَامِ الطَّعَامِ: ٣٢٥١، صحيح**] اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں (اس طرح) تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ گے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کی تعریف کی ہے جو خود رات میں اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے اہل کو بھی پڑھائے، ابوسعید خدری وابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا "أَوْ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى" رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ: تَفْرِيعُ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ، وَرَكَعَاتُ السُّنَّةِ، أَبْوَابُ قِيامِ اللَّيْلِ، بَابٌ: قِيامُ اللَّيْلِ: ١٣٠٩، صحيح] جب کوئی شخص رات کو اپنے گھر والوں کو بیدار کرتا ہے اور وہ دونوں دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں یا وہ اکیلا ادا کرتا ہے تو ان دونوں کو ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ بندۂ مومن کو چاہیے کہ پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کے ساتھ قیام اللیل کا بھی التزام کرے اور اہل وعیال کو بھی ترغیب دلائے، جیسا کہ انبیاء اور صلحاء کا طریقہ رہا ہے۔

مذکورہ تعلیمات کی روشنی میں اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم اپنے اہل وعیال کی تربیت مذکورہ نصوص کی روشنی میں کررہے ہیں یا نہیں؟ افسوس کہ آج کتنے ایسے مسلمان بچے ہیں جو انگریزی تعلیم میں ماہر ہیں مگر انہیں قرآن کا ایک حرف بھی پڑھنا نہیں آتا، نماز اور وضوء کا شرعی طریقہ انہیں نہیں معلوم ہے، سنن ونوافل اور قیام اللیل کی ترغیب دلانا تو دور کی بات ہے کیوں کہ ہم پنج وقتہ نمازوں سے بھی غافل ہیں اور کچھ کا حال یہ ہے کہ ماں باپ بھی جاہل اور اولاد بھی جاہل، **الأمان والحفيظ**۔ ہمیں اپنے حال پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے اور اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

تعلیم قرآن:

امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے: **باب تعليم الصبيان القرآن** باب، بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینا اور اس کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا الْمُحْكَمُ؟ قَالَ: الْمُفَصَّلُ** [صحيح البخاري: كِتَابُ: فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ: ٥٠٣٦، بحوالہ: اولاد اور والدین کی کتاب: ١٨٦] ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سب محکم سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہی یاد کرلی تھیں، میں (یعنی سعید بن جبیر) نے پوچھا کہ محکم سورتیں کون سی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مفصل۔ (اہل علم کے صحیح قول کے مطابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفصل سورتیں سورۂ حجرات سے لے کر آخر قرآن تک ہیں)۔

بڑے خوش نصیب ہیں وہ ماں باپ جو اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلاتے ہیں کیوں کہ قیامت کے دن جنت میں انہیں قیمتی لباس پہنایا جائے گا، جیسا کہ حدیث میں ہے: **وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا، فَيَقُولَانِ: بِمَ كُسِينَا هَذِهِ؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ [مسند أحمد: مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ، حَدِيثُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ: ٢٢٩٥٠، إسناده حسن في المتابعات والشواهد]** اور اس کے والدین کو ایسے جوڑے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی ادا نہ کر سکیں گے اس کے والدین پوچھیں گے کہ ہمیں یہ لباس کس بنا پر پہنایا جا رہا ہے؟ تو جواب دیا جائے گا کہ تمہارے بچے کے قرآن حاصل کرنے کی برکت سے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق انہیں ان الفاظ میں جواب دیا جائے گا کہ: **بتعليم ولدكما القرآن [أخرجه الطبراني: في المعجم الأوسط: ٥٧٦٤، مطولاً، السلسلة الصحيحة: ٢٨٢٩]** اپنے بیٹے کو قرآن کریم کی تعلیم دلوانے کی وجہ سے۔

❁ مکارم اخلاق کی تعلیم:

اخلاق وکردار نسل انسانی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے اگر کوئی قوم اخلاق سے محروم ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے تعمیر وترقی سے ہمکنار نہیں کر سکتی، اس کے برخلاف بااصول وباکردار قوم کو کوئی طاقت زیر نہیں کر سکتی، جنگ عظیم دوم میں جب فرانس کو شکست ہوئی تو اس کے صدر نے کہا: ہم اس لیے ہارے ہیں کہ ہمارا نوجوان کردار کھو چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ: ٦٠٣٥]** تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں [بحوالہ: بچوں کی تربیت کیسے کریں؟: ١٧٠]

یاد رہے کہ انسان کی زندگی میں حسن اخلاق کی بڑی اہمیت ہے اور اس کے نیک اثرات دنیا اور آخرت دونوں جگہ مرتب ہوتے ہیں اس کے برخلاف برے اخلاق کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

برے اثرات دنیا میں انسان کی انفرادی، اجتماعی اور معاشرتی زندگی میں رونما ہوتے ہیں اور آخرت میں ایسے لوگوں کا بڑا رسوا کن انجام ہوگا۔ ایک مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود اخلاق حسنہ کے زیور سے آراستہ ہو اور منکرات اخلاق سے دور رہے اور اہل وعیال کو بھی ان باتوں کی تعلیم دے، اچھے اخلاق کی ترغیب دلائے، مثلاً: سچ بولیں، وعدہ پورا کریں، عہد نبھائیں، بڑوں کی تعظیم کریں اور چھوٹوں کے ساتھ پیار وشفقت کا معاملہ کریں، صلہ رحمی کریں، والدین کی اطاعت وفرماں برداری کریں، زبان کی حفاظت کریں، سلام کو عام کریں، مصیبت اور پریشانی میں اللہ کا فیصلہ سمجھ کر صبر کریں اور خوش حالی کے دور میں اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں، خیر اور بھلائی کے کام انجام دیں، نیکی اور تقویٰ کے امور میں ایک دوسرے کا تعاون کریں، کمزوروں کی مدد کریں، غریبوں کو کھانا کھلائیں، یتیموں کی کفالت کریں، مہمانوں کی عمدہ ضیافت کریں، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کریں وغیرہ وغیرہ۔

اور برے اخلاق سے نفرت دلائے، مثلاً: چوری، زنا کاری، شراب نوشی، بے حیائی، قتل وغارتگری، خودکشی، فتنہ وفساد، لوٹ کھسوٹ، والدین کی نافرمانی، قطع رحمی، بد زبانی، جھوٹ، غیبت، چغلی، دھوکہ دہی، وعدہ خلافی، سب وشتم، غصہ، حرص ولالچ، بخیلی، تکبر، حسد، بغض وعناد، کسی کا مذاق اڑانا، کسی کی تحقیر کرنا، وغیرہ۔

بعض گھروں کا حال تو یہ ہے کہ ماں باپ بڑے برے اخلاق وکردار کے حامل ہوتے ہیں، مثلاً: بات بات پر گھر میں لڑائی جھگڑا کرنا، جھوٹ بولنا، حرام کھانا، شراب نوشی کرنا، وغیرہ۔ بچوں پر اس کا بڑا گہرا اثر پڑتا ہے، بچے بڑی تیزی سے ماں باپ کے اثر کو قبول کر لیتے ہیں اور مستقبل کی زندگی انہیں نقوش پر گزارتے ہیں۔ اللہ حفاظت فرمائے۔ آمین۔

آداب اسلامی کی تعلیم:

اعتقادات، عبادات اور اخلاقیات کے ساتھ اسلامی آداب کی تعلیم بھی بے حد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے، بالخصوص ترقی یافتہ اس زمانے میں جہاں روشن خیال اور مغربی فکر رکھنے والے لوگ اسلامی تعلیمات کوفرسودہ سمجھ رہے ہیں اور یہ باور کرانے کی کوشش کرر ہے ہیں کہ زمانے کی ترقی کے ساتھ اسلامی تعلیمات منطبق نہیں ہورہی ہیں، نئے ماحول کے ساتھ تبدیلی کی ضرورت ہے، (العیاذ باللہ) اس پروپیگنڈے کا اثر اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر تربیت یافتہ طلباء وطالبات بڑی آسانی سے قبول کر لے رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس وقت مسلمان غیر اسلامی تہذیب سے بالکل متاثر ہیں، ماں باپ اپنے بچوں کی اسی نہج پر تربیت بھی کرر ہے ہیں، بچوں کوسلام سکھانے کے بجائے گڈ مارننگ، گڈ ایوننگ، ٹاٹا، بائے وغیرہ کی تعلیم دے رہے ہیں، لباس وپوشاک، بات چیت، کھانے پینے الغرض زندگی کے تمام شعبوں میں غیر اسلامی فکر غالب ہے۔

ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم سب اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے اہل وعیال کی تربیت اسلامی طریقے سے کریں، ہم انہیں کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، قضاء حاجت، لباس وپوشاک اور سلام وکلام کے اسلامی آداب سکھائیں، اس طرح سے مسلم معاشرے سے سارے مسائل ازخود ختم ہو جائیں گے، (ان شاء اللہ)

افسوس اس بات پر ہے کہ آج انسان کے اوپر مادیت اتنی غالب ہے، مال ودولت کی ایسی حرص ہے کہ اسے اہل وعیال کی تربیت کے لیے وقت ہی نہیں ہے، کتنے باپ ایسے ہیں کہ پورا ہفتہ گزر جاتا ہے مگر اپنے بچوں سے ملاقات ہی نہیں کر پاتے، بچوں کے ساتھ کچھ دیر بیٹھ نہیں پاتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان مال ودولت کا خزانہ جمع کر لیتا ہے، مگر یہی مال اس کے لیے فتنہ بن جاتا ہے اور وہ اپنے ہی اہل وعیال میں حقیقی چین وسکون سے محروم ہوتا ہے، اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔آمین۔

انبیاء کرام اور اهل وعیال کی تربیت:

اس فریضے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ انبیاء ورسل نے بھی اپنے اہل وعیال کی تربیت کی فکر کی ہے، یہاں یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نزدیک حسب ونسب کا اعتبار نہیں ہے، عزت اور کامیابی کا معیار انسان کا ذاتی عمل ہے، اگر وہ ایمان اور عمل صالح سے محروم ہو تو پیغمبر بھی کسی قسم کی سفارش سے محروم ہوں گے اور کچھ کام نہ آئیں گے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ** [صحیح مسلم: كِتَابُ: الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالاسْتِغْفَارِ، بَابُ: فَضْلُ الاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ: ۲۶۹۹] اور جس کے عمل نے اسے (خیر کے حصول میں) پیچھے رکھا، اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی تربیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: **وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ** [البقرة: ۱۳۲-۱۳۳] اسی کی وصیت ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو کی کہ ہمارے بچو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین کو پسند فرما لیا ہے، خبردار! تم مسلمان ہی مرنا، کیا (حضرت) یعقوب کے انتقال کے وقت تم موجود تھے؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباؤ اجداد ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار رہیں گے۔

اسی طرح نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کافروں کا ساتھ دینے سے منع فرمایا: **وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ** [هود: ۴۲] اور نوح (علیہ السلام) اپنے لڑکے کو جو ایک کنارے پر تھا، پکار کر کہا کہ اے میرے پیارے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ رہ۔

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشرک باپ آزر کو توحید کی دعوت دی اور شرک سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈرایا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا
نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ
عَنْكَ شَيْــًٔا ﴿۴۲﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ
اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ
لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ
سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا [مریم:
۴۱۔۴۸] اس کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ بیان کر، بیشک وہ بڑی سچائی والے پیغمبر تھے، جب کہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں، نہ آپ کو کچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں، میرے مہربان باپ! آپ دیکھیے میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں، تو آپ میری ہی مانیں، میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہبری کروں گا، میرے ابا جان! آپ شیطان کی پرستش سے باز آجائیں شیطان تو رحم و کرم والے اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی نافرمان ہے، ابا جان! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آپڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں، اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تو ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے، سن اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا، جا ایک مدت دراز تک مجھ سے الگ رہ، کہا اچھا تم پر سلام ہو، میں تو اپنے پروردگار سے تمہاری بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، وہ مجھ پر حد درجہ مہربان ہے، میں تو تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں، صرف اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا، مجھے یقین ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اپنے پروردگار سے دعا مانگ کر محروم نہ رہوں گا۔

اسماعیل علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے اللہ نے کہا: **وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۖ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا** [مریم: ۵۴۔۵۵] اس کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا واقعہ بھی بیان کر، وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی، وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور تھا بھی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔

اسی طرح سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اللہ نے اس مہتم بالشان عمل کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: **وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ** [طٰہٰ: ۱۳۲] اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جمارہ۔ اسی طرح آیت کریمہ: **وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ** [الشعراء: ۲۱۴] اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے رشتے داروں کو (قیامت سے) ڈراو۔ حکم ربانی پر عمل کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: **يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ "أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا" اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا** [**صحيح البخاري: كِتَابُ: الْوَصَايَا، بَابٌ: هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ؟:** ۲۷۵۳] اے قریش کے لوگو! یا ایسا ہی جملہ کہا: اپنی جانیں بچاؤ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا، اے عبد مناف کے بیٹو! (قیامت کے روز) میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا، اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا، اے صفیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا اور اے فاطمہ بنت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (دنیا میں) میرے مال سے جو چاہو مانگ لو (لیکن قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا۔ اسی طرح ایک مرتبہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ایک گھریلو مسئلے کی شکایت سن کر آپ نے فاطمہ اور علی رضی اللہ عنہما کی تربیت کی: حدیث میں ہے، علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیستے پیستے تکلیف ہوگئی، ہاتھ پر نشان پڑ گئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے شکایت کی، اسی زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چند قیدی آئے ہوئے تھے، فاطمہ رضی اللہ عنہا (ایک قیدی بطور خادم مانگنے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر پر نہ ملے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ کر چلی آئیں، جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا (اور ان کی تکلیف کا) ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر (رات کو) ہمارے گھر تشریف لائے، ہم دونوں (میاں بیوی) لیٹ رہے تھے، میں نے اٹھنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں اپنی جگہ لیٹے رہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ [صحيح البخاري: كِتَابٌ: فَضَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ، بَابٌ: مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ٣٧٠٥]** کیا میں تم کو غلام طلب کرنے سے ایک بہتر بات نہ بتاؤں؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۴ بار اللہ اکبر، ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ کہنا، تمہارے لیے ایک خادم سے کہیں بہتر ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً تربیت کی، بچہ سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا بلکہ فرمایا: **كِخْ كِخْ، لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الزَّكَاةِ، بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ: ١٤٩١]** تھوتھو کرو، تاکہ کھجور کو منہ سے باہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکال دیں، پھر فرمایا: معلوم نہیں ہم صدقہ نہیں کھاتے؟۔ اپنے چچا ابو طالب کو مرض الموت میں کلمۂ توحید کی تلقین کی، فرمایا: **يَا عَمِّ، قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ** [**صحيح البخاري: كِتَابُ: الْجَنَائِزِ، بَابٌ: إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: ١٣٦٠**] اے میرے چچا کلمۂ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ** کہو، میں اللہ کے پاس تمہاری گواہی دوں گا۔ مگر تقدیر کا فیصلہ غالب آیا اور کفر پر موت ہوگئی، تو آپ کو بڑا صدمہ ہوا۔

اسی طرح اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن عباس کو بحالت سفر دین کی بنیادی باتوں کی تعلیم دی، جیسا کہ حدیث میں ہے: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ** [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: ٢٥١٦، صحيح**] اے لڑکے! میں تجھے چند کلمے سکھاتا ہوں (جو یہ ہیں) اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ (دین و دنیا کے فتنوں میں) تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد کر، تو تو اسے اپنے ساتھ پائے گا، جب سوال کرنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے سوال کر، جب مدد مانگنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اچھی طرح جان لے کہ اگر سارے لوگ تجھے نفع پہنچانے کے لیے اکٹھا ہو جائیں تو کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو تجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم (تقدیر لکھنے والے) اٹھا لیے گئے ہیں اور صحیفے جن میں تقدیر لکھی گئی ہے خشک ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ابو حفص عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو کھانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے متعلق تربیت کرتے ہوئے کہا: **يَا غُلَامُ، سَمِّ اللهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ** [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ، بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ، وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ: ٥٣٧٦] اے لڑکے! اللہ کا نام لو، (بسم اللہ پڑھو) دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ ابوحفص عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ: **فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ**، اس تربیت کا اثر یہ تھا کہ اس کے بعد میرے کھانے کا طریقہ یہی رہا۔ نیز ایک رات علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کو نماز تہجد کے لیے بیدار کرنے ان کے گھر گئے اور کہا: **أَلَا تُصَلِّيَانِ؟** کیا تم لوگ تہجد کی نماز نہیں پڑھو گے؟ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا رسول اللہ! ہماری روحیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب وہ چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا، ہمارے اس جواب سے آپ واپس آ گئے اور کوئی جواب نہیں دیے، لیکن واپس جاتے ہوئے میں نے سنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر (سورۂ کہف کی یہ آیت پڑھ رہے تھے) **وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا** ﴿٥٤﴾ آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے [صحيح البخاري: بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ، بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ: ١١٢٧]

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواج مطہرات کی بھی تربیت کرتے تھے، جیسا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات گھبراہٹ کے عالم میں بیدار ہوئے، آپ نے فرمایا: **سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ؟ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ** [صحيح البخاري: بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ، بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ: ١١٢٦] اللہ پاک ہے، آج رات کس قدر خزانے نازل ہوئے ہیں اور کس قدر فتنے نازل ہوئے ہیں؟ کون ہے جو حجروں میں رہنے والیوں (مراد: آپ کی ازواج مطہرات) کو بیدار کرے تاکہ وہ تہجد کی نماز ادا کریں؟ کثرت کے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جو دنیا میں لباس زیب تن کرنے والی ہیں لیکن آخرت میں بغیر لباس کے ہوں گی۔ اسی طرح حدیث میں ہے: **عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَإِذَا أَوْتَرَ**

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: قُومِي، فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْمَسَاجِدُ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ، بَابُ: صَلَاةُ اللَّيْلِ: ۷۴۴] عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تہجد پڑھتے اور جب وتر ادا فرمانے لگتے تو کہتے: عائشہ! اٹھو اور وتر پڑھو۔ نیز ماہ رمضان میں آخری عشرے کی فضیلت اور شب قدر کی سعادت حاصل کرنے کے لیے خود رات بھر جاگ کر عبادت کرتے اور اہل وعیال کو بھی جگاتے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ: فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ: ۲۰۲۴] عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی اپنی کمر پوری طرح کس لیتے) اور ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج سے حد درجہ محبت کرتے تھے مگر محبت تربیت کی راہ میں کبھی حائل نہ ہوتی بلکہ فوراً تنبیہ کر دیتے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے (ایک روز) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (ان کی دوسری بیوی صفیہ رضی اللہ عنہا کی بابت) عرض کیا: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا، آپ کے لیے صفیہ کا ایسا ویسا ہونا کافی ہے، بعض راویوں نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ پست قد ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ، تو نے ایسی بات کہی ہے اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو وہ اس کا ذائقہ بدل ڈالے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے ایک آدمی کی نقل اتاری تو آپ نے فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میں کسی انسان کی نقل اتاروں چاہے اس کے بدلے میں مجھے اتنا اتنا مال ملے [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابُ: فِي الْغِيبَةِ: ۴۸۷۵، صحيح]

۞ صحابۂ کرام اور اہل وعیال کی تربیت:

اہل وعیال کی تربیت کا جو جذبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تربیت یافتہ صحابہ کے دلوں میں تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی مثال نہیں پیش کی جا سکتی، صحابہ تربیت کے معاملے میں کسی قسم کی مداہنت سے کام نہیں لیتے تھے، چند نمونے ملاحظہ فرمائیں:

خلیفہءثانی عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ: **كانَ يصلِّي مِنَ اللَّيلِ ما شاءَ اللهُ، حتّى إذا كانَ مِن آخرِ اللَّيلِ، أيقظَ أهلَهُ للصّلاةِ يقولُ لهم: الصّلاةَ ثمّ يتلو هذِهِ الآيةَ: وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى،** عمر رضی اللہ عنہ رات کو جس قدر اللہ چاہتا (نفل) نماز پڑھتے جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو نماز کے لیے اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے، ان سے مخاطب ہو کر کہتے: نماز! نماز! پھر یہ آیت تلاوت فرماتے: **وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا** [**مؤطا امام مالك: ۱/۸۶، مصنف عبد الرزاق: ۳/۴۹**، علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو: **مشكاة المصابيح: ۱۲۴۰، هداية الرواة: ۱۱۹۶**]

اسی طرح حدیث میں ہے: **عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَأَتَتْهُ، فَقَالَتْ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ؟ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ، قَالَ: اذْهَبِي فَانْظُرِي، قَالَ: فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا، فَجَاءَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا، فَقَالَ: أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا** [**صحيح مسلم: كِتَابُ: اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ، بَابُ: تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ: ۲۱۲۵**] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: اللہ نے گودنے اور گدوانے والی عورتوں پر، چہرے سے بال نکالنے اور نکلوانے والی عورتوں پر، خوبصورتی کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دانت کشادہ کرنے یا کروانے والی عورتوں پر، اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر لعنت کی ہے، یہ خبر بنو اسد کی ایک خاتون کو معلوم ہوئی جس کا نام ام یعقوب تھا، وہ قرآن پڑھا کرتی تھی، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: تمہاری طرف سے مجھے کیا خبر پہنچی ہے کہ تم نے لعنت کی ہے گودنے اور گدوانے والی عورتوں پر، چہرے سے بال نکالنے اور نکلوانے والی عورتوں پر، خوبصورتی کے لیے دانت کشادہ کرنے یا کروانے والی عورتوں پر، اللہ کی خلقت بدلنے والی عورتوں پر؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کیوں نہ لعنت کروں ان پر جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے، وہ عورت بولی: میں نے تو دونوں تختیوں کے درمیان جس قدر قرآن تھا پڑھ ڈالا ہے مگر مجھے یہ بات نہیں ملی، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو پڑھتی (جیسا چاہیے تھا غور وفکر کر کے) تو تجھ کو مل جاتی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا** [الحشر: ۷] اور تمہیں جو کچھ رسول دیں لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ۔ وہ عورت بولی: ان باتوں میں سے تو بعض باتیں تمہاری عورت بھی کرتی ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: جاؤ گھر میں دیکھ لو، وہ گئی تو ان کی عورت کے پاس کچھ بھی نہیں دیکھی، پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی: ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: **أَمَا لَوْ كَانَ ذَٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا**، اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہیں کرتے۔

ابو بردہ بن ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ: **وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا، فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ، فَصَاحَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ** [صحیح مسلم: كِتَابُ: الْإِيمَانُ، بَابُ: تَحْرِيمُ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ: ۱۰۴] ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو شدید درد ہوا جس سے وہ بیہوش ہو گئے، ان کا سر ان کے گھر والوں میں سے ایک خاتون کی گود میں تھا، اہل خانہ کی ایک خاتون نے چلانا شروع کر دیا، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (غشی کی وجہ سے) اسے روک نہ سکے، جب ہوش آیا تو فرمانے لگے: جس بات سے اللہ کے رسول بیزار ہیں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی اس سے بیزار ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چلانے والی، بال نوچنے والی اور کپڑے پھاڑنے والی (عورت سے) اظہار بیزاری فرمایا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے: **عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ أَنْ يُصَلِّينَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ ابْنٌ لَهُ: إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ، فَقَالَ: فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَتَقُولُ: إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ؟ [سنن ابن ماجه: الْمُقَدِّمَةُ، بَابٌ: تَعْظِيمُ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ١٦، صحيح]** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اللہ کی بندیوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکے، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے نے کہا: ہم تو روکیں گے، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: میں تیرے سامنے حدیث رسول بیان کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم انہیں ضرور روکیں گے۔

اسی طرح حدیث میں ہے: **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا إِلَى جَنْبِهِ ابْنُ أَخٍ لَهُ فَخَذَفَ، فَنَهَاهُ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَهَى عَنْهَا، وَقَالَ: إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا، وَلَا تَنْكِي عَدُوًّا، وَإِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ، قَالَ: فَعَادَ ابْنُ أَخِيهِ يَخْذِفُ، فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَهَى عَنْهَا ثُمَّ عُدْتَ تَخْذِفُ، لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا [سنن ابن ماجه: الْمُقَدِّمَةُ، بَابٌ: تَعْظِيمُ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ١٧، صحيح]** عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا بھتیجا پہلو میں بیٹھا کنکریاں پھینک رہا تھا، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ایسا کرنے سے نہ تو شکار ہوسکتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچایا جاسکتا ہے، البتہ اس سے (کسی کا) دانت ٹوٹ سکتا ہے یا آنکھ پھوٹ سکتی ہے، بھتیجے نے دوبارہ کنکریاں پھینکنی شروع کر دیں تو عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تجھے بتایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو پھر وہی کام کر رہا ہے، لہٰذا میں تجھ سے اب کبھی بات نہیں کروں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ! یہ تھی صحابہ کی ایمانی تربیت کہ اپنے اہل وعیال میں خلاف شرع کوئی بھی کام دیکھنا گوارہ نہیں کرتے بلکہ فوراً تنبیہ کرتے، اصلاح نہ کرنے پر تادیبی کارروائی اختیار کرتے تھے۔

۞ اہل وعیال کی تربیت سے غفلت کے بھیانک نتائج:

اگر سماج وسوسائٹی کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ بیشتر تعلیم یافتہ گھرانے بھی اسلامی تربیت کے محتاج ہیں، کتنے ایسے لوگ ہیں جو اہل وعیال کی تربیت میں غفلت کے بھیانک نتائج سے دو چار ہیں، ازدواجی الجھنوں کے شکار ہیں، اہل وعیال میں اعتقادی واخلاقی بگاڑ نے ان کا سکون غارت کر دیا ہے، ایک انسان کے لیے اس سے بڑا خسارہ اور کیا ہوگا کہ قیامت کے دن اس کی نظروں کے سامنے اس کا باپ، اس کی ماں، اس کا بھائی، اس کی بہن، اس کی بیوی، اس کے بچے اور دیگر اعزہ واقرباء جہنم کی آگ میں جل رہے ہوں گے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ** **[الزمر:۱۵]** کہہ دیجیے کہ! حقیقی زیاں کار وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے، یاد رکھو کہ کھلم کھلا نقصان یہی ہے۔

محمد اقبال کیلانی رحفظہ اللہ معاشرے کے احوال کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: تربیت اولاد کے حوالے سے ہمارے معاشرے میں بیشتر والدین کا کردار بڑا مایوس کن ہوتا جارہا ہے، یہ درست ہے کہ گھر سے باہر نکلتے ہی بچوں کو بگاڑنے والے فتنے چہار سو پھیلے نظر آتے ہیں، لیکن گھر کے اندر کا ماحول تو بہر حال والدین کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے، معصوم اور بھولی بھالی بچیاں جن کی فطرت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بے پناہ شرم وحیاء رکھی ہوتی ہے، کو مختصر، باریک اور نیم عریاں لباس پہنا کر شرم وحیا سے محروم کرنے کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ جانتے ہوئے کہ ٹی وی ''ام الفتن'' ہے، بے حیائی، فحاشی، عریانی، گانے بجانے اور عشق ومحبت کے شرمناک طریقے سکھانے کا سب سے بڑا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ ہے، گھر میں لانے کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ جانتے ہوئے کہ عریاں تصاویر اور عشق ومحبت کی فرضی داستانوں پر مشتمل غلیظ اور گندا لٹریچر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں جنسی ہیجان پیدا کرتا ہے، گھر میں لانے کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ جانتے ہوئے کہ موبائل فون نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان ناجائز تعلقات اور رابطے پیدا کرنے کا انتہائی آسان، محفوظ اور ہمہ وقتی ذریعہ ہے، بچوں کو مہیا کرنے کا ذمہ دار کون ہے؟ کبھی سنا تھا آپ نے کہ کنواری لڑکی خود اپنی زبان سے اصرار کرے کہ میں تو صرف فلاں سے ہی شادی کروں گی ورنہ نہیں کروں گی، گھر کی چہار دیواری میں یہ ''روشن خیالی'' پیدا کرنے کا ذمہ دار کون ہے؟ والدین نہیں تو اور کون؟ [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان: ۲۹۔۳۰]

ہمیں سنجیدگی سے اپنی ذمہ داریوں کا محاسبہ کرنا چاہیے اور اہل وعیال کی تربیت میں کسی قسم کی غفلت سے بچنا چاہیے ورنہ اس سے بھی مہلک نتائج برآمد ہوں گے، اس وقت سوائے حسرت وافسوس کے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

❁ اہل وعیال کی تربیت کیسے کریں؟

❁ **خود دین کی ضروری وبنیادی باتیں سیکھیں اور سیکھ کر اہل وعیال کو سکھائیں:** جیسا کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ، وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ: ٦٠٠٨]** ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ایک جیسی عمر کے تھے، ہم بیس راتیں آپ کے پاس قیام پذیر رہے اور رسول اللہ ﷺ بڑے مہربان اور نرم دل تھے، چنانچہ آپ کو خیال ہوا کہ ہم اپنے گھر والوں (کی ملاقات) کے مشتاق ہو گئے ہیں، پس آپ نے ہم سے پیچھے چھوڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہمارے گھر والوں کی بابت پوچھا، تو ہم نے آپ کو اس کی تفصیل سے آگاہ کیا، جسے سن کر آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاؤ اور وہیں رہو اور ان کو بھی (دین کی باتیں) سکھاؤ اور انہیں (بھلائی کا) حکم کرو اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے، جب نماز کا وقت ہو جائے، تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

❁ اہل وعیال کی تربیت کے لیے فارغ اوقات گھر میں رہیں:

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجات کے لیے ہمیں جن اہم باتوں کا حکم دیا ہے ان میں یہ تعلیم بھی موجود ہے، حدیث میں ہے: **عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: امْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ** [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ: ٢٤٠٦، صحيح**] عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کس طرح ممکن ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہیں اپنے اندر سمالے (یعنی تمہارا فارغ وقت گھر کے اندر ہی گزرے) اور اپنی غلطیوں پر خوب روؤ۔

مومن کو چاہیے کہ فارغ اوقات گھر میں گزارے، تاکہ اہل خانہ کی صحیح طور پر تربیت کر سکے۔ غیر ضروری طور پر بازاروں میں نہ رہے، دوستوں کے ساتھ گپ شپ کرنے سے احتراز کرے، کیوں کہ قیامت کے دن اس کی عمر کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا، اگر فارغ اوقات گھر میں رہیں تو ہم بہت سے غلط کاموں سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں اور اہل خانہ کے ساتھ گھریلو امور میں تعاون بھی کر سکتے ہیں، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ یہی تھا۔

❁ اہل وعیال کو دینی باتیں سیکھنے کا موقع دیں: اہل وعیال کو تربیت کے مقصد سے مساجد لے جائیں، دینی مجلسوں میں شرکت کا موقع دیں، جیسا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عہد نبوی میں صحابہ اپنے بچوں کو آپ کی مجلسوں میں لے جاتے تھے، خواتین نماز کے لیے مسجدوں میں آتی تھیں، آپ سے شرعی مسائل دریافت کرنے میں کوئی جھجھک محسوس نہیں کرتی تھیں، بلکہ ان کے جذبۂ ایمانی کا حال یہ تھا کہ ایک دن چند عورتیں آپ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! **غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ** [**صحيح البخاري: كِتَابُ: الْعِلْمِ، بَابٌ: هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ؟: ١٠١**] (آپ سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں اس لیے آپ اپنی طرف سے ہمارے وعظ کے لیے بھی کوئی دن خاص فرما دیں، تو آپ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ نیز ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: **مَا حَفِظْتُ "ق" إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ** [**صحيح مسلم: كِتَابُ: الْجُمُعَةِ، بَابٌ: تَخْفِيفُ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ: ٨٧٣**] میں نے "**سورۂ ق**" رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن سن کر یاد کر لی، آپ ﷺ ہر جمعہ کو خطبہ میں اس سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ مذکورہ حدیث سے جمعہ میں خواتین کی شرکت اور خطبۂ جمعہ سے علمی استفادہ کا ثبوت ملتا ہے۔

❁ **اہل وعیال کے لیے ہم قدوہ بنیں:** پہلے ہم خود احکام شریعت کے پابند ہوں، اسلامی اصول وضوابط کا پہلے ہم التزام کریں، تاکہ ہماری بات مؤثر ہو سکے، یقیناً اگر شوہر نیک ہو، نماز روزے کا پابند ہو تو اس کے اچھے اثرات اس کے اہل وعیال میں مرتب ہوں گے اور اس کی نصیحت میں اثر بھی ہوگا، لیکن اگر انسان خود عملی کوتاہیوں کا شکار ہو تو وہ نہ دوسروں کی تربیت پر توجہ دے گا اور نہ ہی اس کی بات مؤثر ہو سکتی ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ** [**البقرة: ٤٤**] کیا لوگوں کو بھلائیوں کا حکم کرتے ہو؟ اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو باوجود یہ کہ تم کتاب پڑھتے ہو، کیا اتنی بھی تم میں سمجھ نہیں؟۔ دوسری جگہ اللہ نے فرمایا: **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ [الصف: ٢-٣] اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

❁ دعاؤں کا اہتمام کریں: اہل وعیال کی صالح تربیت میں مخلصانہ جدو جہد کرتے ہوئے نیک دعاؤں کا بھی اہتمام کریں، اس لیے کہ بحیثیت انسان ہمارا کام صرف حتی المقدور کوشش کرنا ہے باقی ہماری کوششوں کو کامیابی یا ناکامی سے بہرہ ور کرنے والا اللہ رب العالمین ہے، ہم اس سے دعائیں کریں، خاص طور پر والدین اپنی اولاد کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں، یاد رہے کہ اگر والدین اپنی اولاد کی دنیا وآخرت کی بھلائی کے لیے پرخلوص دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی دعائیں قبول کرے گا، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ، لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ** [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ: الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ: ١٥٣٦، حسن] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: باپ کی دعا، مسافر کی دعا، مظلوم کی دعا۔ بطور نمونہ چند دعائیں ذکر کی جارہی ہیں:

❁ ابراهیم علیه السلام کی دعا: رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ [ابراهيم: ٤٠] اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔

❁ ابراهیم واسماعیل علیهما السلام کی دعا: رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۖ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ [البقرة: ١٢٨] اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمان بردار بنالے اور ہماری اورلاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔

❁ زکریا علیه السلام کی دعا: رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ [آل عمران: ۳۸] اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔

اہل ایمان کی دعا: رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا [الفرقان: ۷۴] اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

مومن کی دعا: رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ [الأحقاف: ۱۵] اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

خلاصۂ کلام:

مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں یہ بات مترشح ہوگئی کہ اہل وعیال کی تربیت اہل ایمان پر فرض ہے، یہ اسوۂ انبیاء ہے، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مبارک عمل ہے، اس فریضہ کی ادائیگی میں سستی وغفلت برتنے سے قیامت کے دن ہم مسؤول ہوں گے، اس لیے اگر ہم دنیا اور آخرت میں حقیقی سکون اور کامیابی کے متمنی ہیں تو اسلام کے بتائے ہوئے مذکورہ اصولوں پر ہمیں عمل کرنا ہوگا۔ اللہ ہم سب کو نیک توفیق دے۔ آمین۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

منشیات اور اسلام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، فَمَاتَ، وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

۞ تخریج:

[صحیح مسلم: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةُ، بَابٌ: بَيَانُ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ: ٢٠٠٣، سنن أبي داود: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةُ، بَابٌ: النَّهْيُ عَنِ الْمُسْكِرِ: ٣٦٧٩، سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْأَشْرِبَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ: ١٨٦١، سنن النسائي: كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ، إِثْبَاتُ اسْمِ الْخَمْرِ لِكُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ: ٥٥٨٥، سنن ابن ماجه: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةُ، بَابٌ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ: ٣٣٩٠، مسند أحمد: مُسْنَدُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: ٤٦٤٥، صحیح ابن حبان: ٥٣٥٤، صحيح الجامع: ٤٥٥٣، تخريج سنن الدارقطني: ٤٦٢٤]

۞ ترجمہ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور جس نے بھی دنیا میں شراب نوشی کی اور وہ شراب نوشی کرتے ہوئے توبہ کیے بغیر ہی مر گیا تو وہ آخرت میں شراب نہیں پیے گا (شراب طہور سے محروم کر دیا جائے گا)۔

۞ شراب کی حرمت:

مکہ میں ہی شراب کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝** [النحل: ٦٧] اور کھجور اور انگور کے درختوں کے پھلوں سے تم شراب بنا لیتے ہو اور عمدہ روزی بھی، جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لیے تو اس میں بہت بڑی نشانی ہے۔

حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ آیت اس وقت اتری تھی جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب حرام نہیں تھی، اس لیے حلال چیزوں کے ساتھ اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے، لیکن اس میں ''سَكَرًا'' کے بعد وَرِزْقًا حَسَنًا ہے جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شراب رزق حسن نہیں ہے، نیز یہ سورت مکی ہے جس میں شراب کے بارے میں ناپسندیدگی کا اظہار ہے، پھر مدنی سورتوں میں بتدریج اس کی حرمت نازل ہوگئی [**تفسیر احسن البیان: النحل:٦٧**]

شراب کی حرمت کے تدریجی مراحل اس طرح ہیں، حدیث میں ہے: **عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، قَالَ عُمَرُ: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا، فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ، فَدُعِيَ عُمَرُ، فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا، فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي النِّسَاءِ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى" فَكَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا أَقَامَ الصَّلَاةَ نَادَى: لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا، فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا بَلَغَ "فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ" قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا** [سنن النسائي: **كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ، بَابُ: تَحْرِيمُ الْخَمْرِ: ٥٥٤٠، صحیح**] عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب شراب کی حرمت نازل (ہونے کو) ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے (دعا میں) کہا: اے اللہ! شراب کے بارے میں صاف صاف آگاہ فرما دے، اس پر سورۃ البقرہ کی آیت نازل ہوئی عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی، (پھر بھی) انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے بارے میں صاف صاف آگاہ فرما دے، اس پر سورۃ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی: **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى** [**النساء:٤٣**] (اے ایمان والو! جب تم نشہ میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ) چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا منادی جب اقامت کہتا تو زور سے پکارتا: نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور انہیں پڑھ کر یہ آیت سنائی گئی، (پھر بھی) انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاف صاف آگاہ فرمادے، اس پر سورۃ المائدہ کی آیت نازل ہوئی، پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت انہیں سنائی گئی، جب **فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ** پر پہنچے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم باز آئے، ہم باز آئے۔ آیات بالترتیب درج ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ** [البقرة: ۲۱۹] لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجیے! ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے، اور لوگوں کو ان سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ** [النساء: ۴۳] اے ایمان والو! جب تم نشہ میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝** [المائدة: ۹۰۔ ۹۱] اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان (وغیرہ) اور پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو، شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ کی یاد اور نماز سے تم کو باز رکھے پس کیا تم باز آنے والے ہو؟۔

سورۃ المائدہ کی مذکورہ آیت شراب کی حرمت سے متعلق فائنل آیت ہے، امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **وَلَا خِلَافَ بَيْنَ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ أَنَّ سُوْرَةَ الْمَائِدَةَ نَزَلَتْ بِتَحْرِيْمِ الْخَمْرِ** [تفسير القرطبي: المائدة: ۹۰۔۹۱] علماء مسلمین کے درمیان اس بات پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی اختلاف نہیں ہے کہ سورۃ المائدہ والی آیت شراب کی حرمت کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس آیت میں مختلف طریقے سے شراب کی حرمت کو واضح کیا گیا ہے، مثلاً:

☆ خمر (شراب) کو میسر (جوا)، انصاب (بت) اور ازلام (پانسے، فال) کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

☆ شراب کو رجس یعنی نجس کہا گیا ہے۔

☆ شیطانی عمل کہہ کر اس کی قباحت اور شناعت کو ذکر کیا گیا ہے۔

☆ **فَاجْتَنِبُوْهُ** کہہ کر ہر طرح سے اس سے دور رہنے کی تعلیم دی گئی ہے اور کسی بھی طرح اس سے فائدہ اٹھانے سے منع کیا گیا ہے۔

☆ شراب سے اجتناب پر فلاح کی بشارت سنائی گئی ہے، اس کا لازمی مطلب ہے کہ اس کا ارتکاب باعث خسارہ و ہلاکت ہے۔

☆ شراب نوشی باہمی بغض وعداوت اور قتال وجدال کا ذریعہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روکنے کا اہم سبب ہے۔

☆ آیت کے اختتام پر **فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ** کہہ کر اس سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

☆ مسلم نوجوانوں کا کردار یہ ہونا چاہیے کہ صحابہ کرام کی طرح **انتهينا** کہہ کر اس سے مکمل باز آجائیں اور صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کریں۔

حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، قَالَ: فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا، فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا، فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا الْآيَةَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَظَالِمِ، بَابُ صَبِّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ: ٢٤٦٤]** انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ان دنوں کھجور ہی کی شراب وہ پیا کرتے تھے۔(پھر جونہی شراب کی حرمت پر آیت قرآنی اتری) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک منادی سے ندا کرائی کہ شراب حرام ہوگئی ہے۔انہوں نے کہا (یہ سنتے ہی) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ باہر لے جا کر اس شراب (کے مٹکے) کو انڈیل دو۔ چنانچہ میں نے باہر نکل کر ساری شراب بہا دی۔شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی، تو بعض لوگوں نے کہا، یوں معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اس حالت میں قتل کردیے گئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹ میں موجود تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا** [المائدة:۹۳] وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے، ان پر ان چیزوں کا کوئی گناہ نہیں ہے۔جو پہلے کھا چکے ہیں (آخر آیت تک)۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: شراب کی حرمت غزوۂ احد کے بعد سن ۳ھ ہجری میں نازل ہوئی [تفسير القرطبي: المائدة: ۹۰۔۹۱] یہی ابن عاشور اور امام ابن تیمیہ رحمہما اللہ کا بھی موقف ہے۔ ابن عطیہ رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: **وَإِنَّمَا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِظَوَاهِرِ الْقُرْآنِ وَنُصُوصِ الْأَحَادِيْثِ وإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ** [المحرر الوجيز: المائدة: ۹۰۔۹۱] شراب کی حرمت قرآنی آیات، نصوص احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **وأَمَّا الْخَمْرُ فَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ: عَلَى تَحْرِيْمِ شُرْبِ الْخَمْرِ، وَأَجْمَعُوا: عَلَى وُجُوبِ الْحَدِّ عَلَى شَارِبِهَا، سَواءٌ شَرِبَ قَلِيْلاً أَوْ كَثِيْراً** [شرح النووي على صحيح مسلم: ۱۱/۲۱۷] مسلمانوں نے شراب نوشی کی حرمت پر اجماع نقل کیا ہے اور اسی طرح شرابی پر حد کی وجوبیت پر اجماع کیا ہے چاہے وہ کم پیے یا زیادہ۔

شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے:

یہ تمام برائیوں کی کنجی ہے، ام الخبائث اور ام الفواحش ہے، شرابی انسان تمام برائیوں کا عادی ہوجاتا ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اجتناب کا حکم دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةِ، بَابٌ: الْخَمْرُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ: ۳۳۷۱، صحيح] ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی: شراب مت پیو، اس لیے کہ یہ تمام برائیوں کی کنجی ہے۔

اسی طرح عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ، إِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلِقَتْهُ امْرَأَةٌ غَوِيَّةٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّا نَدْعُوكَ لِلشَّهَادَةِ، فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا أَغْلَقَتْهُ دُونَهُ، حَتَّى أَفْضَى إِلَى امْرَأَةٍ وَضِيئَةٍ، عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةُ خَمْرٍ، فَقَالَتْ: إِنِّي وَاللهِ مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ، وَلَكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ، أَوْ تَشْرَبَ مِنْ هَذِهِ الْخَمْرَةِ كَأْسًا، أَوْ تَقْتُلَ هَذَا الْغُلَامَ، قَالَ: فَاسْقِينِي مِنْ هَذَا الْخَمْرِ كَأْسًا، فَسَقَتْهُ كَأْسًا، قَالَ: زِيدُونِي، فَلَمْ يَرِمْ حَتَّى وَقَعَ عَلَيْهَا، وَقَتَلَ النَّفْسَ، فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا وَاللهِ لَا يَجْتَمِعُ الْإِيمَانُ وَإِدْمَانُ الْخَمْرِ إِلَّا لَيُوشِكُ أَنْ يُخْرِجَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ [سنن النسائي: كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ، ذِكْرُ الْآثَامِ الْمُتَوَلِّدَةِ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ مِنْ تَرْكِ الصَّلَوَاتِ وَمِنْ قَتْلِ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَمِنْ وُقُوعٍ عَلَى الْمَحَارِمِ: ۵۶۶۶، صحيح موقوف] شراب سے بچو، کیوں کہ یہ برائیوں کی جڑ ہے، تم سے پہلے زمانے کے لوگوں میں ایک شخص تھا جو بہت عبادت گزار تھا، اسے ایک بدکار عورت نے پھانس لیا، اس نے اس کے پاس ایک لونڈی بھیجی اور اس سے کہلا بھیجا کہ ہم تمھیں گواہی دینے کے لیے بلا رہے ہیں، چنانچہ وہ اس کی لونڈی کے ساتھ گیا، وہ جب ایک دروازے میں داخل ہو جاتا (لونڈی) اسے بند کرنا شروع کر دیتی یہاں تک کہ وہ ایک حسین وجمیل عورت کے پاس پہنچا، اس کے پاس ایک بچہ تھا اور شراب کا ایک برتن، وہ بولی: اللہ کی قسم! میں نے تمھیں گواہی کے لیے نہیں بلایا ہے، بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ تم مجھ سے صحبت کرو، یا پھر ایک گلاس یہ شراب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیو، یا اس بچے کو قتل کر دو، وہ بولا: مجھے ایک گلاس شراب پلا دو، چنانچہ اس نے ایک گلاس پلائی، وہ بولا: اور دو، اور وہ وہاں سے نہیں ہٹا یہاں تک کہ اس عورت سے صحبت کر لی اور اس بچے کا خون بھی کر دیا، لہٰذا تم لوگ شراب سے بچو، اللہ کی قسم! ایمان اور شراب نوشی کی عادت، دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے، البتہ ان میں سے ایک دوسرے کو نکال دے گا۔

سبحان اللہ! غور فرمائیں کہ شراب کے نشے میں مست ہونے کے بعد اس عابد وزاہد نے معصوم بچے کو قتل بھی کیا اور عورت سے زنا بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو اس بری لت اور گندی عادت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ہر نشہ آور چیز حرام ہے:

اسلام میں تمام نشہ آور چیزیں حرام ہیں، چاہے اس کی نوعیت اور نام کچھ بھی ہو اگر وہ مسکر اور مفتر ہے تو حرام ہے، چاہے قلیل مقدار میں ہو یا کثیر مقدار میں، اس وقت سماج میں شراب کے علاوہ بھی مختلف شکلوں میں منشیات کا استعمال ہو رہا ہے، مثلاً: چرس، گانجا، افیون، ہیروئن، حشیش، بھنگ، تمباکو، زردہ، گل، بیڑی، سگریٹ، گٹکھا، کوکین، بئر، حقہ وغیرہ، بعض روشن خیال لوگ صرف شراب کو حرام سمجھتے ہیں اور دیگر مسکرات ومخدرات کو حرام نہیں سمجھتے اور اس کے لیے طرح طرح کے احتمالات پیش کرتے ہیں اور نصوص شرعیہ کی من مانی تاویلات کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں اللہ تعالیٰ ان کی اس جرأت پر کسی فتنے یا عذاب میں مبتلا نہ کر دے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾** [النور: ٦٣] (سنو! جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انہیں دردناک عذاب (نہ) پہنچے)۔

اس سلسلے میں وارد کتاب وسنت کے نصوص عام ہیں اور شراب کی حرمت کی جو علت ہے وہ علت دیگر منشیات میں بھی موجود ہے، یہ تمام چیزیں عقل میں فتور پیدا کرتی ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو چیزیں عقل میں فتور پیدا کریں وہ خمر ہے اور خمر حرام ہے، لہٰذا موجودہ زمانے کی تمام نشہ آور اشیاء حرام ہیں، نام بدل لینے سے حکم نہیں بدلتا، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں ہر مسکر پر خمر کا اطلاق کیا گیا ہے، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **عِلَّةُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ كَوْنُهَا تَصُدُّ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ وَهَذِهِ الْعِلَّةُ مَوْجُودَةٌ فِي جَمِيعِ الْمُسْكِرَاتِ فَوَجَبَ طَرْدُ الْحُكْمِ فِي الْجَمِيعِ** [شرح النووي على مسلم: ١٣/١٣٠] شراب کی حرمت کی علت اس کا اللہ کے ذکر اور نماز سے روکنا ہے اور یہ علت تمام نشہ آور چیزوں میں موجود ہے، لہٰذا تمام منشیات میں اسی کا حکم (حرمت کا) لگانا ضروری ہے۔ بعض دیگر نصوص ملاحظہ فرمائیں:

١۔ **عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: مِنَ الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالْعَسَلِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ** [صحيح مسلم: كِتَابُ: التَّفْسِيرِ، بَابُ: فِي نُزُولِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ: ٣٠٣٢]
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: جان لو کہ شراب جب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی: گیہوں، جو، کھجور، انگور اور شہد سے۔ اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور ڈالے (خواہ وہ کسی چیز کی ہو)۔

٢۔ **عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَا، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ، وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ: الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ، فَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةُ، بَابُ: بَيَانُ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ: ١٧٣٣] ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے ملک میں ایک شراب بنتی ہے جس کو مزر کہتے ہیں، وہ جو سے بنتی ہے اور ایک شراب شہد سے بنتی ہے جس کو بتع کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ہر نشہ والی شراب حرام ہے۔

۳۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ** [سنن أبي داود: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةِ، بَابٌ: النَّهْيُ عَنِ الْمُسْكِرِ: ۳۶۸۱، حسن صحيح] جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

۴۔ **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ** [سنن أبي داود: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةِ، بَابٌ: النَّهْيُ عَنِ الْمُسْكِرِ: ۳۶۸۷، صحيح] عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو چیز فرق بھر نشہ لاتی ہے اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔ اس حدیث میں فرق (ایک پیمانہ ہے سولہ رطل کا) اور مٹھی بھر کا مفہوم بھی کثیر و قلیل ہی ہے، یعنی جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۵۔ **عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ، فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ، غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةِ، بَابٌ: النَّهْيُ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ، وَالدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ: ۹۷۷] بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم کو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سے، اب ہر برتن میں پیو بس نشہ لانے والی چیز نہ پیو۔ دوسری روایت میں ہے: **نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ، وَإِنَّ الظُّرُوفَ "أَوْ ظَرْفًا" لَا يُحِلُّ شَيْئًا، وَلَا يُحَرِّمُهُ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةِ، بَابٌ: النَّهْيُ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ، وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ: ۹۷۷] میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی اصل تو ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

۶۔ **عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةِ، بَابٌ: بَيَانُ أَنَّ كُلَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ: ۲۰۰۱] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتع کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

شراب اور دیگر منشیات کے نقصانات:

عقل کی خرابی: انسان کو جمادات، حیوانات، نباتات اور دیگر مخلوقات پر جو امتیاز حاصل ہے وہ عقل کی وجہ سے ہے، اسی عقل کی وجہ سے انسان صحیح اور غلط، خیر وشر، نفع ونقصان اور نیکی وبدی میں تمیز کرتا ہے، شراب اور نشہ کی عادت عقل کو خراب کر دیتی ہے، عقل پر پردہ ڈالتی ہے، انسان ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے، خمر (شراب) کہتے ہی ہیں جو عقل کو مخمور کر دے، نشہ کے استعمال سے ایک انسان اس عظیم نعمت کو ضائع کر دیتا ہے اور اس کے اور دوسرے جمادات وحیوانات میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا، وہ زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ نظر آتا ہے، گھر اور سماج کے لیے بوجھ بن جاتا ہے، شراب اور نشہ کی وجہ سے عقل کا ضیاع ایسا عظیم خسارہ ہے جو شراب ومنشیات کی حرمت کے لیے کافی ہے، علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **لَوْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا سِوىٰ إِزَالَةِ الْعَقْلِ وَالْخُرُوجِ عَنْ حَدِّ الْاسْتِقَامَةِ لَكَفَى، فَإِنَّهُ إِذَا اخْتَلَّ الْعَقْلُ حَصَلَتْ الْخَبَائِثُ بِأَسْرِهَا** [روح المعاني: ۱۱۴/۲] اگر اس (شراب) میں سوائے عقل کے زائل ہونے اور حد اعتدال سے نکل جانے کے کوئی اور نقصان نہ بھی ہو تو مذکورہ نقصان ہی (اس کے حرام ہونے کے لیے) کافی ہے، بلا شبہ عقل خراب ہو جائے تو تمام خبائث وجرائم صادر ہونے لگیں گے۔ امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **حَرَّمَ الشَّرعُ شُربَ الخَمرِ، لِأَنَّه يُزِيلُ العَقلَ، وبَقاءُ الْعقْلِ مَقْصُودٌ لِلشّرعِ، لِأَنّه آلَةُ الْفَهمِ، وحَامِلُ الْأَمَانَةِ ومَحَلُّ الْخِطَابِ والتَّكْلِيفِ، فَالْعَقلُ مَلَاكُ أُمورِ الدّينِ والدُّنيا فَبقاؤهُ مَقْصودٌ** [شفاء الغليل: ۱۰۳] شریعت نے شراب کو حرام قرار دیا اس لیے کہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو جاتی ہے جب کہ عقل کا درست رکھنا شریعت میں مطلوب ہے کیوں کہ عقل یہ سمجھ بوجھ کا وسیلہ ہے، امانت کو اٹھانے کا آلہ ہے، شرعی احکام کے مکلف ہونے کا محل ہے، تمام دینی ودنیوی امور کا دارومدار عقل ہے، چنانچہ اس کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ **دینی نقصانات:** شرابی اور نشہ کا عادی انسان کافر تو نہیں ہوتا مگر اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے، ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جاتا ہے، نماز روزہ اور کسی بھی نیکی و بھلائی کے کام سے اس کو کوئی مطلب نہیں ہوتا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کے نقصانات کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا: **إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ﴿٩١﴾** [المائدة: ٩١] شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ کی یاد اور نماز سے تم کو باز رکھے پس کیا تم باز آنے والے ہو؟۔ اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ** [بخاري: **كِتَابُ الْحُدُودِ، بَابٌ: لَا يُشْرَبُ الْخَمْرُ**: ٦٧٧٢] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، جب بھی کوئی شراب پینے والا شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، جب بھی کوئی چوری کرنے والا چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، جب بھی کوئی لوٹنے والا لوٹتا ہے کہ لوگ نظریں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھنے لگتے ہیں تو وہ مومن نہیں رہتا۔

شرابی اگر نماز بھی پڑھے تو اسے نماز کا ثواب نہیں ملتا، حدیث نبوی ﷺ ہے: **عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ، لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ، لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ، قِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ** [سنن الترمذي: **أَبْوَابُ الْأَشْرِبَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي شَارِبِ**

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْخَمْرِ: ١٨٦٢، صحيح] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرے گا، اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، اگر اس نے دوبارہ شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرے گا، اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، اگر اس نے پھر شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرے گا، اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، اگر اس نے چوتھی بار بھی شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں کرے گا اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا، پوچھا گیا، ابوعبدالرحمٰن! نہر خبال کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جہنمیوں کے پیپ کی ایک نہر ہے۔ ابوعبداللہ محمد بن نصر المروزي نے کہا: **قوله: لا تقبل له صلاة أي: لا يثاب على صلاته أربعين يوماً عقوبة لشربه الخمر، كما قالوا في المتكلم يوم الجمعة والإمام يخطب إنه يصلي الجمعة ولا جمعة له، يعنون أنه لا يعطى ثواب الجمعة عقوبة لذنبه ["تعظيم قدر الصلاة": ٢/٥٨٧-٥٨٨]** نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان: اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کی جائے گی کا مطلب یہ ہے کہ شراب نوشی کی سزا میں اسے چالیس دنوں کی نمازوں کا ثواب نہیں ملے گا، جیسا جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران اگر کوئی بات کرتا ہے تو وہ بطور سزا جمعہ کے ثواب سے محروم کر دیا جاتا ہے، حالاں کہ وہ نماز جمعہ کا اہتمام کرتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **وَأَمَّا عَدَمُ قَبُول صَلاته فَمَعْنَاهُ أَنَّهُ لا ثَوَاب لَهُ فِيهَا وَإِنْ كَانَتْ مُجْزِئَة فِي سُقُوط الْفَرْض عَنْهُ، وَلا يَحْتَاج مَعَهَا إِلَى إِعَادَة [شرح مسلم للنووي: ١٤/٢٢٧]** نماز کی عدم قبولیت کا مطلب یہ ہے کہ اسے نماز کا ثواب نہیں ملے گا البتہ اس کی نماز صحیح ہے اگر اس نے تمام شروط کے ساتھ نماز ادا کی ہے، تو اس سے فرضیت ساقط ہو جائے گی اور نماز کے اعادے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اسی طرح شراب نوشی باعث گمراہی ہے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أُتِيَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا، فَأَخَذَ اللَّبَنَ، قَالَ جِبْرِيلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّفْسِيرِ، سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ، بَابُ قَوْلِهِ: أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ: ۴۷۰۹] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ معراج کی رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیت المقدس میں دو پیالے پیش کیے گئے ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا پیالہ اٹھا لیا۔ اس پر جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ: تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے آپ کو فطرت (اسلام) کی ہدایت کی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی امت گم راہ ہو جاتی۔ ایک اور حدیث میں ہے: شَارِبُ الخمرِ كعَابِدِ وثَنٍ، وشَارِبُ الخمرِ كعَابِدِ اللَّاتِ والعُزّى [أخرجه الحارث في المسند: ۵۴۹، صحيح الجامع: ۳۷۰۱] شرابی بت پرست اور لات وعزیٰ کے پرستار کی طرح ہے۔

اسی طرح شراب پینا تو ایک سنگین اور خطرناک گناہ ہے ہی، اس کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ایسی مجلس میں شرکت جائز نہیں ہے جہاں شراب نوشی کا دور چلتا ہو، اگرچہ وہ شراب نہ پیے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالْخَمْرِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْأَدَبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ: ۲۸۰۱، حسن] اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چلتا ہو۔

سوء خاتمہ: نشہ کا عادی انسان دھیرے دھیرے مجنون اور حواس باختہ ہو جاتا ہے، ذہنی توازن کھو بیٹھتا ہے، جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ گناہوں میں ڈوبا رہتا ہے اور بسا اوقات اسی حالت میں اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور یہ بہت بری موت قرار پاتی ہے کیوں کہ انسان جس حالت میں مرتا ہے قیامت کے دن اسی حال میں اسے اٹھایا جائے گا، نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کا فرمان ہے: **عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْجَنَّةُ وَصِفَةُ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، بَابُ: الْأَمْرُ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالَى عِنْدَ الْمَوْتِ: ۲۸۷۸] جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر بندہ قیامت کے دن اس حالت پر اٹھایا جائے گا جس حالت میں وہ مرا تھا۔

مالی نقصانات: شراب ونشہ کا عادی انسان اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے لیے بے دریغ پیسے لٹاتا ہے، بعض نوجوان ایک ایک دن میں نامعلوم تعداد میں سگریٹ نوشی اور گٹکھا خوری کرتے ہیں اور بعض تو اس قدر عادی ہوتے ہیں کہ اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے پیسے نہ ملنے پر چوری بھی کرتے ہیں، بیوی کا زیور بیچ ڈالتے ہیں، یہ کیسی حماقت کی بات ہے کہ ایک انسان مال بھی خرچ کرتا ہے وہ بھی اپنے آپ کو نقصان پہنچانے کے لیے، اپنی صحت کو برباد کرنے کے لیے اور یہ سب شعور وآگہی کے ساتھ، اللہ المستعان، یہ اسراف اور فضول خرچی ہے، جس سے منع کیا گیا ہے اور ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: **وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ﴿٢٧﴾** [الإسراء: ۲۶-۲۷] اور اسراف اور بے جا خرچ، یعنی فضول خرچی سے بچو۔ بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ اور اسراف کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا، ارشاد ربانی ہے: **وَّكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾** [الأعراف: ۳۱] اور کھاؤ پیو اور حد سے مت نکلو۔ بے شک اللہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور مسرفین کا ٹھکانہ جہنم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٤٣﴾** [غافر: ۴۳] اور حد سے گزر جانے والے ہی (یقیناً) اہل دوزخ ہیں۔ حدیث میں ہے: **كُلُوا وَتَصَدَّقُوا، وَالْبَسُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ** [سنن النسائي: كِتَابُ الزَّكَاةِ، الِاخْتِيَالُ فِي الصَّدَقَةِ: ۲۵۵۹، حسن] کھاؤ، صدقہ کرو، اور پہنو، لیکن اسراف (فضول خرچی) اور غرور وگھمنڈ سے بچو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حدیث میں مال ضائع کرنے سے منع کیا گیا ہے، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا، قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْأَقْضِيَةُ، بَابُ: النَّهْيُ عَنْ كَثْرَةِ الْمَسَائِلِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ: ٥٩٣]** اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے: ایک بے فائدہ گفتگو، دوسرے مال کو تباہ کرنا (بے جا خرچ کرنا) تیسرے زیادہ سوالات کرنا۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ اپنا مال ایسی جگہ خرچ کریں جہاں ان کے دین اور دنیا کی بھلائی ہو، پاکیزہ اور صحت بخش اشیاء کا استعمال کریں اور مال کو ضائع نہ کریں کیوں کہ قیامت کے دن مال سے متعلق ہم سے دو سوال ہوں گے: مال کہاں سے کمائے اور کہاں خرچ کیے، لہٰذا مال کے آمد و خرچ میں احتیاط سے کام لیں تا کہ دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے محفوظ رہیں۔

❁ **اخلاقی نقصانات:** شرابی اور نشہ کا عادی انسان اپنا وقار اور اپنی انسانیت کھو بیٹھتا ہے، سماج اور معاشرے میں اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، نشہ کی حالت میں وہ ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا، مار پیٹ، گالی گلوچ، بحث و مباحثہ کرتا ہے، گلی محلہ اور پاس پڑوس کے لوگ بھی اس کے شر سے محفوظ نہیں رہتے، گھر میں بیوی بچے ڈرے اور سہمے رہتے ہیں، اس گندی عادت نے کتنے آباد گھروں کو اجاڑ دیا، کتنے خاندان بکھر گئے، بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوگئیں، بلکہ زندگی ہی میں بچے یتیم اور بیوی بیوہ نظر آتی ہے، نشہ کی حالت میں انسان جب گھر لوٹتا ہے تو ماں کو ماں نہیں سمجھتا، بیٹی کو بیٹی نہیں، کتنے ایسے گھناؤنے واقعات پیش آئے کہ شرابی باپ نے بیٹی کے ساتھ منہ کالا کیا، شرابی بھائی نے بہن کی عصمت دری کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **أَلْخَمرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ، وَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلَى أُمِّهِ وَ خَالَتِهِ وَ عَمَّتِهِ [أخرجه الدارقطني في السنن: ٤٦١٢، والطبراني في المعجم الكبير: ١١/١٦٤، (١١٣٧٢) السلسلة الصحيحة: ١٨٥٣، حسن لشواهده]** شراب فحاشی و بے حیائی کی جڑ اور بڑے گناہوں میں سے ایک ہے، جب وہ شراب پیتا ہے تو شراب کے نشے میں اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی سے جماع کر بیٹھتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح نشے کی حالت میں دوسروں کی املاک کو نقصان پہنچاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے ایک جوان اونٹنی غنیمت میں ملی تھی اور ایک دوسری اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عنایت فرمائی تھی۔ ایک دن ایک انصاری صحابی کے دروازے پر میں ان دونوں کو اس خیال سے باندھے ہوئے تھا کہ ان کی پیٹھ پر اذخر (عرب کی ایک خوشبودار گھاس جسے سنار وغیرہ استعمال کرتے تھے) رکھ کر بیچنے لے جاؤں گا۔ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی میرے ساتھ تھا۔ اس طرح (خیال یہ تھا کہ) اس کی آمدنی سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ کروں گا۔ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اسی (انصاری کے) گھر میں شراب پی رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گانے والی بھی تھی۔ اس نے جب یہ مصرعہ پڑھا: ''ہاں: اے حمزہ! اٹھو، فربہ جوان اونٹنیوں کی طرف'' (بڑھ) حمزہ رضی اللہ عنہ جوش میں تلوار لے کر اٹھے اور دونوں اونٹنیوں کے کوہان چیر دیے۔ ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے۔ اور ان کی کلیجی نکال لی (ابن جریج نے بیان کیا کہ) میں نے ابن شہاب سے پوچھا، کیا کوہان کا گوشت بھی کاٹ لیا تھا۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ ان دونوں کے کوہان کاٹ لیے اور انہیں لے گئے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے یہ دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ میں نے آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی تو آپ تشریف لائے۔ زید رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ ہی تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خفگی ظاہر فرمائی تو حمزہ نے نظر اٹھا کر کہا: تم سب میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الٹے پاؤں لوٹ کر ان کے پاس سے چلے آئے [**صحيح البخاري: بَابٌ: فِي الشِّرْبِ، بَابُ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَأِ: ۲۳۷۵**] یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا قصہ ہے۔

❁ **طبی نقصانات:** شرعی احکام میں بندوں کی مصلحتوں کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے، بندوں کے لیے جو چیزیں مفید ہیں وہ حلال ہیں اور جو چیزیں نقصان دہ ہیں وہ حرام ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام صحت کی حفاظت پر زور دیتا ہے، اسلام میں وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو ہماری صحت کے لیے مضر ہوں جیسے: مردہ، خون، خنزیر کا گوشت وغیرہ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴿۱۷۳﴾** [البقرة: ۱۷۳] تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔ اسی لیے شریعت اسلامیہ نے طیبات کو حلال کیا اور خبائث کو حرام کیا، ارشاد ربانی ہے: **يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴿۱۶۸﴾** [البقرة: ۱۶۸] لوگو! زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں ان میں سے کھاؤ پیو اور شیطانی راہ پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد ذکر کرتے ہوئے فرمایا: **وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ** [الأعراف: ۱۵۷] اور پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: **فَكُلُّ مَا نَفَعَ فَهُوَ طَيِّبٌ وَكُلُّ مَا ضَرَّ فَهُوَ خَبِيْثٌ** [**القواعد الفقهية المستخرجة من اعلام الموقعين لابن القيم: ۲۹۲**] ہر نفع بخش چیز طیب ہے اور ہر نقصان دہ چیز خبیث ہے۔ بلاشبہ شراب اور نشہ آور تمام چیزیں خبائث کی قبیل سے ہیں۔ شراب کی عادت انسان کے اندر مہلک بیماریوں کو جنم دیتی ہے، اعضاء رئیسہ برباد ہوجاتے ہیں، شراب کی وجہ سے لاحق ہونے والی بعض بیماریاں درج ذیل ہیں:

۱۔ ان کے استعمال سے دانت خراب ہوجاتے ہیں اور منہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔

۲۔ ماہرین کے نزدیک تمباکو وغیرہ میں بے حد زہریلے اجزاء نکوٹین، فیرفورال، پاسٹریڈن وغیرہ ہوتے ہیں۔ یہ زہریلے اجزا انسانی جسم پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں اور فاسد مادے پیدا کرتے ہیں ان کے استعمال سے خون کا رنگ متاثر ہوتا ہے، خون زردی مائل اور پتلا ہوجاتا ہے۔

۳۔ اس سے عضلات کمزور اور ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔منشیات کے زیادہ استعمال سے جسم کے افعال میں بے ترتیبی پیدا ہوتی ہے، معمولی محنت سے انسان کی سانس پھولنے لگتی ہے، اس سے دل کا دس فیصدی کام بڑھ جاتا ہے۔

۵۔ان سے پھیپھڑوں کے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں انسان کے سونگھنے کی طاقت کم ہوجاتی ہے۔

۶۔ان کے استعمال سے معدہ آنتوں کی اندرونی سطح پر ایک قسم کا چپک دار مادہ جمع ہو جاتا ہے جوان کی ساخت کو متاثر کرتا ہے اس سے معدہ خراب اور بھوک کم ہوجاتی ہے۔

۷۔تمباکو، سگریٹ، نسوار وغیرہ مسلسل لگاتار استعمال کرنے سے یہ سرطان کا باعث بنتے ہیں، بل کہ کینسر کی سترہ اقسام ہیں جن کی وجہ تمباکو کا استعمال ہے۔اِن میں منہ، جلد، گلے، سینے، پھیپھڑے، معدے، مثانہ وغیرہ کا کینسر شامل ہے۔

۸۔ان کے استعمال سے بصارت و بینائی کم ہوجاتی ہے۔

۹۔ان کے استعمال سے انسان کے اندر چڑچڑاپن، غصہ، سستی، ضد، ڈر، خوف اور بدمزاجی پیدا ہوجاتی ہے۔

۱۰۔ان کا استعمال رعشہ، نزلہ، زکام کا بہت بڑا سبب ہے [ماہنامہ: دارالعلوم، شمارہ: ۱۲/ جلد: ۱۰۵، ربیع الثانی، جمادی الاول: ۱۴۴۳ھ مطابق دسمبر: ۲۰۲۱ء]

الغرض جسم کا کوئی ایسا حصہ نہیں جو شراب اور نشہ سے متاثر نہ ہو۔ اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ شراب و منشیات ایک سست رفتار زہر ہے جو آہستہ آہستہ انسان کو کھوکھلا اور لاغر کردیتا ہے اور اسے موت کے قریب پہنچا دیتا ہے۔ ذیل کی سطور میں ماہرین کی بعض طبی تحقیقات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ایک جرمن طبیب کا کہنا ہے: **اقفلوا لي نصف الحانات أضمن لكم الاستغناء عن نصف المستشفيات والملاجئ والسجون [انظر: مجلد الهداية الإسلامية: ۲۱۴/۴، تفسير المنار: ۳۲۶]** تم شراب کی دوکانوں میں سے آدھی دوکانیں بند کردو میں تم کو آدھے شفا خانوں، پناہ گاہوں اور جیل خانوں سے مستغنی کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔عالمی ادارہ صحت W.H.O نے ۸۰ رملکوں کے احوال وکوائف کا جائزہ لے کر یہ بتایا کہ امریکہ، برطانیہ، مغربی جرمنی، روس اور جاپان میں نفسیاتی، ذہنی اور اعصابی امراض میں بیش از بیش اور روز افزوں افزائش کا واحد سبب نشے بازی ہے۔

ماہرین اطباء نے منشیات سے پیدا ہونے والی مختلف نفسیاتی بیماریوں کی نشان دہی کی ہے۔ منشیات سے متعلق تحقیق و ریسرچ کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم کے مطابق منشیات سے درج ذیل عوارض لاحق ہوتے ہیں۔ (۱) قوتِ حافظہ میں ۲۲ رفیصد کمی آجاتی ہے۔ (۲) حساسیت میں ۹۲ رفیصد اضافہ ہوجاتا ہے۔ (۳) آدمی ۸۰ رفیصد اختلال کا شکار ہوجاتا ہے۔ (۴) ۶۱ رفیصد پریشانی اور بے چینی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ (۵) ۸۸ رفیصد منشیات کا عادی انسان سب سے الگ سوچ رکھنے والا ہوجاتا ہے [مستفاد: از منشیات اور اسلام: ۳۸] فسادِ معدہ، خواہشِ طعام کا فقدان، اعضائے جسم کی ساخت میں خرابی، نشہ کے عادی لوگوں کی شکلیں جلد خراب ہوجاتی ہیں، آنکھیں باہر نکل آتی ہیں، رنگ ہیئت بدل جاتی ہے اور پیٹ بھاری ہوجاتا ہے۔ بلکہ بعض جرمنی اطباء کا بیان ہے کہ چالیس سال کے نشہ کے عادی شخص کی ہیئت ساٹھ سال کے انسان کی سی ہوجاتی ہے، اور وہ جسم وعقل ہر اعتبار سے بوڑھا ہوجاتا ہے [شراب اور نشہ آور اشیاء کی حرمت ومضرت: ۹۲]

۳۔نیوزی لینڈ میں ہونے والی ایک تحقیق کے دوران سر درد اور سگریٹ نوشی کے عمل کے درمیان گہرا تعلق دیکھا گیا ہے، ماہرین نے اپنی تحقیق میں ۹۸۰ رمردوں اور عورتوں کو شامل کیا جنہوں نے بتایا کہ انہیں ۱۱ رسے ۱۳ رسال کی عمر میں سر درد شروع ہوا اور وہ اسی عمر سے سگریٹ نوشی بھی کر رہے ہیں۔ گزشتہ ۱۵ رسال سے سگریٹ نوشی کرنے والے ایک گروپ میں شامل افراد نے کہا کہ انہیں علم ہے کہ جب وہ زیادہ سگریٹ نوشی کرتے ہیں تو سر درد بڑھ جاتا ہے [شراب نوشی اور منشیات کے دینی اور دنیوی نقصانات: اشاعت: مضامین ڈاٹ کام: ۱۶ رفروری، ۲۰۱۷] سگریٹ نوشی کے تعلق سے جو تحقیقات سامنے آئی ہیں ان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایسے لوگ جو اگرچہ خود تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سگریٹ نہیں پیتے لیکن ایسے ماحول میں ان کا اٹھنا بیٹھنا ہے جہاں سگریٹ نوشی ہوتی ہے وہ بھی اسی طرح سگریٹ کے زہریلے دھوئیں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اسے Passive Smoking کا نام دیا گیا ہے کہ یہ بھی ایک رنگ کی سگریٹ نوشی ہی ہے۔ سگریٹ کے عادی لوگوں پر دفاتر میں یا پبلک جگہوں میں سگریٹ پینے پر پابندی لگانے سے متعلق قوانین بنائے جارہے ہیں۔

ہماری زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے گراں قدر عطیہ اور عظیم نعمت ہے، اس کی حفاظت کرنا ہماری ذمہ داری ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ؁** [النساء: ۲۹] اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تم پر نہایت مہربان ہے۔ اور فرمایا: **وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ** [البقرة: ۱۹۵] اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

۞ دنیوی سزائیں:

جس سماج اور معاشرے میں شراب نوشی عام ہو جائے گی وہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف قسم کے خطرناک عذابات آئیں گے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَتَى ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: عَلَامَةُ حُلُولِ الْمَسْخِ وَالْخَسْفِ: ۲۲۱۲، حسن] عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں **خسف، مسخ** اور **قذف** واقع ہوگا، ایک مسلمان نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایسا کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب ناچنے والیاں اور گانے باجے عام ہو جائیں گے اور شراب نوشی عام ہو جائے گی۔ (**خسف**: زمین کا دھنسنا، **مسخ**: صورتوں کا تبدیل ہونا، **قذف**: پتھروں کی بارش ہونا) دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ: الْعُقُوبَاتُ: ۴۰۲۰، صحیح] ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھیں گے، ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی، تو اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دے گا۔

دقدرتی عذابات کے علاوہ جب معاشرے میں ایسے فاسد اور گندے عناصر موجود ہوں گے تو قتال وجدال، لڑائی جھگڑے، فحاشی و بے حیائی اور عصمت دری کے واقعات عام ہوں گے، شرابی ڈرائیوروں سے اکسیڈنٹ کے حادثات رونما ہوں گے، خود ہلاک ہوں گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کریں گے، پاس پڑوس اور گلی و محلے کے لوگ سکون و عافیت کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ لہٰذا عذابات الٰہیہ اور دنیوی حوادث سے اپنے سماج کو محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم سب مل کر اس جرم عظیم کی روک تھام کی کوشش کریں، لوگوں میں بیداری پیدا کریں، جب تک معاشرہ اس قسم کی گندگیوں سے پاک نہیں ہوگا ہم عذاب الٰہی اور حوادث سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتے، اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسی طرح اگر اسلامی حکومت ہو اور مسلمانوں کا امیر ہو اور کسی کے بارے میں شراب نوشی ثابت ہو جائے تو اسے امام المسلمین کی رائے کے مطابق چالیس یا اس سے کم یا زیادہ کوڑے لگائے جائیں گے، حدیث میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ، قَالَ: وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَخَفَّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ [صحیح مسلم: كِتَابُ: الْحُدُودِ، بَابُ: حَدُّ الْخَمْرِ: ۱۷۰۶] انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دو چھڑیوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چالیس کے قریب کوڑے لگائے اور ایسا ہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا۔ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا۔ تو عبدالرحمن بن عوف نے کہا: حدوں میں سب سے ہلکی حد اسّی (۸۰) کوڑے ہیں (یعنی حد قذف جو قرآن میں وارد ہے) پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑوں کا حکم دیا (شرابی کے لیے)۔

دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ، وَالنِّعَالِ، ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ، وَالْقُرَى قَالَ: مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَخَفِّ الْحُدُودِ، قَالَ: فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ** [صحیح مسلم: كِتَابُ: الْحُدُودُ، بَابُ: حَدُّ الْخَمْرِ: ۱۷۰۶] انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب پینے میں شاخوں اور جوتوں سے سزا دی، پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگ چراگاہوں اور گاؤں سے قریب ہو گئے تو انہوں نے کہا: تمہاری کیا رائے ہے شراب کی حد میں؟ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اس کو سب سے ہلکی حد کے برابر رکھیے، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے لگائے۔

۞ اخروی سزائیں:

شرابیوں کا انجام جیسے دنیا میں ہلاکت و بربادی اور ذلت و رسوائی ہے اسی طرح آخرت میں بھی ان کے لیے دردناک عذاب ہے، یہ ایسا گناہ عظیم اور گھناونا عمل ہے جس میں کسی بھی قسم کا تعاون باعث لعنت اور آخرت میں اللہ کی رحمت سے دوری کا سبب ہے، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً: عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَالْمَعْصُورَةَ لَهُ، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ لَهُ، وَبَائِعَهَا، وَالْمَبِيُوعَةَ لَهُ، وَسَاقِيَهَا، وَالْمُسْتَقَاةَ لَهُ، حَتَّى عَدَّ عَشَرَةً مِنْ هَذَا الضَّرْبِ** [سنن ابن ماجه: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةُ، بَابُ: لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشَرَةِ أَوْجُهٍ: ۳۳۸۱، صحیح] انس بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس قسم کے لوگوں پر شراب کی وجہ سے لعنت فرمائی: اس کے نچوڑنے والے پر، نچڑوانے والے پر، اور اس پر جس کے لیے نچوڑی جائے، اسے لے جانے والے پر، اس شخص پر جس کے لیے لے جائی جائے، بیچنے والے پر، اس پر جس کو بیچی جائے، پلانے والے پر اور اس پر جس کو پلائی جائے، یہاں تک کہ دسوں کو آپ نے گن کر اس طرح بتایا۔ دوسری حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، فَمَاتَ، وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةُ، بَابٌ: بَيَانُ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ: ۲۰۰۳]** اور جو شخص دنیا میں شراب پیے گا پھر پیتے پیتے بغیر توبہ کیے ہوئے مر جائے گا تو وہ آخرت میں جنتی شراب سے محروم کر دیا جائے گا۔ اسی طرح حدیث میں ہے: **عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ، وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: "عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ" أَوْ: عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةُ، بَابٌ: بَيَانُ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ: ۲۰۰۲]** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں۔ اس نے اس شراب کے متعلق سوال کیا جو اس کے ملک میں پیتے تھے اور وہ جوار سے بنتی تھی اس کو مزر کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس میں نشہ ہے؟ وہ بولا: ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پیے اس کو طینۃ الخبال پلائے گا۔ (آخرت میں) لوگوں نے عرض کیا: طینۃ الخبال کیا ہے اے اللہ کے رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنمیوں کا پسینہ ہے۔

اسی طرح شراب کے عادی انسان کو جنت سے محرومی کی وعید سنائی گئی ہے، حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُدْمِنُ خَمْرٍ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ: الْأَشْرِبَةُ، بَابُ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ: ٣٣٧٦، صحيح] ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عادی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ دوسری حدیث میں ہے: ثلاثةٌ لا يدخلون الجنّة: مُدمنُ الخمرِ، وقاطعُ الرَّحِمِ، ومُصدِّقٌ بالسِّحرِ [أخرجه أحمد: ١٩٥٨٧، وابن حبان: ٥٣٤٦، والحاكم: ٧٢٣٤، مطولًا، صحيح الترغيب: ٢٥٣٩] تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے: عادی شرابی، رشتے کو کاٹنے والا، جادو کی تصدیق کرنے والا۔ ایک اور حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ، وَالدَّيُّوثُ، وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ، وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى [سنن النسائي: كِتَابُ الزَّكَاةِ، الْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى: ٢٥٦٢، حسن صحيح] تین طرح کے لوگ ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا، ایک ماں باپ کا نافرمان، دوسری وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے، تیسرا دیوث (بے غیرت) اور تین شخص ایسے ہیں جو جنت میں نہیں جائیں گے۔ ایک ماں باپ کا نافرمان، دوسرا عادی شرابی اور تیسرا کچھ دے کر احسان جتانے والا۔

شراب کے ذریعہ علاج:

شراب اور نشہ آور تمام اشیاء یہ خبائث میں سے ہیں اور شریعت میں یہ سب حرام ہیں، لہٰذا ان سے بیماریوں کا علاج کرنا جائز نہیں ہے، بل کہ یہ خود مہلک بیماری ہے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے جب سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے آپ سے شراب کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے انہیں شراب سے منع فرمایا، سوید نے کہا: ہم لوگ تو اس سے علاج کرتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ، وَلَكِنَّهَا دَاءٌ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِي بِالْمُسْكِرِ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۴۲، صحیح] وہ دوا نہیں بل کہ وہ تو خود بیماری ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: **إِنَّ اللهَ خَلَقَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، فَتَدَاوَوْا، وَلَا تَتَدَاوَوْا بِحَرَامٍ [السلسلة الصحيحة: ۱۶۳۳، إسناده حسن]** اللہ تعالیٰ نے بیماری اور علاج دونوں پیدا کیا ہے لہٰذا تم علاج کراؤ مگر حرام چیز سے علاج نہ کرو۔ ایک اور حدیث میں ہے: **إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ [السلسلة الصحيحة: ۴/۱۷۵، إسناده صحيح]** اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیماریوں کا علاج (شفایابی) حرام چیزوں میں نہیں رکھا ہے۔

❁ شراب اور نشہ آور اشیاء کی تجارت:

کتاب وسنت کے نصوص سے یہ بات یہ واضح ہوگئی ہے کہ شراب اور مذکورہ تمام نشہ آور اشیاء حرام ہیں، لہٰذا ان کی تجارت جائز نہیں ہے، حدیث میں ہے: **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْمَغَازِي، بَابٌ: ۴۲۹۶]** جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں فرمایا تھا کہ: اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید وفروخت مطلق حرام قرار دے دی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَئِيِّ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَجُلًا أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَهَا؟ قَالَ: لَا، فَسَارَّ إِنْسَانًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: بِمَ سَارَرْتَهُ؟ فَقَالَ: أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا، فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا، قَالَ: فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْمُسَاقَاةِ، بَابُ: تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ: ۱۵۷۹]** عبدالرحمٰن بن وعلہ سبائی سے روایت ہے، جو مصر کے رہنے والے تھے، انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انگور کے شیرہ سے متعلق سوال کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشک شراب کا تحفہ لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کر دیا ہے؟ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: نہیں، تب اس نے کان میں دوسرے سے بات کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو نے کیا بات کی؟ وہ بولا: میں نے کہا اس کو بیچ ڈال۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے۔ یہ سن کر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور جو کچھ اس میں تھا سب بہہ گیا۔

ایک اور حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ، وَلَعَلَّ اللهَ سَيُنْزِلُ فِيهَا أَمْرًا، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ، وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ، قَالَ: فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا يَسِيرًا، حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ، فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ، وَلَا يَبِعْ، قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَسَفَكُوهَا** [صحيح مسلم: **كِتَابُ: الْمُسَاقَاةِ، بَابُ: تَحْرِيمُ بَيْعِ الْخَمْرِ**: ١٥٧٨] ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدینہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ شراب کی حرمت کا اشارہ کرتا ہے اور شاید کہ کوئی حکم اس کے باب میں اتارے اس لیے جس کے پاس شراب ہو وہ بیچ ڈالے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: چند روز گزرے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا اب جس کے پاس شراب ہو اور اس کو حرمت کی آیت پہنچ جائے تو وہ نہ پیے نہ بیچے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: تب جن لوگوں کے پاس شراب تھی وہ اس کو مدینہ کے راستے پر لائے اور بہا دیا۔ اسی طرح حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ** [**سنن أبي داود: كِتَابُ: الْإِجَارَةِ، بَابُ: فِي ثَمَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ: ٣٤٨٥، صحيح**] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے، مردار اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے، سور اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ نوجوانوں کو منشیات سے کیسے بچایا جائے؟

یہ حقیقت ہے کہ سماج اور معاشرے میں منشیات اور مخدرات کا استعمال بہت عام ہوگیا ہے، روز بروز یہ برائی بڑی تیزی سے بڑھتی جارہی ہے، بالخصوص نوجوان طبقہ اس لت میں بری طرح سے مبتلا ہے، مختلف شکلوں میں نشہ کا استعمال کررہے ہیں، سوال یہ ہے کہ نوجوانوں کو اس لت سے کیسے بچایا جائے اور اس برائی پر کیسے قابو پایا جائے؟ ذیل کی سطور میں بعض اہم تجاویز ذکر کیے جارہے ہیں:

۱۔ نوجوانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی کا احساس پیدا کیا جائے، اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف بٹھایا جائے، تاکہ وہ اس کے قریب جانے سے ڈریں، اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کا حقیقی خوف ہی ہمیں برائیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

۲۔ لوگوں کو مختلف انداز میں شراب اور منشیات کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے، گلیوں، محلوں اور چوراہوں پر مقامی زبان میں شراب و منشیات کی قباحت و شناعت پر مشتمل بڑے بڑے بیانر تیار کرکے لگائے جائیں، تاکہ لوگ انہیں دیکھ کر اور پڑھ کر اس سے ڈریں، کیوں کہ جہالت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

۳۔ منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کے لیے منصوبہ بند مہم چلائی جائے اور جگہ جگہ مقامی زبان میں پبلک پروگرام رکھے جائیں۔

۴۔ سماج کے ہر مہذب طبقے میں شراب اور نشہ آور اشیاء ناپسندیدہ ہیں، لہٰذا ہر طبقے کو ساتھ لے کر عمومی طور پر بیداری لائی جائے۔

۵۔ نوجوان کو برے دوستوں کی صحبت سے بچایا جائے، کیوں کہ اس قسم کی بری عادتیں اکثر دوستوں کے ساتھ ہی سیکھتے ہیں، برے دوستوں کی صحبت کے برے اثرات انسان کی زندگی میں بہت جلد مرتب ہوتے ہیں۔

۶۔ والدین بچپن ہی سے بچوں کی دینی تربیت کریں اور بچوں کا دینی مزاج بنائیں تاکہ بڑے ہوکر ان کے دلوں میں نیکی کا جذبہ اور برائی سے نفرت پیدا ہو، لمحہ فکریہ یہ ہے کہ بعض والدین بچوں کے سامنے نشہ آور اشیاء کا استعمال کرتے ہیں اور بسا اوقات بچوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھوں سے ایسی چیزیں منگواتے ہیں، جس کی وجہ سے آگے چل کر ان کے دلوں سے اس کی خباثت اور برائی کا احساس نکل جاتا ہے۔

۷۔ علماء کرام اور ائمہ مساجد کی ذمہ داری ہے کہ تربیتی مجالس، خطبات جمعہ اور صبح وشام کے دروس میں اس قسم کے حساس موضوعات پر روشنی ڈالیں اور اس کے شرعی وطبی نقصانات کو واضح طور پر بیان کریں۔

۸۔ ہمارے نوجوانوں کو دشمنان اسلام کی سازشوں اور مکر وفریب سے ہوشیار اور متنبہ کریں، یہ بڑی حقیقت ہے کہ نوجوانوں سے حرارتِ ایمانی کو سلب کرنے اور غیرت اسلامی کو نیست ونابود کرنے اور مسلم نوجوانوں کو عیاش ودین بے زار بنانے کے لیے دشمنوں نے شراب کو بھی بطور آلہ وہتھیار کے استعمال کیا ہے۔ چنانچہ ہنری دی کاستری نے اپنی کتاب ''خواطر اوسوانح فی الاسلام'' میں لکھا ہے کہ: وہ تیز ہتھیار جس کے ذریعہ اہل مشرق کو ختم کیا جاسکتا ہے اور وہ مؤثر تلوار جس کے ذریعہ مسلمانوں کا صفایا کرسکتے ہیں وہ شراب ہے [نشہ آور چیزوں کی حرمت ومضرت: ۹۹] اسی طرح ان کا یہ بھی یقین ہے کہ: شراب کا ایک جام اور مغنیہ کا ایک گانا وہ کام کرسکتے ہیں جو بڑے بڑے توپ وبندوق سے ممکن نہیں ہے [حوالہ سابق]

۹۔ شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کی بہتات کا ایک سبب ٹی وی پر دکھائے جانے والے مخرب اخلاق پروگرام اور فواحش ومنکرات پر مبنی فلمیں ہیں۔ شراب نوشی اور کسی نہ کسی شکل میں نشہ خوری کے مناظر تمام فلموں میں پائے جاتے ہیں، یہی چیز نوجوانوں میں منشیات کی لت پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ لہٰذا نوجوانوں کو حتیٰ الامکان اس سے دور رکھا جائے۔

۱۰۔ مقامی، ضلعی، صوبائی اور مرکزی حکومتوں سے شراب اور نشہ آور تمام اشیا کی خرید وفروخت پر پابندی لگانے کی اپیل کی جائے۔

۞ منشیات کا خاتمہ اور اسلام:

آج اگر دنیا واقعتاً منشیات کی گرفت سے آزاد ہونا چاہتی ہے تو اسے اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے اور اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ وہ کون سے راستے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں جنہیں اپنا کر اس دنیا کو منشیات کے چنگل سے آزادی دلائی جا سکتی ہے۔ دنیا سے اس سنگین و خطرناک لعنت کے خاتمے کا واحد ذریعہ اسلام ہے۔ اسلام ہی وہ دین ہے جس میں منشیات کو قلع قمع کرنے کی مکمل صلاحیت موجود ہے۔ اسلام نے اس لعنت سے سماج کے تحفظ کے لیے جو قوانین متعین کیے ہیں وہ اس قدر جامع ہیں کہ ان اصولوں پر کاربند ہو جانے کے بعد منشیات کے نجس وجود سے زمین پاک ہو سکتی ہے۔ دنیا میں سوائے اسلام کے دوسرا کوئی مذہب ایسا نظر نہیں آتا جس میں نشے کے تمام ذرائع پر ایسا قدغن لگایا گیا ہو جیسا کہ اسلام نے لگایا ہے۔ اسلام نے اسے ام الخبائث کا نام دیا یعنی تمام جرائم کی ماں کا نام دے کر اس کے جملہ پوشیدہ عیوب و نقائص بیان کر دیے۔ اسلام دنیا کا وہ واحد دین ہے جس نے اس کو ہر لحاظ سے ممنوع قرار دیا حتیٰ کہ ایک شراب ہی نہیں بلکہ جملہ نشہ آور اشیاء کو حرام فرما کر روئے زمین سے منشیات کا ہی قصہ پاک کر دیا۔

ایک انگریز قانون داں بنتام لکھتا ہے کہ: اسلامی شریعت کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں شراب حرام ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جب افریقہ کے لوگوں نے شراب کا استعمال کرنا شروع کیا تو ان کی نسلوں میں پاگل پن سرایت کرنے لگا۔ یورپ کے جن لوگوں کو اس کا چسکا لگ گیا ان کی بھی عقلوں میں تغیر آنے لگا۔ یہ تو ایک نشہ آور مشروب کا ذکر ہے جس کی ممانعت نے اہل دنیا پر اسلامی قوانین کی عظمت کا نقش مرتب کر دیا جب حرمت نشہ کے مکمل قوانین کا جائزہ لیا جائے گا تو دنیا کے پاس سوائے اسلام کے کوئی جائے پناہ نہ رہ جائے گی [ماہنامہ: دختران اسلام، جون: ۲۰۲۱ء]

نہ منہ چھپا کے جیے ہم نہ سر جھکا کے جیے
ستم گروں کی نظر سے نظر ملا کے جیے
اب ایک رات اگر کم جیے تو کم ہی سہی
یہی بہت ہے کہ ہم مشعلیں جلا کے جیے

ساحر لدھیانوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزمائش ہے نشان بندگان محترم

زندگی نام ہے خوشی اور غمی کا، زندگی نام ہے صحت اور بیماری کا، زندگی نام ہے آرام اور تکلیف کا، زندگی نام ہے امیری اور غریبی کا، زندگی نام ہے نفع اور نقصان کا، زندگی نام ہے خوشحالی اور بدحالی کا، زندگی نام ہے ترقی اور تنزلی کا، زندگی نام ہے اتار اور چڑھاؤ کا، الغرض دنیوی زندگی دو حال سے خالی نہیں ہے، دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جس کی زندگی میں صرف خوشی ہی خوشی ہو کبھی تکلیف نہ آئے اور نہ کوئی ایسا انسان ہے جس کی زندگی میں صرف پریشانیاں ہی ہوں خوشی اور آرام کا کوئی موقع نہ آئے، یہ ربانی اصول ہے اور اسی اصول وضابطے کے تحت کائنات کا نظام بحسن وخوبی چل رہا ہے، لیکن یہ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ ایک مومن کے لیے دونوں حالتیں خیر سے خالی نہیں ہیں بشرطیکہ مومن اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر قائم رہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ [صحیح مسلم: كِتَابُ: الزُّهْدُ وَالرَّقَائِقُ، بَابُ: الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ: ۲۹۹۹]** صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر کام میں اس کے لیے بھلائی ہے اور یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں، اگر اسے خوش حالی نصیب ہو، اس پر اللہ کا شکر کرتا ہے تو یہ شکر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے (یعنی اس میں اجر ہے) اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے (کہ صبر بھی بجائے خود نیک عمل اور باعث اجر ہے)۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ان دونوں حالتوں میں انسان پر شیطان کا تسلط غالب ہوتا ہے اور انسان کو گمراہ کرنے، راہ راست سے بھٹکانے اور اسلامی تعلیمات سے دور کرنے میں اکثر شیطان کامیاب ہو جاتا ہے، کامیاب مومن وہ ہے جو شدت رنج وغم اور انتہائی خوشی ومسرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے موقعہ پر بھی اسلامی تعلیمات پر باقی رہتا ہے اور شیطانی دھوکے کا شکار نہیں ہوتا، یعنی مومن مصائب ومشکلات میں تقدیر پر پختہ ایمان رکھتا ہے، اللہ کے فیصلے سے راضی ہو کر صبر وشکیبائی اختیار کرتا ہے اور مسرت وشادمانی کے موقعہ پر اللہ کی نعمتوں کا شکر بجا لاتا ہے اور اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا اور اسے اللہ کا فضل وانعام سمجھتا ہے۔

اہل ایمان کی آزمائش:

آزمائش اللہ کی دائمی سنت ہے اور ہر انسان کو ابتلاء وآزمائش کے مرحلے سے گزرنا یقینی ہے، یہ رب کا اٹل قانون ہے اس سے کوئی بچ نہیں سکتا، سب کو اللہ تعالیٰ مختلف شکلوں میں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے، مثلاً: بیماری، قید وبند، خوف اور بے چینی، فقر وفاقہ، مال واولاد اور پھلوں وفصلوں میں کمی، غم وفکر، دشمن کا تسلط وغلبہ، قریبی رشتے دار کی موت، کسی عزیز کی گمشدگی، بھوک، ذلت ورسوائی، الزام واتہام، بیوی بچوں پر نازل ہونے والی تکالیف کے ساتھ۔ وغیرہ وغیرہ اس سلسلے میں چند آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ** [البقرة: ۱۵۵] اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ** [البقرة: ۲۱۴] کیا تم یہ گمان کیے بیٹھے ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اب تک تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے اگلے لوگوں پر آئے تھے، انہیں بیماریاں اور مصیبتیں پہنچیں اور وہ یہاں تک جھنجھوڑے گئے کہ رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ [آل عمران: ۱۴۲] کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اب تک اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں؟۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ [آل عمران: ۱۸۶] یقیناً تمہارے مالوں اور جانوں سے تمہاری آزمائش کی جائے گی اور یہ بھی یقین ہے کہ تمہیں ان لوگوں کی جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے اور مشرکوں کی بہت سی دکھ دینے والی باتیں بھی سننی پڑیں گی اور اگر تم صبر کرلو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو یقیناً یہ بہت بڑی ہمت کا کام ہے۔

۵۔ ارشاد ربانی ہے: الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ [العنکبوت: ۱۔۳] الم۔ کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟ ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا، یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کرلے گا جو جھوٹے ہیں۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ [محمد: ۳۱] یقیناً ہم تمہارا امتحان کریں گے تاکہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو ظاہر کردیں اور ہم تمہاری حالتوں کی بھی جانچ کرلیں۔

اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ، لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ، لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ [صحیح مسلم: كِتَابُ: صِفَةُ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، بَابُ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالزَّرْعِ: ۲۸۰۹] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال اس (نرم ونازک) کھیتی کی مثال ہے جس کو ہوا جھکاتی اور مائل کرتی رہتی ہے اسی طرح مومن کو آزمائش آتی رہتی ہے (اور اس کو اللہ کے سامنے جھکاتی رہتی ہے) اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جو اس وقت تک نہیں ہلتا اور نہ جھکتا ہے جب تک اس کے کٹنے کا وقت نہیں آجاتا۔

مذکورہ بالا آیات اور حدیث رسول کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ ایک مومن کو اس کے ایمان کے مطابق مختلف شکلوں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔

انبیاء ورسل کی آزمائش:

اس روئے زمین پر اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برگزیدہ ومحبوب جماعت انبیاء ورسل کی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس منتخب جماعت کو سب سے زیادہ ابتلاء وآزمائش میں مبتلا کیا ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ [الأنعام: ۱۱۲] اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کیے تھے کچھ آدمی اور کچھ جن، جن میں سے بعض بعضوں کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈال دیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کر سکتے، سو ان لوگوں کو اور جو کچھ یہ افترا پردازی کر رہے ہیں اس کو آپ رہنے دیجیے۔ دوسری جگہ فرمایا: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا [الفرقان: ۳۱] اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گناہ گاروں کو بنا دیا ہے اور تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ: ۲۳۹۸، حسن صحیح] لوگوں میں سب سے زیادہ مشکلات اور آزمائشوں میں کس کو مبتلا کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ انبیاء کو ابتلاء وآزمائش میں مبتلا کیا گیا، پھر ان جیسا مشن اختیار کرنے والے، پھر جو ان سے قریب ترین تھے، آدمی اپنی دین داری کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر اس کی دین داری ٹھوس اور پختہ ہو تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور اگر اس کی دین داری میں لچک اور نرمی ہو تو اس کو اپنی دین داری کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور بندہ (مومن) پر آزمائش آتی ہی رہتی ہے حتی کہ اس کو زمین پر چلنے والا ایسا انسان بنا دیتی ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ سچ کہا کسی شاعر نے ؎

آزمائش ہے نشان بندگان محترم
جانچ ہوتی ہے انہیں کی جن پہ ہوتا ہے کرم

ابراهيم عليه السلام كى آزمائش: ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی ابتلاء وآزمائش سے بھری پڑی ہے اور جب ہر آزمائش میں کامیابی سے ہمکنار ہوئے تو اللہ نے لوگوں کا امام بنانے کی بشارت سنائی، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ [البقرة: ۱۲۴] جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے کئی کئی باتوں سے آزمایا اور انہوں نے سب کو پورا کر دیا تو اللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بنا دوں گا، عرض کرنے لگے: اور میری اولاد کو، فرمایا: میرا وعدہ ظالموں سے نہیں۔ آیت کریمہ میں کلمات سے مراد احکام شریعت، مناسک حج، ذبح پسر، ہجرت، نار نمرود وغیرہ تمام آزمائشیں ہیں، جن سے ابراہیم علیہ السلام گزارے گئے اور ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزمائش میں کامیاب وکامران رہے، جس کے صلے میں امام الناس کے منصب پر فائز کیے گئے، چنانچہ مسلمان ہی نہیں یہودی، عیسائی حتی کہ مشرکین عرب سب ہی میں ان کی شخصیت محترم اور پیشوا مانی اور سمجھی جاتی ہے [**تفسیر احسن البیان: البقرۃ: ۱۲۴**] معلوم ہوا کہ آزمائش میں کامیابی درجات کی بلندی اور عزت وسرفرازی کا باعث ہے۔

یعقوب علیہ السلام کی آزمائش: یعقوب علیہ السلام کو اللہ نے ان کے دو محبوب بیٹے یوسف علیہ السلام اور بنیامین کی گمشدگی کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا، جو دراصل سگے بھائیوں کی سازش تھی، یعقوب علیہ السلام کی زندگی میں یہ انتہائی عظیم حادثہ تھا جس سے وہ کافی غمزدہ تھے، لیکن وہ اس زبردست آزمائش میں بھی کامیاب رہے اور انہوں نے اللہ کی ذات پر کوئی شکوہ شکایت نہیں کی بلکہ فرمایا: **قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ** [**یوسف: ۸۶**] میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کررہا ہوں۔ صبر اور اللہ پر کامل یقین وتوکل کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دونوں بیٹوں سے ملاقات کرایا اور ان کے غم کو دور کردیا۔

یوسف علیہ السلام کی آزمائش: یوسف علیہ السلام کو بھی اللہ نے سخت آزمائش میں ڈالا، سگے بھائیوں کی طرف سے سازش، مصر کے بازار میں فروخت کیا جانا، امرأۃ العزیز کی طرف سے دعوت معصیت، جیل میں ڈالا جانا وغیرہ یہ ان کی زندگی کے اندوہناک مراحل تھے، مگر ایسے کٹھن موقع پر بھی صبر وثبات کے چٹان بنے رہے اور شیطانی دھوکے کا شکار نہ ہوئے، بالآخر اللہ تعالیٰ نے امرأۃ العزیز کی طرف سے لگائے گئے الزام وتہمت سے بھی پاک کیا، والدین سمیت تمام بھائیوں سے دوبارہ ملاقات کرادی، مزید بادشاہت اور نبوت سے بھی سرفراز کیا۔ یہ ہیں آزمائش میں کامیابی کے خوش گوار نتائج جو یوسف علیہ السلام کی زندگی سے حاصل ہوتے ہیں۔

ایوب علیہ السلام کی آزمائش: ایوب علیہ السلام کی آزمائش کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا: **وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝۸۳ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ [الأنبياء: ۸۳۔۸۴]
ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جب کہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا اس کو اہل وعیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے، تاکہ سچے بندوں کے لیے سبب نصیحت ہو۔ قرآن مجید میں ایوب علیہ السلام کو صابر کہا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ [ص: ۴۴] سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے بڑا صابر بندہ پایا، وہ بڑا نیک بندہ تھا اور بڑی ہی رغبت رکھنے والا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں سخت آزمائشوں میں ڈالا گیا جن میں انہوں نے صبر وشکر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

یہ آزمائشیں اور تکلیفیں کیا تھیں اس کی مستند تفصیل تو نہیں ملتی، تاہم قرآن کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مال ودولت دنیا اور اولاد وغیرہ سے نوازا ہوا تھا، بطور آزمائش اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ سب نعمتیں چھین لیں، حتی کہ جسمانی صحت سے بھی محروم اور بیماریوں میں گھر کر رہ گئے، بالآخر کہا جاتا ہے کہ ۱۸ رسال کی آزمائشوں کے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا کی، اللہ نے دعا قبول فرمائی اور صحت کے ساتھ مال واولاد پہلے سے دوگنا عطا فرمائے [تفسیر احسن البیان: الأنبیاء: ۸۳۔۸۴]

موسیٰ علیہ السلام کی آزمائش: موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم نے کافی اذیتیں پہنچائیں اور مختلف برے القاب سے پکارتے اور جھوٹے الزامات عائد کرتے، لیکن موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر لگائے گئے الزامات واتہامات سے انہیں بری کر دیا اور ان کی شان کو بلند کر دیا۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا [الأحزاب: ۶۹] اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ بن جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف دی پس جو بات انہوں نے کہی تھی اللہ نے انہیں اس سے بری فرما دیا اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آزمائش: ہمارے نبی ﷺ بچپن ہی میں ماں باپ کے سایہ شفقت سے محروم ہو گئے، جب نبی بنائے گئے آپ کی قوم نے آپ کو ہر طرح سے تکلیف دینا شروع کیا، آپ کی تکذیب کی، آپ کا استہزاء کیا، آپ کو شاعر اور ساحر کہا، سجدے کی حالت میں آپ کے جسم مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی ڈالی، قتل کے منصوبے بنائے، وطن عزیز سے جلاوطن کیے، طائف کے سفر میں آپ کی زندگی کا سب سے کٹھن اور مشکل دن بھی آیا، الغرض دعوت دین سے روکنے کے لیے ترغیب وترہیب کے تمام پہلوؤں کو اختیار کیا گیا، مگر آپ اپنے مشن سے باز نہ آئے یہاں تک کہ ابتلا وآزمائش کے مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے آپ کی حیات طیبہ میں ایک وقت ایسا آیا کہ آپ اسی شہر میں جہاں سے جلاوطن کیے گئے تھے فاتح بن کر داخل ہوئے، اسلامی جھنڈا لہرانے لگا، لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے، حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے صحابہ سے تبلیغ دین کی گواہی طلب کی، سب نے بیک زباں ہو کر گواہی دی، اللہ نے بھی تکمیل دین کا مژدہ سنا دیا۔

صحابۂ کرام کی آزمائش:

انبیاء ورسل کے بعد اس روئے زمین پر انسانیت کا سب سے مقدس ومعزز گروہ صحابۂ کرام کا تھا، اللہ کی طرف سے جنہیں **رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ** کا حسین خطاب ملا تھا، جن کی پاکیزگی، امانت داری اور زہد وتقویٰ کی گواہی امام الانبیاء سید المرسلین رحمۃ للعالمین نے دی تھی، جن کا ایمان بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے معیار بنایا گیا، جنہیں صحبت رسول کا عظیم شرف حاصل تھا، جنہوں نے دین اسلام کی اشاعت میں اپنی جان ومال کا بے مثال نذرانہ پیش کیا، ایسی پاکباز ومقدس ہستیوں کو بھی اسلام کی راہ میں سخت طریقے سے آزمائش میں ڈالا گیا بلکہ مکی دور کا ایک ایک لمحہ ظلم وستم کی داستان سے پر ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلَا تَسْتَنْصِرُ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَنَا، أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ، فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ: ٣٦١٢] خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی جب کہ آپ خانہ کعبہ کے سائے میں ایک چادر کا تکیہ بنائے استراحت فرما رہے تھے، ہم نے کہا: آپ ہمارے لیے اللہ سے مدد طلب کیوں نہیں فرماتے، ہمارے لیے دعاء کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: (تمہیں معلوم ہونا چاہیے) کہ تم سے پہلے لوگوں کا (یہ حال ہوتا تھا کہ) آدمی پکڑ کر لایا جاتا، اس کے لیے زمین میں گڑھا کھود کر اس کو اس میں کھڑا کر دیا جاتا، پھر اس کے سر پر آرہ چلا کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور لوہے کی کنگھیاں اس کے جسم پر پھیری جاتیں جس سے اس کا گوشت اور ہڈیاں تک متاثر ہوتیں، لیکن یہ آزمائشیں اسے اس کے دین سے نہ پھیرتیں (اس لیے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے) اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ضرور مکمل فرمائے گا (دین اسلام کو غالب کرے گا) یہاں تک کہ ایک سوار (مسافر) صنعاء سے حضر موت تک (اکیلا) سفر کرے گا لیکن اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر اور اسی طرح اسے اپنی بکریوں پر بھیڑیے کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا، لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔

مگر صحابہ کرام اسلام پر قائم رہے، کافروں اور مشرکوں کا ظلم وستم اور ان کا کوئی بھی حربہ انہیں دین سے باز نہ کر سکا، صحابہ خوشی بخوشی ساری مصیبتوں اور پریشانیوں کو برداشت کرتے رہے، مسلسل ابتلاو آزمائش کے خطرناک مراحل سے گزرتے گئے اور ہر آزمائش میں کامیاب ہوتے گئے، بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان سے رضامندی کا اعلان کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا اور وہ سطحِ ارضی پر سب سے بہتر انسان قرار پائے۔

آزمائش اور سزا میں فرق:

اگر مصیبتیں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کے نتیجہ میں ہیں، جیسے جہاد میں زخمی ہونا، ہجرت کے دوران پیسوں کا گم ہو جانا، اسلام قبول کرنے کی وجہ سے نوکری کا کھو جانا، یا پھر کسی کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے جیسے داڑھی رکھنے اور تہبند (پتلون یا جامہ) کے ٹخنوں سے اوپر رکھنے وغیرہ کا نتیجہ ہوں تو اس طرح کے مصائب و مشکلات ایک آزمائش ہیں اور جو کوئی بھی صبر کے ساتھ ان چیزوں کو برداشت کرتا ہے اسے اجر ملے گا اور جو کوئی اس پر ناراضگی و غصے کا مظاہرہ کرے گا تو وہ اللہ کے غضب و غصہ کو دعوت دے گا۔

اگر مصیبتیں بدکاریوں کی وجہ سے ہیں جیسے شراب نوشی اور منشیات کے استعمال سے بیماریوں میں مبتلا ہونا وغیرہ، اس طرح کی مصیبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سزا ہے، ہر گناہ کے کام سے بچنے کی کوشش کریں اور اگر کبھی کوئی گناہ ہو جائے تو اللہ کی طرف متوجہ ہو کر توبہ کریں اور جلد اس سے معافی مانگ لیں، اگر ایسا نہ کیا تو سمجھ لو کہ آخرت کا عذاب بہت سخت اور ناقابل برداشت ہے۔

اگر کوئی مصیبت نہ کسی اچھے کام کا نتیجہ لگتی ہے اور نہ ہی برے کام کا، جیسے کسی قسم کا مرض یا بیماری، بچے کا کھو جانا، کاروبار میں نقصان وغیرہ، اگر ایسا ہے تو آپ کو اپنے کردار کا محاسبہ کرنا چاہیے، اگر آپ کسی بھی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا ہیں تو یہ مصیبت آپ کے لیے ایک سزا اور برائیوں کو ترک کرنے کی یاد دہانی ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ مصیبت اس لیے نازل فرمائی ہے تاکہ وہ آپ کے صبر کو آزمائے

[دیکھیں کتاب: دنیوی مصائب و مشکلات۔ حقیقت۔ اسباب۔ ثمرات: ۴۳۔۴۴]

آزمائش کے فوائد و ثمرات:

اللہ کا ایک نام حکیم ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی قول و عمل عبث اور باطل نہیں ہوتا، انسان کی آزمائش خیر اور شر دونوں سے ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: کُلُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ط وَإِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ [الأنبياء: ۳۵] ہر جان دار موت کا مزہ چکھنے والا ہے، ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ شر کے ذریعہ جب بندے کی آزمائش ہوتی ہے تو بندہ حیران و پریشان ہو جاتا ہے حالانکہ اس میں بھی اللہ کی طرف سے خیر کا پہلو شامل ہوتا ہے جسے انسان کی ناقص عقل سمجھنے سے عاجز رہ جاتی ہے، جہاد ایک مبارک وعظیم الشان عمل ہے، بظاہر نفس انسانی پر شاق ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ جہاد کی فرضیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ [البقرة: ۲۱۶] تم پر جہاد فرض کیا گیا گو وہ تمہیں دشوار معلوم ہو، ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بری جانو اور دراصل وہی تمہارے لیے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھی سمجھو، حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو، حقیقی علم اللہ ہی کو ہے، تم محض بے خبر ہو۔ معلوم یہ ہوا کہ آزمائش چاہے خیر کی شکل میں ہو یا شر کی شکل میں، آرام ہو یا تکلیف، نفع ہو یا نقصان ہر حال میں بندۂ مومن کو اسلامی تعلیمات پر قائم رہنا چاہیے، یقیناً آزمائش سے ایک مومن کی دنیوی واخروی زندگی میں متعدد فوائد و ثمرات مرتب ہوتے ہیں، ذیل کے سطور میں چند اہم فوائد ملاحظہ فرمائیں:

❁ سچے اور جھوٹے، مومن اور منافق کے درمیان تمیز پیدا کرنا:

سچے مومنین آزمائش میں استقامت اختیار کرتے ہیں اور اسلامی اصولوں پر گامزن رہتے ہیں جب کہ منافقین تزلزل و تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں، جیسا کہ جنگ احد میں اولین مرحلے میں عارضی طور پر مسلمانوں کی جو شکست ہوئی، بہت سے مسلمان زخمی ہوئے اور مسلمانوں کا بہت کچھ نقصان ہوا، اس کے پیچھے یہی حکمت درکار تھی، اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا: وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ﴿۱۴۲﴾ [آل عمران: ۱۴۱۔۱۴۲] (یہ وجہ بھی تھی) کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو بالکل الگ کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔ کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اب تک اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ [آل عمران: ۱۷۹] جس حال پر تم ہو اسی پر اللہ ایمان والوں کو نہ چھوڑ دے گا جب تک کہ پاک اور ناپاک کو الگ الگ نہ کر دے۔

❁ گناھوں کا کفارہ: آزمائش کے نتیجے میں ایک مومن کے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور اللہ کے پاس اس کا درجہ بلند ہوتا ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ [آل عمران: ۱۹۵] پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو، اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے، میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَرْضَى، بَابُ مَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ: ۵۶۴۲] ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی تکان، بیماری، فکر، غم اور تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ، حَتَّى يَلْقَى اللهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ** [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ: ۲۳۹۹، حسن صحيح**] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن مرد اور مومنہ عورت پر اس کی جان، اولاد اور مال میں آزمائشیں آتی رہتی ہیں (جن سے ان کے صغیرہ گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں اور کبیرہ گناہوں سے مومن ویسے ہی اجتناب کرتے ہیں) یہاں تک کہ جب وہ اللہ کو ملتے ہیں (ان کو موت آتی ہے) تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

❁ **اجر عظیم کا وعدہ:** آزمائش میں کامیاب ہونے پر مومن اللہ کے پاس اجر عظیم کا مستحق ہو جاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ** [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ: ۲۳۹۶، حسن**] بڑا ثواب بڑی بلا (آزمائش) کے ساتھ ہے۔ (یعنی آزمائش جتنی عظیم ہوگی اس کا بدلہ بھی اسی حساب سے عظیم ہوگا) اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتا ہے تو ان کو آزمائش سے دوچار فرما دیتا ہے، پس جو اس میں صبر و رضا کا مظاہرہ کرتا ہے اس کے لیے (اللہ کی) رضا ہے اور جو اس کی وجہ سے اللہ سے ناراضی اور برہمی کا اظہار کرتا ہے، اس کے لیے (اللہ کی) ناراضی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُوعَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ: أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ، قُلْتُ: ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: أَجَلْ، ذَلِكَ كَذَلِكَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَرْضَى، بَابٌ: أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ: ٥٦٤٨] عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ کو بخار تھا، میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ کو شدید بخار ہوتا ہے؟ آپ نے کہا: ہاں مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تمہارے دو آدمیوں کو ہوتا ہے، میں نے کہا: آپ کے لیے اجر بھی دوگنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، یہ ایسا ہی ہے، جو بھی مسلمان اسے کوئی تکلیف پہنچے، کانٹا لگے، یا اس سے بڑی تکلیف آئے، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں دور فرما دیتا ہے اور اس کے گناہ اس سے اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں۔

❁ جنت کی بشارت: آزمائش میں کامیاب ہونے والوں کو حدیث رسول میں جنت کی بشارت سنائی گئی ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ، عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ، يُرِيدُ عَيْنَيْهِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَرْضَى، بَابُ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ: ٥٦٥٣] انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں کے ذریعے سے (یعنی آنکھوں سے محروم کر کے) آزماؤں، پس وہ اس پر صبر کرے تو میں اس کے بدلے اسے جنت دوں گا۔

اسی طرح عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ لِي، قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُعَافِيَكِ، فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَرْضَى، بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ: ۵۶۵۲] کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھلاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں، (ضرور دکھلایئے) فرمایا کہ یہ کالی عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا: مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میں ننگی ہو جاتی ہوں، آپ میرے لیے اللہ سے دعا فرمائیں (کہ اس بیماری سے نجات مل جائے) آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس تکلیف پر صبر کر اس کے بدلے تیرے لیے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تجھے اس بیماری سے عافیت دے دے، اس نے کہا: (اچھا ٹھیک ہے، پھر) میں صبر ہی اختیار کرتی ہوں تاہم (دورے کے وقت) میں ننگی ہو جاتی ہوں، آپ اللہ سے یہ دعا فرمادیں میں ننگی نہ ہوا کروں، چنانچہ آپ نے اس کے لیے یہ دعا فرمائی۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُولُ اللهُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بَابُ: فَضْلُ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتَسَبَ: ۱۰۲۱، حسن] ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کی اولاد فوت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کی اولاد (کی روح) کو قبض کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں ہاں، پس اللہ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں ہاں، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پس میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے بندے کے لیے جنت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک گھر بنادو اور اس کا نام **بیت الحمد** رکھو۔

❁اللہ کی طرف سے خیر وبھلائی: اللہ تعالیٰ جب کسی مومن کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تو اس کے ساتھ خیر وبھلائی کا ارادہ کرتا ہے یہ اور بات ہے کہ مومن کی عقل بروقت اسے سمجھنے سے قاصر رہتی ہے، جیسا کہ بیشتر احادیث اس معنی پر دلیل ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَرْضَى، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ: ٥٦٤٥]** جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو مصیبت سے دوچار کر دیتا ہے۔

آزمائش مومن کے لیے خیر کیسے ہے؟ حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا کی تکلیفیں، مصائب وآلام، بیماری، غربت، جان ومال کا نقصان وغیرہ ان میں مومن کے لیے بھلائی کا پہلو اس طرح ہے کہ دنیا میں وہ ان کی وجہ سے اللہ کی طرف رجوع کرتا اور اس سے دعاء والتجاء کرتا ہے اور ان کی وجہ سے اس کے گناہ بھی معاف ہوتے ہیں، اس لیے آخرت کے نقطۂ نظر سے بھی اس میں ایک مومن کے لیے خیر ہے [ریاض الصالحین (اردو): ۱/۸۰] دوسری حدیث میں ہے: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ: ٢٣٩٦، حسن صحيح]** جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو (اس کے گناہوں کی سزا) جلد ہی دنیا میں دے دیتا ہے (یعنی تکلیفوں اور آزمائشوں کے ذریعے سے اس کے گناہوں کی معافی کا سامان پیدا کر دیتا ہے) اور جب اپنے بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے اس کے گناہ کی سزا (دنیا میں) روک لیتا ہے، یہاں تک کہ قیامت والے دن اس کو پوری سزا دے گا۔

مذکورہ بالا سطور میں اہم فوائد وثمرات کا ذکر کیا گیا ہے، ان کے علاوہ آزمائش مومن کی دنیوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں خصوصی طور پر کیسے تربیت کرتی ہے اور اس میں کتنا خلوص پیدا کرتی ہے؟ اس پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں: (واضح ہو کہ درج ذیل فوائد کتاب ''مشکلات کا مقابلہ کیسے کریں؟ ص: ۱۵۱۔ ۱۵۲، سے من وعن نقل کیے جا رہے ہیں تا کہ قارئین زیادہ سے زیادہ مستفید ہوسکیں)

ا۔آزمائش کے ذریعہ صرف اللہ پر اعتماد پختہ ہوجاتا ہے،صرف اسی سے خوف اور اسی سے امید وآرزو لگائی جاتی ہے۔ ۲۔آزمائش کے ذریعہ بندے کو یہ سمجھ آجاتی ہے کہ بلا شبہ اسباب چاہے وہ کتنے بڑے ہوں کفایت نہیں کرسکتے اور یقیناً نفع ونقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ۳۔آزمائش کے ذریعہ بندے کو اس حقیقت کا ادراک ہوجاتا ہے کہ مخلوقات کمزور اور عاجز ہیں اور بلا شبہ وہ نفع ونقصان کے مالک نہیں ہیں،سوائے ان حدود میں رہتے ہوئے جن میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف سے قدرت دے رکھی ہے اور وہ وہی کچھ کرسکتے جو اللہ تعالیٰ ان کو کرنے دے۔ ۴۔آزمائش کے ذریعہ بغض وکینہ، غرور وتکبر اور دیگر مہلک بیماریوں سے دل پاک ہوجاتا ہے،پس آزمائش ان (روحانی) بیماریوں کو اللہ کے اذن وحکم سے زائل کرتے ہوئے جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ ۵۔آزمائش کے ذریعہ دل قوی ہو جاتا ہے، چنانچہ پریشان کن اوہام اور پراگندہ خیالات دل کو ہلا نہیں پاتے اور ڈر، خوف اور دہشت انگیز چیزیں اس کو پریشان نہیں کرتیں۔ ۶۔آزمائش کے ذریعہ بندے کی اپنے رب تعالیٰ کی معرفت قوی ہوجاتی ہے اور باقی سب سے بے نیاز ہوکر ایک اللہ سے اس کا تعلق بڑھ جاتا ہے۔ ۷۔آزمائش کے ذریعہ غفلت دور ہوکر اللہ کا ڈر اور خوف قوی اور مضبوط ہوجاتا ہے۔ ۸۔آزمائش کے ذریعہ بصیرت کھل جاتی ہے، دل زندہ ہوجاتا ہے، (مایوسیوں کے) پردے چھٹ جاتے ہیں اور (دلوں کا) زنگ اتر جاتا ہے۔ ۹۔آزمائش کے ذریعہ دل نرم ہوجاتا ہے وہ اللہ کا تابع وفرماں بردار ہوجاتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کے سامنے جھک جاتا ہے۔ ۱۰۔آزمائش کے ذریعہ عقل بڑھ جاتی ہے اور بندے کو شعور اور ادراک حاصل ہوجاتا ہے لیکن یہ اس شخص کو حاصل نہیں ہوتا جو کبھی آزمائش میں مبتلا نہ ہوا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔آزمائش کے ذریعہ بندے کے اخلاق خوب آراستہ ہوجاتے ہیں اوراس کی طبیعت میں نرمی آجاتی ہے۔ ۱۲۔آزمائش کے ذریعہ دل میں دنیا کی بے رغبتی پیدا ہوجاتی ہے اوراس کواس حقیقت کاادراک ہوجاتا ہے کہ بلا شبہ دنیا بہت حقیر اور گھٹیا ہےاور یہ ایک ایسی ڈھلتی ہوئی چھاؤں ہےجس کی کوئی قدرومنزلت نہیں ہے۔

بوقت آزمائش مومن کاکردار:

ایک مومن جب ابتلاء وآزمائش میں مبتلا ہوتو اسے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیےتاکہ وہ آزمائش میں استقامت اختیار کرےاورکسی بدعقیدگی اورگمراہی کاشکار نہ ہو:

آزمائش اللہ کی طرف سے: بوقت آزمائش ایک مومن کواس بات پر یقین ہونا چاہیے کہ یہ آزمائش اللہ کی طرف سے ہے، اللہ کی اجازت اورمرضی کےبغیر کوئی بھی مصیبت نازل نہیں ہوتی، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ** [التغابن: ۱۱] کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کےبغیر نہیں پہنچ سکتی۔ اورفرمایا: **وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ** [آل عمران: ۱۶۶] اورتمہیں جو کچھ اس دن پہنچا جس دن دو جماعتوں میں مڈبھیڑ ہوئی تھی، وہ سب اللہ کےحکم سے تھا۔ آیت کریمہ میں جنگ احد میں حکم رسول کی مخالفت پر صحابہ کو جو نقصان لاحق ہوااس کا ذکر کیا گیا ہے کہ یہ بھی اللہ کےحکم سے ہی پہنچا ہے۔

تمام قدرتوں کا مالک اللہ ہے: مومن کواس بات پر بھی یقین ہونا چاہیے کہ بندوں کےسارے اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں، ہماری اپنی مرضی اورخواہش کا کوئی دخل نہیں، وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا، تمام لوگ اگر ہمارے مخالف ہوجائیں، ہم کو نقصان پہنچانا چاہیں لیکن اگر اللہ کومنظور نہیں ہے، اللہ ہماری حفاظت کرنا چاہتا ہےتو کوئی بھی ہم کوکچھ بھی نقصان نہیں پہنچاسکتا اور اگر سارے لوگ مل کر ہم کو فائدہ دینا چاہیں، عزت کی کرسی پر بٹھانا چاہیں لیکن اللہ کا فیصلہ نہ ہوتو کوئی بھی کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا، ہمیں ان باتوں پر پختہ یقین ہونا چاہیے، آج اسی یقین کی ہمارے اندر کمی ہے، جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے آزمائش میں ہم ناکام ہوجاتے ہیں اور راہ استقامت کو ترک کر دیتے ہیں، ہم اچھی طرح سے یہ بات جان لیں کہ ۔

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے: **وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ** [یونس: ۱۰۷] اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں، وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے۔ اسی مفہوم کی ایک آیت سورۂ زمر میں ہے: **وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ** [الزمر: ۳۸] اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے، آپ ان سے کہیے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ کہہ دیں کہ اللہ مجھے کافی ہے، توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔

اور فرمایا: **مَّا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ** [فاطر: ۲] اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے سو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

اور انہیں باتوں کی نصیحت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کی تھی، حدیث نبوی ہے: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: ٢٥١٦، صحيح]** عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک دن (سواری پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (بیٹھا ہوا) تھا، آپ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند اہم باتیں بتلاتا ہوں (انہیں یاد رکھ) تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھ، تو اس کو اپنے سامنے پائے گا، (یعنی اس کی حفاظت اور مدد تیرے ہم رکاب رہے گی) جب تو سوال کر تو صرف اللہ سے کر، جب تو مدد چاہے (ماورائے اسباب طریقے سے) تو صرف اللہ سے مدد طلب کر اور یہ بات جان لے کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ تجھے کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے (یعنی لکھ کر فارغ ہو گئے) اور صحیفے (نوشتہ ہائے تقدیر) خشک ہو گئے۔

❁ **تقدیر پر قوی ایمان:** مومن کو چاہیے کہ جب وہ کسی آزمائش کا شکار ہو تو اپنی تقدیر پر مضبوط ایمان رکھے، اسے اللہ کا فیصلہ سمجھ کر راضی ہو جائے، جزع فزع اور کوئی شکوہ شکایت نہ کرے اور اس کے ظاہری اسباب وعوامل پر غور نہ کرے، اگر اور مگر کے چکر میں نہ پڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ یہ شیطانی ڈگر ہے، بلکہ ایسے حالات میں مومنانہ وصف یہ ہے کہ وہ زبان سے کہے: **قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَاشَاءَ فَعَلَ،** اللہ اور اس کے رسول کے فرامین ہمیں انہیں باتوں کی رہنمائی کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ** [الحديد: ٢٢] نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں، مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے، یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر (بالکل) آسان ہے۔
اور فرمایا: **قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ** [التوبة: ٥١] آپ کہہ دیجیے کہ ہمیں سوائے اللہ کے ہمارے حق میں لکھے ہوئے کہ کوئی چیز پہنچ ہی نہیں سکتی وہ ہمارا کارساز اور مولیٰ ہے۔ مومنوں کو تو اللہ کی ذات پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔

حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ** [صحيح مسلم: **كِتَابُ الْقَدَرِ، بَابُ: فِي الْأَمْرِ بِالْقُوَّةِ وَتَرْكِ الْعَجْزِ:** ٢٦٦٤] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقتور مومن زیادہ بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے کمزور مومن سے اور ہر ایک (قوی اور ضعیف) میں بہتری ہے، اس چیز کی حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد طلب کرو اور ہمت نہ ہارو اور اگر تمہیں کچھ (نقصان) پہنچ جائے تو یہ مت کہو اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا ہو جاتا، البتہ یہ کہو: اللہ کی تقدیر یہی تھی اور جو اس نے چاہا کیا، کیوں کہ "اگر" کا لفظ شیطان کے کام کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

❁ توکل علی اللہ: مومن کو چاہیے کہ وہ اللہ کی ذات پر کامل اعتماد و بھروسہ رکھے، اس لیے کہ جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے اللہ اس کی نصرت و مدد کے لیے کافی ہے، جیسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ نے فرمایا: **وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ** [الطلاق: ۳] اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔ اور یہ انبیاء کرام کا وصف ہے کہ جب بھی وہ خطرات و حادثات سے دوچار ہوتے تو اللہ پر توکل کرتے ہوئے فرماتے: **حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ**، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِينَ قَالُوا: إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ** [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّفْسِيرِ، سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ، بَابٌ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمُ الْآيَةَ: ۴۵۶۳] ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے **حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ**، اس وقت کہا جب انہیں آگ میں ڈالا گیا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہ کلمہ اس وقت کہا جب کافر لوگوں نے کہا کہ: **اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ**۔

اسی طرح سفر ہجرت کے واقعے پر بھی غور کریں کہ مشرکین مکہ گراں قدر انعام کی لالچ میں آپ کی گرفتاری کے لیے آپ کے تعاقب میں نکل گئے ہیں، ایک دستہ تلاش کرتے ہوئے غار کے منہ تک پہنچ گیا، جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آرام فرما رہے تھے، دیکھتے ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے اور گھبراہٹ کے عالم میں بول اٹھے: اے اللہ کے رسول! **لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا**، اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھ لے تو یقیناً وہ ہمیں دیکھ لے گا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی پریشانی میں بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اطمینان دلایا اور توکل علی اللہ کے جذبے سے سرشار ہو کر کہا: **مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟**، اے ابو بکر! ان دونوں کے ساتھ تمہارا کیا گمان ہے کہ جن کا تیسرا اللہ ہو؟ (یعنی ہم دو ہی نہیں بلکہ تیسرا ہمارے ساتھ اللہ ہے اور جن کے ساتھ اللہ ہو ان کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے؟) [صحيح البخاري: كِتَابٌ: فَضَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ، بَابٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ: ۳۶۵۳]

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام اور ان کے متبعین کو گرفتار کرنے کے لیے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ پیچھا کرر ہا تھا، سامنے ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر، پیچھے فرعون کا لشکر جرار، بڑی آزمائش کا وقت ہے مگر موسیٰ علیہ السلام کو رب کی ذات پر کامل یقین تھا، جس کی وجہ سے اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے متبعین کی مدد فرمائی اور فرعون اور اس کے لشکر کو تباہ و برباد کر دیا، جیسا کہ قرآن نے اس کا نقشہ کھینچا ہے: **فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ** [الشعراء: ۶۱۔۶۷] پس جب دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: ہم تو یقیناً پکڑ لیے گئے۔ موسیٰ نے کہا: ہرگز نہیں، یقین مانو میرا رب میرے ساتھ ہے، جو ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی لاٹھی مار، پس اسی وقت دریا پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ پانی کا مثل بڑے پہاڑ کے ہو گیا اور ہم نے اسی جگہ دوسروں کو نزدیک لا کھڑا کر دیا اور موسیٰ (علیہ السلام) کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو نجات دے دی۔ پھر اور سب دوسروں کو ڈبو دیا۔ یقیناً اس میں بڑی عبرت ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان والے نہیں۔

بطور نمونہ یہ چند مثالیں پیش کی گئی ہیں ورنہ انبیاء و صحابہ کرام کی زندگیوں میں اس قسم کے بیشمار واقعات ہمیں ملتے ہیں، بوقت آزمائش ہمیں ان واقعات سے عبرت و نصیحت حاصل کرنا چاہیے۔

❁ **تعلق باللہ:** مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ ہر حال میں اللہ کو یاد رکھے، کبھی بھی اللہ سے غافل نہ ہو، اللہ سے ہمیشہ تعلق قائم رکھے، اس لیے کہ طاعات و عبادات کے ذریعے جو اللہ سے تعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائم رکھے گا اللہ ہر حال میں اس کی مدد کرے گا، کبھی اس کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ** [محمد: ٧] اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ اور حدیث قدسی میں ہے: **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً** [**صحيح البخاري: كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ: ٧٥٣٦**] انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے روایت فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب بندہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ذراع (ایک بازو یا ایک ہاتھ) قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اثناء سفر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جامع نصیحت فرمائی، اس میں یہ بھی ہے کہ: **احفَظِ اللهَ تجِدْهُ أمامَك، تعرَّفْ إلى اللهِ في الرَّخاءِ يَعرِفْك في الشِّدَّةِ، واعلَمْ أنَّ ما أخطأَك لم يكنْ ليُصيبَك، وما أصابَك لم يكنْ ليُخطِئَك** [**تخريج رياض الصالحين: ٦٢، شعيب الأرنؤوط: إسناده صحيح، أخرجه الترمذي: ٢٥١٦، بنحوه، وأحمد: ٢٨٠٣، باختلاف يسير**] تو اللہ کے احکام کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا، تو خوش حالی میں اللہ کو پہچان اور اس کی طرف توجہ رکھ، وہ تجھے تنگی اور مصیبت میں پہچانے گا (یعنی تیری دست گیری فرمائے گا) اور جان لے کہ جو تجھ سے چوک ہو جائے وہ تجھے ملنے والا نہیں ہے اور جو تجھے پہنچنے والا ہے وہ تجھ سے چوک نہیں ہو سکتا۔

❁ **اذکار وأدعیہ کا اهتمام:** دنیا امتحان گاہ ہے، ہر انسان کی زندگی میں بسا اوقات ایسے موڑ آجاتے ہیں جہاں اس کی ساری کوششیں اور تدبیریں ناکام ہو جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، تمام ظاہری اسباب وعوامل ماند پڑ جاتے ہیں، سارے دوست واحباب، اعزہ واقارب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، ایسے وقت میں ایک مومن کی نظر میں بس ایک ہی سہارا ہوتا ہے اور وہ سہارا اللہ رب العالمین کا ہوتا ہے کہ پورے اخلاص کے ساتھ اللہ کو پکارا جائے وہی مصیبت اور پریشانی کو دور کرے گا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ** [غافر: ٦٠] اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔

اللہ کی ذات وہ ہے کہ اس سے مانگنے والا کبھی مایوس نہیں ہوتا، اسے تو خالی ہاتھ واپس کرنے سے شرم آتی ہے، وہ تو نہ مانگنے سے ناراض ہو جاتا ہے اور مانگنے سے خوش ہوتا ہے، اس لیے بوقت آزمائش ایک مومن کو چاہیے کہ اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے، اپنی حاجات وضروریات کو اللہ کی خدمت میں پیش کرے، کیوں کہ وہی مشکل کشا ہے، وہی بگڑی بنانے والا ہے، وہی اولاد دینے والا ہے، وہی شفا دینے والا ہے، وہی عزت، ذلت اور نفع ونقصان کا مالک ہے، جلیل القدر اولوالعزم پیغمبروں نے بھی بوقت آزمائش اللہ ہی کو پکارا، اللہ نے ان کی پکار کو قبول کر کے مصیبت اور پریشانی سے نجات دیا، بیشتر احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی بات کی طرف رہنمائی کی ہے، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ** [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: ٣٥٤٨، حسن**] دعا نازل شدہ (آفات) اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لیے نفع بخش ہے، لہٰذا اے اللہ کے بندو دعا ضرور کیا کرو۔ دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ** [**صحيح**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البخاري: كِتَابُ: الْقَدَرِ، بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ: ٦٦١٦] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم محنت کی مشقت سے، بدبختی کے آلینے سے، برے فیصلے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگو۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبتلائے مصیبت انسان کو دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کرنے کی ترغیب دلائی ہے، فرمایا: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَأَى مُبْتَلًى، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى: ٣٤٣٢، صحيح] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ (یا بیمار) آدمی کو دیکھ کر کہا: **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا،** وہ شخص (کہنے والا) کبھی اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہوگا۔

ہمیں چاہیے کہ اذکار و ادعیہ کا خاص اہتمام کریں اور پابندی کریں، بالخصوص صبح و شام کے اذکار، فرض نمازوں کے بعد کے اذکار، سونے جاگنے کے اذکار، کھانے پینے کے اذکار وغیرہ ذرا غور کریں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر کہ آپ کی زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر میں مصروف رہتی تھی، ہر لمحہ اور ہر گھڑی دعاؤں کا اہتمام کرتے تھے، یہاں تک کہ بول و براز کے وقت ذکر الٰہی کا انقطاع ہونے پر آپ اسے ایک غلطی شمار کر کے حاجت پوری کر کے "**غفرانك**" کہتے تھے۔ مگر افسوس کہ ہمارے اندر اس کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

❁ **توبہ واستغفار کا اہتمام:** یہ بات معلوم ہے کہ مصیبت ہمارے گناہوں کی سزا بھی ہوتی ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: **وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ** [الشوریٰ: ٣٠] تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے۔علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **ما نزل بلاء الا بذنب ولا رفع بلاء الا بتوبة [الجواب الکافی لابن القیم: ۱/۷۲]** جو بھی مصیبت آتی ہے اس کا سبب گناہ ہوتا ہے اور مصیبت کو ٹالنے کا طریقہ توبہ ہے۔ آزمائش میں انسان گھبرا جاتا ہے، اس کے تمام ظاہری اسباب پر غور کرتا ہے مگر یہ نہیں سوچتا کہ ممکن ہے کہ یہ مصیبت اس کے گناہوں کی سزا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے، کہیں نہ کہیں ضرور اس کے قدم ڈگمگائے ہوں گے، اس سے غفلت ہوئی ہوگی، اسے اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لینا چاہیے، اللہ توبہ کو قبول کر کے اسے مصیبت سے نجات دے گا۔

مگر انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ہم اس نبی کے امتی ہیں جو دن اور رات میں سو مرتبہ توبہ واستغفار کیا کرتے تھے، جب کہ آپ معصوم عن الخطاء تھے، اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا تھا، مگر ہم قدم قدم پر گناہ کرتے ہیں پھر بھی ہمیں اپنی کوتاہیوں کا کچھ بھی احساس نہیں ہوتا اور اللہ سے توبہ نہیں کرتے، دراصل مال و دولت کی حرص اور دنیا پرستی کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم دین سے اتنا دور نکل گئے ہیں کہ ہماری سوچ وفکر تبدیل ہو چکی ہے، ہمارا مطمح نظر صرف دنیوی ترقی اور کامیابی کا حصول ہے، دین اور آخرت کی چنداں فکر نہیں **(الأمان والحفیظ)**۔

خاتمہ ودعا:

مذکورہ ارشادات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ انسان کی زندگی میں اللہ کی طرف سے آزمائش یقینی ہے، یہ اللہ کی قدیم سنت ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کے دین وایمان کے مطابق مختلف شکلوں میں آزماتا ہے، آزمائش سے انسان وقتی طور پر پریشان تو ہو جاتا ہے مگر متعدد اخروی فوائد کے ساتھ انسان کی زندگی میں اس کے مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں، اس لیے ہمیں چاہیے کہ بوقت آزمائش اسلامی اصول وضوابط کی پابندی کریں اور دین پر ثابت قدم رہیں۔ اللہ ہمیں نیک توفیق دے۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارش نہ ہونے کے اسباب

۞ پانی اللہ کی عظیم نعمت ہے:

یہ حقیقت ہے کہ انسان، حیوانات اور نباتات سب کی زندگی کا انحصار اور بقاء پانی پر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٠﴾** **[الأنبياء: ٣٠]** اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا، کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔ اور فرمایا: **وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍ ۖ** **[النور: ٤٥]** تمام کے تمام چلنے پھرنے والے جان داروں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پانی سے پیدا کیا ہے۔ اسی طرح پانی انسانوں اور حیوانات کے لیے رزق کا سبب ہے، اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین سے اناج، غلے، گھاس، پودے اور ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے جس میں انسانوں اور جانوروں کے لیے بہت سارے فائدے ہیں، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے پانی سے حاصل ہونے والے فوائد کو مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَأَنۢبَتْنَا بِهِۦ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيدِ ﴿٩﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ﴿١٠﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۖ وَأَحْيَيْنَا بِهِۦ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ الْخُرُوجُ ﴿١١﴾** **[ق: ٩۔١١]** اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کٹنے والے کھیت کے غلے پیدا کیے اور کھجوروں کے بلند و بالا درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں۔ بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے پانی سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح (قبروں سے) نکلنا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فَلْيَنظُرِ الْإِنسٰنُ إِلٰى طَعَامِهِۦٓ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنۢبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفٰكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتٰعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعٰمِكُمْ ﴿٣٢﴾** **[عبس: ٢٤۔٣٢]** انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کو دیکھے کہ ہم نے خوب پانی برسایا پھر پھاڑا زمین کو اچھی طرح پھر اس میں سے اناج اگائے اور انگور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تر کاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغات اور میوہ اور (گھاس) چارہ (بھی اگایا) تمہارے استعمال و فائدے کے لیے اور تمہارے چوپایوں کے لیے۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝** [النحل: ۱۰۔۱۱] وہی تمہارے فائدے کے لیے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ اسی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے بے شک ان لوگوں کے لیے تو اس میں بڑی نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے: **اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۝** [السجدۃ: ۲۷] کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی کو بنجر (غیر آباد) زمین کی طرف بہا کر لے جاتے ہیں پھر اس سے ہم کھیتیاں نکالتے ہیں جسے ان کے چوپائے اور یہ خود کھاتے ہیں، کیا پھر بھی یہ نہیں دیکھتے؟۔

اسی طرح یہ وہ عظیم نعمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بندوں پر بطور احسان ذکر کیا ہے، فرمایا: **يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝** [البقرۃ: ۲۱۔۲۲] اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا، یہی تمہارا بچاؤ ہے۔ جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی، خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو۔

پانی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ پانی جس طرح دنیوی ضرورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اسی طرح اخروی ضرورت بھی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں جنتیوں کے لیے جن نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے ان میں پانی کی نعمت بھی شامل ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَآ أَنْهٰرٌ مِّن مَّآءٍ غَيْرِ ءَاسِنٍ** [محمد: ۱۵] اس جنت کی صفت جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں۔ اور جہنمیوں کو اس نعمت سے محروم کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَنَادٰٓى أَصْحٰبُ النَّارِ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۚ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِينَ** [الأعراف: ۵۰] اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے، کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈال دو یا اور ہی کچھ دے دو، جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے۔ جنت والے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کی کافروں کے لیے بندش کر دی ہے۔

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور اس کی قدرت کی بڑی نشانی ہے، اس کی قدر کرنا ہماری ذمہ داری ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دیگر نعمتوں کی طرح اس نعمت کے بارے میں خصوصی طور پر ہم سے سوال کرے گا، ارشاد نبوی ﷺ ہے: **إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيمِ؟ أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ، وَنُرْوِيَكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ؟** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ: ۳۳۵۸، صحيح] قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جن نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، (وہ یہ ہیں) اس سے کہا جائے گا: کیا میں نے تمہارے لیے تمہارے جسم کو تندرست اور صحت مند نہیں بنایا اور تمہیں ٹھنڈا پانی نہ پلاتا رہا؟۔

❁ پانی کی حفاظت:

پانی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، اس کی قدر کرنا اور حفاظت کرنا ہماری ذمہ داری ہے، کسی بھی طرح اسے ضائع ہونے سے بچائیں، افسوس کہ بہت سارے لوگ اس نعمت کی قدر نہیں کرتے ہیں اور اس کے استعمال میں اسراف سے کام لیتے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف طریقے سے اسے ضائع کرتے ہیں، شریعت اسلامیہ نے پانی کی حفاظت پر زور دیا ہے اور ان اسباب سے منع کیا ہے جن سے پانی ضائع ہو جائے، جیسے:

ا۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے، ارشاد نبوی ہے: **عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الطَّهَارَةِ، بَابُ: النَّهْيُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ: ٢٨١]** جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے پانی نجس ہو جائے گا اور طہارت کے قابل نہیں رہے گا، لوگ اس میں غسل کرنے اور اسے استعمال کرنے سے کراہیت محسوس کریں گے، دوسری حدیث میں ہے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْوُضُوءِ، بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ: ٢٣٩]** تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے، پھر اسی میں غسل کرے۔

۲۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد بغیر تین مرتبہ ہاتھ دھلے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے منع کیا گیا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے ہاتھ میں گندگی لگی ہو اور پانی گندہ ہو جائے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الطَّهَارَةِ، بَابُ: كَرَاهَةُ غَمْسِ الْمُتَوَضِّئِ يَدَهُ الْمَشْكُوكِ فِي نَجَاسَتِهَا: ٢٧٨]** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے تین دفعہ نہ دھو لے کیوں کہ اسے معلوم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزارا ہے؟۔

۳۔ پانی کے استعمال میں اسراف سے منع کیا گیا۔ اسی وجہ سے وضوء اور غسل میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت کم مقدار میں پانی استعمال کرتے تھے اور پانی کی حفاظت کرتے تھے، حدیث نبوی ہے: **عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْحَيْضِ، بَابُ: الْقَدْرُ الْمُسْتَحَبِّ مِنَ الْمَاءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ: ٣٢٥] انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مد سے وضوفرماتے اور ایک صاع سے پانچ مد تک (کے پانی) سے غسل کرتے تھے۔

اس کے علاوہ درج ذیل طریقوں سے پانی کی حفاظت کریں:

☆ گھروں میں خواتین کچن میں پانی کا غیر ضروری استعمال نہ کریں۔

☆ چھوٹے بچوں کی تربیت کریں، خصوصی توجہ دلائیں، پانی کی اہمیت بتائیں، تاکہ گھر میں اور باہر ہر جگہ پانی کی حفاظت کریں اور پانی ضائع کرنے سے بچیں۔

☆ کبھی کبھار نل سے پانی مسلسل ٹپکتا رہتا ہے، بعض لوگ اس پر توجہ نہیں دیتے اور نل کی اصلاح نہیں کرتے ہیں اور لیکج (رِساو) سے بہت سارا پانی ضائع ہوجاتا ہے، لہٰذا فوری طور پر نل کی اصلاح کرائی جائے۔

☆ بعض لوگ گاڑیوں کی دھلائی اور صفائی میں، اسی طرح زراعت اور باغبانی میں پانی کا ضرورت سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اس میں بھی کنٹرول کیا جائے۔

☆ واٹر فلٹر پلانٹ میں بھی پانی بہت زیادہ ضائع ہوتا ہے، اس پانی کو بھی کسی مصرف میں استعمال کر لینا چاہیے۔

☆ بارش کے پانی کو بھی ہم جمع کرکے استعمال میں لا سکتے ہیں۔

☆ عوامی سطح پر بھی بیداری پیدا کریں، باقاعدہ Save Water کی مہم چلائیں، گلی محلے میں جگہ جگہ پوسٹر لگائیں اور پانی کی حفاظت پر توجہ دلائیں۔

۞ پانی پلانے کی فضیلت:

۞ پانی پلانا افضل ترین صدقہ ھے: حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَقْيُ الْمَاءِ [سنن النسائي: كِتَابُ الْوَصَايَا، ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى سُفْيَانَ: ٣٦٦٤، حسن]** سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری ماں مرگئی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں نے پوچھا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: پانی پلانا۔ ابو داود کی روایت میں ہے: **فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ: هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ** [**سنن أبي داود: كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابٌ: فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ: ١٦٨١، حسن**] چنانچہ سعد نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: یہ ام سعد کے لیے ہے۔ پانی پلانا کتنی عظیم نیکی ہے اور بیماریوں کے علاج میں اس کی تاثیر کے دو عجیب وغریب مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ ایک آدمی کے گھٹنے میں سات سال سے زخم ہوا تھا اس کا اس نے ہر طرح سے علاج کیا اور مختلف اطباء سے اس کے متعلق سوال کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا تو اس نے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: **اذهب واحفر بئراً في مكان يحتاج الناس فيه إلى الماء فإني أرجو أن تنبع هناك عين ويمسك عنك الدم، ففعل الرجل ذلك فشفاه الله تعالىٰ** [**سير أعلام النبلاء: ٨/٤٠٧**] جاؤ ایسی جگہ جہاں لوگوں کو پانی کی ضرورت ہو وہاں کنواں کھدوا دو اس لیے کہ مجھے امید ہے کہ وہاں پانی کا چشمہ پھوٹے اور ادھر تمہارا خون رک جائے تو اس آدمی نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی۔

۲۔ اسی قسم کا ایک واقعہ امام حاکم ابو عبد اللہ رحمہ اللہ کا ہے جن کے چہرے میں ایک پھوڑا ہوا تھا، تقریباً ایک سال سے مختلف طریقے سے علاج کرائے مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا، بالآخر انہوں نے اپنے گھر کے سامنے لوگوں کے لیے پانی کا انتظام کر دیا، جس کی برکت سے ایک ہفتے میں انہیں شفا مل گئی، زخم بھی ختم ہو گیا اور چہرہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا اور اس کے بعد بھی چند سال تک وہ باحیات رہے [**صحيح الترغيب والترهيب: ٩٦٤**]

❁ پانی پلانا گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے: یہ ایسی عظیم نیکی ہے جس کی وجہ سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے، مشہور حدیث ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا، فَنَزَلَ فِيهَا، فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً،**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟ فَقَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ [صحيح مسلم: كِتَابٌ: السَّلَامُ، بَابٌ: فَضْلُ سَاقِي الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَإِطْعَامِهَا: ۲۲۴۴] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک بار ایک شخص راستے میں چلا جارہا تھا اس کو شدید پیاس لگی، اسے ایک کنواں ملا وہ اس کنویں میں اترا اور پانی پیا، پھر وہ کنویں سے نکلا تو اس کے سامنے ایک کتا زور زور سے ہانپ رہا تھا، پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا تھا، اس شخص نے (دل میں) کہا: یہ کتا بھی پیاس سے اسی حالت کو پہنچا ہے جو میری ہوئی تھی۔ وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے کو پانی سے بھرا پھر اس کو منہ سے پکڑا یہاں تک کہ اوپر چڑھ آیا، پھر اس نے کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدردانی کی اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے ان جانوروں میں اجر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر تر جگر میں اجر ہے۔ دوسری روایت میں بنو اسرائیل کی ایک زانیہ عورت کا ذکر ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ، قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا، فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ، فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ، فَغُفِرَ لَهَا بِهِ [صحيح مسلم: كِتَابٌ: السَّلَامُ، بَابٌ: فَضْلُ سَاقِي الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَإِطْعَامِهَا: ۲۲۴۵] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک کتا ایک کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا اور پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب تھا کہ بنی اسرائیل کی فاحشہ عورتوں میں سے ایک فاحشہ نے اس کو دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے ذریعے سے اس (کتے) کے لیے پانی نکالا اور وہ پانی اسے پلایا تو اس بنا پر اس کو بخش دیا گیا۔

معلوم ہوا کہ صرف انسان ہی نہیں بلکہ جانوروں کو بھی پانی پلانا عظیم ترین نیکی ہے، لہٰذا گرمی کے موسم میں خاص طور پر جب کہ ہر جاندار کو پانی کی سخت طلب ہوتی ہے ان بے زبان جانوروں اور چرند و پرند کا خیال رکھیں اور گھروں کی چھت پر اور سیڑھی اور دروازوں پر پانی رکھ دیا کریں۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَقَدْ قَالَ بَعْضُ التَّابِعِينَ: مَنْ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ فَعَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسَقْيِ الْمَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ ذُنُوبَ الَّذِي سَقَى الْكَلْبَ، فَكَيْفَ بِمَنْ سَقَى رَجُلًا مُؤْمِنًا مُوَحِّدًا وَأَحْيَاهُ [تفسير القرطبي: ۲۱۵/۷، تفسير سورة الأعراف: ۵۰] بعض تابعین کا قول ہے کہ: جس کے گناہ زیادہ ہوں اس پر لازم ہے کہ وہ پانی پلائے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے کتے کو پانی پلانے والے شخص کے گناہوں کو معاف کر دیا تو اگر کوئی کسی مومن موحد آدمی کو پانی پلائے اور اسے زندگی بخشے تو اسے کیوں نہیں؟ (اسے بدرجہ اولیٰ معاف کرے گا)

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **وإذا كان الله سبحانه قد غفر لمن سقى كلبا على شدة ظمأه فكيف بمن سقى العطاش، وأشبع الجياع، وكسى العراة من المسلمين؟!** [عدة الصابرين: ۲۵۳] جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سخت پیاسے کتے کو پانی پلانے والے کی مغفرت فرما دی تو پیاسے مسلمان کو سیراب کرنے، بھوکے مسلمان کو آسودہ کرنے اور برہنہ مسلمان کو کپڑا پہنانے والے کی کیوں نہیں مغفرت کرے گا؟ (بدرجہ اولیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا)

❁**پانی سے محروم کرنا بدترین گناہ ہے:** پانی پلانا جہاں ایک عظیم نیکی ہے وہیں کسی سے پانی روکنا بدترین گناہ ہے، چاہے وہ انسان ہو یا حیوان، کیوں کہ پانی ہر جاندار کی ضرورت ہے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ، وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهِ كَذَا وَكَذَا، فَأَخَذَهَا** [صحيح البخاري: كِتَابُ: الشَّهَادَاتُ، بَابُ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ: ۲۶۷۲] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ انہیں سخت دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس کسی راستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور مسافر کو (جسے پانی کی ضرورت ہو) نہ دیتا ہو۔ دوسرا وہ شخص جو کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(خلیفۃ المسلمین) سے بیعت کرے اور صرف دنیا کے لیے بیعت کرے کہ جس سے اس نے بیعت کی اگر وہ اس کا مقصد پورا کر دے تو یہ بھی وفاداری سے کام لے، ورنہ اس کے ساتھ بیعت وعہد کو پورا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو کسی سے عصر کے بعد کسی سامان کا بھاؤ کرے اور اللہ کی قسم کھا لے کہ اسے اس کا اتنا اتنا روپیہ مل رہا تھا اور خریدار اس سامان کو (اس کی قسم کی وجہ سے) لے لے۔ حالاں کہ وہ جھوٹا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ** [صحيح البخاري: **كِتَابُ: أَحَادِيثُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ، بَابٌ: ۳۴۸۲**] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے قید کر رکھا جس سے وہ بلی مرگئی اور اس کی سزا میں وہ عورت دوزخ میں گئی۔ جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو اس نے اسے نہ تو کھلایا اور نہ پلایا، اور نہ ہی بلی کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

اسی طرح حدیث میں ہے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائے گا: **يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي** [صحيح مسلم: **كِتَابُ: الْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْآدَابُ، بَابٌ: فَضْلُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ: ۲۵۶۹**] اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا، تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو خود ہی سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا، اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو (آج) اس کو میرے پاس پالیتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞بارش رحمت بھی ہے اور عذاب بھی:

دیکھا جاتا ہے کہ کبھی کبھار بعض علاقوں میں زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے فصلیں برباد ہو جاتی ہیں، مکانات منہدم ہو جاتے ہیں، جانی و مالی نقصانات ہوتے ہیں، جب کہ دوسرے علاقوں میں بارش کی قلت ہوتی ہے، بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصلیں برباد ہو جاتی ہیں، لہٰذا یہ رحمت بھی ہے اور عذاب بھی، یہی وجہ ہے کہ جب موسم ابر آلود ہوتا اور ہوائیں چلتیں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے چین و پریشان ہو جاتے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ، قَالَتْ: وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا، أَوْ رِيحًا، عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا، رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ؟ قَالَتْ: فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، مَا يُؤَمِّنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ؟ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ، وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا: هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا [صحيح مسلم: كِتَابُ: صَلَاةُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابُ: التَّعَوُّذُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ وَالْفَرَحُ بِالْمَطَرِ: ٨٩٩]**

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی پوری طرح ایسے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ میں آپ کے حلق کے اندر کا ابھرا ہوا حصہ دیکھ لوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف مسکرایا کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادل یا آندھی دیکھتے تو اس کا اثر آپ کے چہرے پر عیاں ہو جاتا تو (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اے اللہ کے رسول! میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ جب وہ بادل دیکھتے ہیں تو اس اُمید پر خوش ہو جاتے ہیں کہ اس میں بارش ہوگی اور میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ جب آپ اس (بادل) کو دیکھتے ہیں تو میں آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی محسوس کرتی ہوں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! مجھے اس بات سے اطمینان نہیں ہوتا کہ کہیں ان میں عذاب (نہ) ہو، ایک قوم آندھی کے ذریعے عذاب دی گئی اور ایک قوم نے عذاب کو (دور) سے دیکھا تو کہا: یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جب تیز وتند ہوائیں چلتیں تو اس کے شر سے حفاظت کے لیے آپ دعاؤں کا اہتمام کرتے تھے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، قَالَتْ: وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ، كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ: فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا** [صحيح مسلم: كِتَابُ: صَلَاةُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابُ: التَّعَوُّذُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ وَالْفَرَحُ بِالْمَطَرِ: ۸۹۹] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب تیز ہوا چلتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو اس میں ہے اس کی اور جس خیر کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے اس خیر (کا طلب گار ہوں) اور اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اور جس شر کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب آسمان پر بادل گھر آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ بدل جاتا اور آپ (اضطراب کے عالم میں) کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر آتے، کبھی آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹتے، اس کے بعد جب بارش برسنے لگتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (یہ کیفیت) دور ہو جاتی، مجھے اس کیفیت کا پتہ چل گیا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، آپ نے فرمایا: عائشہ! ہوسکتا ہے (یہ اسی طرح ہو) جیسے قوم عاد نے (بادلوں کو دیکھ کر) کہا تھا: جب انہوں نے اس (عذاب) کو بادل کی طرح اپنی بستیوں کی طرف آتے دیکھا تو انہوں نے کہا: یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: **كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُلِّطَ عَلَى أُمَّتِي، وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ: رَحْمَةٌ [صحیح مسلم: كِتَابٌ: صَلَاةُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابٌ: التَّعَوُّذُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ وَالْفَرَحُ بِالْمَطَرِ: ۸۹۹] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آندھی یا بادل کا دن ہوتا تو آپ کے چہرہ مبارک پر اس کا اثر پہچانا جاسکتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اضطراب کے عالم میں) کبھی آگے جاتے اور کبھی پیچھے ہٹتے، پھر جب بارش برسنا شروع ہوجاتی تو آپ اس سے خوش ہوجاتے اور وہ (پہلی کیفیت) آپ سے دور ہو جاتی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے (ایک بار) آپ سے (اس کا سبب) پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں ڈر گیا کہ یہ عذاب نہ ہو جو میری امت پر مسلط کر دیا گیا ہو اور بارش کو دیکھ لیتے تو فرماتے: رحمت ہے۔

بارش رحمت ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ، قَالَ: فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثَوْبَهُ، حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ قَالَ: لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ تَعَالَى [صحیح مسلم: كِتَابٌ: صَلَاةُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابٌ: الدُّعَاءُ فِي الِاسْتِسْقَاءِ: ۸۹۸] انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا (سر اور کندھے کا کپڑا) کھول دیا حتیٰ کہ بارش آپ پر آنے لگی۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: کیوں کہ وہ نئی نئی (سیدھی) اپنے رب عزوجل کی طرف سے آرہی ہے۔

قحط سالی عذاب کی ایک شکل ہے، حدیث میں ہے: عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا، قَالَ: "اللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ" أَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ، وَالْمَيْتَةَ، وَالْجِيَفَ، وَيَنْظُرَ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ، وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ، إِلَى قَوْلِهِ: "عَائِدُونَ" يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُنْتَقِمُونَ، فَالْبَطْشَةُ: يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ، وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ، وَآيَةُ الرُّومِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ: اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ: ١٠٠٧] مسروق نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کفار قریش کی سرکشی دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا کی: **اللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ** کہ اے اللہ! سات برس کا قحط ان پر بھیج جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت میں بھیجا تھا چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہوگئی اور لوگوں نے چمڑے اور مردار تک کھا لیے۔ بھوک کی شدت کا یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی جاتی تو دھویں کی طرح معلوم ہوتا تھا آخر مجبور ہو کر ابوسفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ لوگوں کو اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اب تو آپ ہی کی قوم برباد ہو رہی ہے، اس لیے آپ اللہ سے ان کے حق میں دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس دن کا انتظار کر جب آسمان صاف دھواں نظر آئے گا آیت **"انکم عائدون"** تک (نیز) جب ہم سختی سے ان کی گرفت کریں گے (کفار کی) سخت گرفت بدر کی لڑائی میں ہوئی۔ دھویں کا بھی معاملہ گزر چکا (جب سخت قحط پڑا تھا) جس میں پکڑ اور قید کا ذکر ہے وہ سب ہو چکے اسی طرح سورۃ الروم کی آیت میں جو ذکر ہے وہ بھی ہو چکا۔

پانی کے ذریعے بہت سی سرکش اور نافرمان قوموں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک و برباد کر دیا، بعض کو پانی میں ڈبو کر، بعض کو سیلاب کے ذریعے اور بعض کو قحط سالی میں مبتلا کر کے، قرآن مجید میں بعض قوموں کی ہلاکت کا تذکرہ کیا گیا ہے:

اللہ نے فرمایا: **فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٠﴾ [العنکبوت: ٤٠]** پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا، ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا، اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

اسی طرح قوم نوح کے بارے میں اللہ نے فرمایا: **كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿١٥﴾** [القمر: ۹۔۱۵] ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور یہ دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔ پس اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد کر، پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔ اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لیے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو گئے۔ اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا۔ جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔ بدلہ اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔ اور بیشک ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا پس کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔ بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟۔

فرعون اور اس کی قوم کے بارے میں اللہ نے فرمایا: **وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾** [الذاریات: ۳۸۔۴۰] موسیٰ (علیہ السلام کے قصے) میں (بھی ہماری طرف سے تنبیہ ہے) کہ ہم نے اسے فرعون کی طرف کھلی دلیل دے کر بھیجا۔ پس اس نے اپنے بل بوتے پر منہ موڑا اور کہنے لگا یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔ بالآخر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو اپنے عذاب میں پکڑ کر دریا میں ڈال دیا وہ تھا ہی ملامت کے قابل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوم سبا کے بارے میں فرمایا: لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ﴿١٥﴾ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ﴿١٧﴾ [سبأ: ۱۵۔۱۷] قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو، یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔ لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے اور (بکثرت) جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے۔ ہم نے ان کی ناشکری کا یہ بدلہ انہیں دیا۔ ہم (ایسی) سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیتے ہیں۔

اسی طرح آل فرعون سے متعلق اللہ نے فرمایا: وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٣٠﴾ [الأعراف: ۱۳۰] اور ہم نے فرعون والوں کو مبتلا کیا قحط سالی میں اور پھلوں کی کم پیداواری میں، تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔

۞ بارش اللہ کے حکم سے ہوتی ہے:

ہمارا اس بات پر ایمان ویقین ہونا چاہیے کہ بارش برسانے والا اللہ ہے، اسی کے حکم سے بارش ہوتی ہے، وہ اپنی حکمت ومشیت سے جہاں چاہتا ہے اور جتنا چاہتا ہے بارش نازل کرتا ہے، لہٰذا ہمیں صرف اللہ تعالیٰ سے بارش کی امید رکھنی چاہیے اور اسی سے بارش طلب کرنا چاہیے، قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو ذکر کیا ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ [لقمان: ۳۴] بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا: وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾ [الشورى: ۲۸] اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد بارش برساتا اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے وہی ہے کارساز اور قابل حمد و ثنا۔ اسی طرح اور فرمایا: وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ [العنكبوت: ۶۳] اور اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمان سے پانی اتار کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کس نے کیا؟ تو یقیناً ان کا جواب یہی ہوگا اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کہہ دیں کہ ہر تعریف اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے، بلکہ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

اللہ نے فرمایا: اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ [الروم: ۴۸-۴۹] اللہ تعالیٰ ہوائیں چلاتا ہے وہ ابر کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر سے قطرے نکلتے ہیں اور جنہیں اللہ چاہتا ہے ان بندوں پر پانی برساتا ہے تو وہ خوش خوش ہو جاتے ہیں۔ یقین مانا کہ بارش ان پر برسنے سے پہلے پہلے تو وہ ناامید ہو رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ [الملك: ۳۰] آپ کہہ دیجیے! کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے (پینے کا) پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے نتھرا ہوا پانی لائے؟۔ کافر لوگ اللہ کو چھوڑ کر ستاروں سے بارش طلب کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ غلط عقیدہ میری امت میں باقی رہے گا وہ اسے نہیں چھوڑیں گے، ارشاد نبوی ہے: أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ، وَالنِّيَاحَةُ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْجَنَائِزِ، بَابُ: التَّشْدِيدُ فِي النِّيَاحَةِ: ۹۳۴] میری امت میں جاہلیت کے کاموں میں سے چار باتیں (موجود) رہیں گی وہ ان کو ترک نہیں کریں گے: حسب و نسب پر فخر کرنا، (دوسروں کے) نسب پر طعنہ زنی کرنا، ستاروں کے ذریعے سے بارش مانگنا اور نوحہ کرنا۔

بارش یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور رحمت ہے، اس کے نزول کے بعد اس کا شکر ادا کرنا چاہیے، شکر گزاری کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم اس کی نسبت اللہ کے فضل اور اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحمت کی طرف کریں اور یہ دعا پڑھیں: **مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ**، جیسا کی حدیث میں ہے: **عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ** [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَذَانِ، بَابٌ: يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ: ۸۴۶]
زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو بارش ہو چکی تھی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا: معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ) تمہارے رب کا ارشاد ہے: میرے کچھ بندے اس حال میں صبح کیے کہ وہ مجھ پر ایمان لائے۔ اور کچھ میرے منکر ہوئے، جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے لیے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے بارش ہوئی ہے تو وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: **أَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِى تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾** [الواقعة: ۶۸-۷۰] اچھا یہ بتاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو۔ اسے بادلوں سے بھی تم ہی اتارتے ہو یا ہم برساتے ہیں؟۔ اگر ہماری منشا ہو تو ہم اسے کڑوا زہر کر دیں پھر تم ہماری شکر گزاری کیوں نہیں کرتے؟

بارش کیوں نہیں ہوتی؟

مطلق گناہ و معصیت: بارش نہ ہونے کے بہت سارے اسباب ہیں ان میں سب سے بڑا اور بنیادی سبب گناہوں کی کثرت ہے، ہماری روزمرہ کی زندگیوں میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی مخالفت، فرائض و واجبات سے اعراض اور محرمات کا ارتکاب بنیادی وجہ ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب ہم اپنے سماج وسوسائٹی کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ سماج میں بڑی تیزی سے برائیاں پھیل رہی ہیں، ہر طرف فساد وبگاڑ عام ہو چکا ہے، لوگ شرک وبدعات میں مبتلا ہیں، قبروں اور مزاروں پر سجدے ہو رہے ہیں، اخلاقی برائیاں بھی عام ہیں، جھوٹ، حسد، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی، الزام تراشی، ایک دوسرے کی تحقیر وتذلیل، کبر وغرور، حق تلفی، دھوکہ دہی، زنا کاری، فحاشی، بے پردگی، عریانیت، سود خوری، حرام خوری، جیسی برائیوں کی کثرت ہے، مسجدیں ویران ہیں، بازار اور سینما گھر آباد ہیں، والدین کے ساتھ بدسلوکی کی جارہی ہے، بھائی بہنوں میں اختلافات ہیں، رشتوں میں دراڑیں ہیں، الغرض ہر طرح کی برائیاں عام ہیں، یاد رکھیں کہ جب کسی سماج میں اللہ کی نافرمانی عام ہو جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے، آفتیں اور بلائیں نازل ہوتی ہیں، انفرادی و اجتماعی زندگیوں میں مصیبتیں اور پریشانیاں آتی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴿٣٠﴾** [الشوری: ۳۰] تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔

دوسری جگہ اللہ نے فرمایا: **ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴿٤١﴾** [الروم: ۴۱] خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔ اس لیے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا دے (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔ اور فرمایا: **وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴿١٢٤﴾** [طه: ۱۲۴] اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ اسی طرح ارشاد ربانی ہے: **ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿٥٣﴾** [الأنفال: ۵۳] یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم پر کوئی نعمت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خود اپنی اس حالت کو نہ بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی اور یہ کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اسی طرح مجاہد رحمہ اللہ کا قول ہے: **إن البهائم تلعن عصاة بني آدم إذا اشتدت السَّنَة، أي: القحط "وأمسك المطر" وتقول: هذا بشؤم معصية ابن**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدم [الجواب الكافي لابن القيم: ٣٨] جب قحط سالی ہوتی ہے اور بارش رک جاتی ہے تو (زمین کے) چوپائے بنوآدم کے نافرمانوں پر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ انسانوں کے گناہوں کی نحوست سے ہے۔ اور عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **دواب الأرض وهوامها، حتي الخنافس، والعقارب يقولون: مُنعنا القطر بذنوب بني آدم** [الجواب الكافي لابن القيم: ٣٨] زمین کے چوپائے اور کیڑے مکوڑے یہاں تک کہ گبریلا اور بچھو (سبھی) کہتے ہیں: بنو آدم کے گناہوں کی وجہ سے ہم بارش سے محروم کردیے گئے۔

❁ **ناپ تول میں کمی کرنا:** بارش نہ ہونے کے اسباب میں ایک سبب ناپ تول میں کمی کرنا ہے، یہ ایسا قبیح جرم ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: **وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ** [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الْفِتَنِ، بابٌ: الْعُقُوبَاتُ: ٤٠١٩، حسن] جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگ جاتے ہیں تو وہ قحط سالی، معاشی تنگی اور اپنے حکمرانوں کی زیادتی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اور یہ ایسی اخلاقی برائی ہے جس کے مرتکبین کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ویل کی وعید سنائی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴿٢﴾ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾** [المطففين: ١-٦] بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی۔ کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔ اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ کیا انہیں اپنے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا خیال نہیں۔ اس عظیم دن کے لیے۔ جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

اور تطفیف صرف ناپ تول میں نہیں ہے بلکہ کسی بھی طرح لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں کمی کرنا اور اپنا حق لیتے وقت پورا لینا تطفیف میں شامل ہے۔

❁ **زکوۃ ادا نہ کرنا:** باران رحمت سے محرومی کا ایک سبب زکوۃ ادا نہ کرنا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا** [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الْفِتَنِ، بابٌ: الْعُقُوبَاتُ: ٤٠١٩، حسن] جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ اپنے مالوں کی زکاۃ ادا نہیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے اور اگر زمین پر چوپائے نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نماز اور زکوٰۃ دونوں کو ملا کر ذکر کیا ہے، جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور یہ اسلام کا تیسرا عظیم رکن ہے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے آخرت میں سخت وعیدیں ہیں۔ لہٰذا مستطیع مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالیں اور مستحقین تک پہنچائیں اس سے بقیہ مال میں برکت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی، لیکن اگر سماج میں لوگ مال کی زکوٰۃ نہیں نکالیں گے تو آفتیں اور بلائیں نازل ہوں گی اور ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیے جائیں گے۔

ابتلاء و آزمائش: وقت پر مناسب بارش نہ ہونے یا بارش کی کمی کا ایک سبب ہمارا امتحان بھی ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو مختلف طریقے سے آزماتا ہے، آزمائش کی ایک شکل بارش روک کر کے اناج، غلوں اور پھلوں میں کمی کرنا بھی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾** [**البقرة: ١٥٥-١٥٧**] اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دیجیے۔ جنہیں، جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ آیت کریمہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے الجوع سے قحط اور خشک سالی مراد لی ہے [**تفسير القرطبي: البقرة: ١٥٥-١٥٧**] ان آیات میں جہاں ابتلاء و آزمائش کا ذکر ہے وہیں بوقت آزمائش مومن کا کردار کیا ہونا چاہیے اور ان کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ اس کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

علاج:

ایمان وتقوی: اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن اور متقی بندوں کے لیے دنیا و آخرت میں رفعت و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سربلندی، عزت وسرفرازی، کامیابی وکامرانی، نصرت ومدد اور رحمت وبرکت کا وعدہ کیا ہے، اس کے باوجود اگر مسلمان پریشان حال اور ذلیل وخوار ہیں، رب کی نصرت ومدد سے محروم ہیں، اس کی رحمت رکی ہوئی ہے تو ہمیں اپنے ایمان اور تقویٰ کا جائزہ لینا چاہیے اور ایمان اور تقویٰ کے حقیقی معیار پر اترنا چاہیے، ضرور اللہ کی مدد ہوگی کیوں کہ اللہ کا وعدہ ہے: **وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴿۹۶﴾** **[الأعراف: ۹۶]** اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آسمان کی برکت سے مراد آسمان سے بارش کا نزول اور زمین کی برکت سے مراد زمین سے پودے اور اناج وغلہ پیدا ہونا ہے **[تفسير ابن كثير: الأعراف: ۹۶]**

دوسرے مقام پر فرمایا: **وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ﴿۶۶﴾** **[المائدة: ۶۶]** اور اگر یہ لوگ تورات وانجیل اور ان کی جانب جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل فرمایا گیا ہے، ان کے پورے پابند رہتے تو یہ لوگ اپنے اوپر سے اور نیچے سے روزیاں پاتے اور کھاتے، ایک جماعت تو ان میں سے درمیانہ روش کی ہے، باقی ان میں سے بہت سے لوگوں کے برے اعمال ہیں۔ اس آیت میں بھی اوپر اور نیچے سے کھاتے کا معنیٰ یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل کرتا اور زمین سے اناج وغلے اگاتا **[تفسير السعدي: المائدة: ۶۶]** اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ** **[الطلاق: ۲-۳]** اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔ اور فرمایا: **وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾** **[الجن: ۱۶]** اور (اے نبی یہ بھی کہہ دو) کہ اگر لوگ راہ راست پر سیدھے رہتے تو یقیناً ہم انہیں بہت وافر پانی پلاتے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم نیک اعمال کے ذریعے اپنے ایمان کو مضبوط کریں اور تقویٰ کے حقیقی زیور سے مزین ہوں، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید لگائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞ مطلق اعمال صالحہ: نیکی و بھلائی کے جو بھی کام ہیں ہم انہیں انجام دیں، نیکیوں کے فوائد جہاں آخرت میں جنت کی بہترین نعمتوں کی شکل میں حاصل ہوں گے، رب کی رضامندی وخوش نودی ملے گی وہیں بہت سارے دنیوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں جیسے، رزق میں خیر و برکت، صحت و عافیت، خوش حال و پر سکون زندگی، صالح اولاد، نیک بیوی، حلال روزی، وغیرہ لہٰذا ہمیں اخلاص کے ساتھ رب کی رضا کے لیے اعمال صالحہ انجام دینا چاہیے تاکہ ہم دنیا و آخرت کی سعادتوں، رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہوسکیں، وعدہ ربانی ہے: **مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَـنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ﴿۹۷﴾** [النحل:۹۷] جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔

جب ہم نیک اعمال کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوگا اور اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور زمین سے اناج و غلے پیدا کرے گا اور ہر چہار جانب خوشحالی ہوگی لیکن اگر ہم اللہ تعالی کی عبادت و اطاعت سے اعراض کریں گے، نیک اعمال نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں کو تنگ کردے گا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى﴿۱۲۴﴾** [طٰه: ۱۲۴] اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کرکے اٹھائیں گے۔

۞ توبہ و استغفار: یہ حقیقت ہے کہ ہماری زندگی میں گناہوں کی کثرت ہے، قدم قدم پر ہم سے گناہ سرزد ہو رہے ہیں، دن رات مسلسل ہم اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کر رہے ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ہم سے کوتاہی ہو رہی ہے، ہم مقصد زندگی سے غافل ہو کر زندگی گزار رہے ہیں، دنیا کی محبت ہم پر غالب ہے، مال و دولت کی حرص و لالچ میں مبتلا ہیں، ایسی بہت ساری خرابیاں ہمارے اندر موجود ہیں، بھلا بتائیں کہ آخر اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسے نازل ہوگی؟ ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمارا رب ہم سے ناراض و غضبناک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہم سے بارش روک لیتا ہے اور اپنی نعمتوں سے ہمیں محروم کردیتا ہے، لہٰذا ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم خلوص دل سے رب کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں، اللہ کے حضور روئیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور گڑگڑائیں، الحاح وزاری کریں، گناہوں پر نادم وشرمندہ ہوں، فوری طور پر گناہوں سے باز آجائیں اور آئندہ کبھی نہ کرنے کا عزم مصمم کریں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کر کے ہمارے لیے آسمان سے موسلا دھار بارش نازل کرے گا، جیسا کہ ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: **وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ﴿۵۲﴾** [هود: ۵۲] اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو، تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھادے اور تم جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔

اسی طرح نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت کی: **فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا﴿۱۲﴾** [نوح: ۱۰-۱۲] اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔ امام قرطبی رحمہ اللہ نے ابن صبیح سے نقل کیا ہے: **وَقَالَ ابْنُ صُبَيْحٍ: شَكَا رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ الْجُدُوبَةَ فَقَالَ لَهُ: اسْتَغْفِرِ اللهَ، وَشَكَا آخَرُ إِلَيْهِ الْفَقْرَ فَقَالَ لَهُ: اسْتَغْفِرِ اللهَ، وَقَالَ لَهُ آخَرُ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَرْزُقَنِي وَلَدًا، فَقَالَ لَهُ: اسْتَغْفِرِ اللهَ، وَشَكَا إِلَيْهِ آخَرُ جَفَافَ بُسْتَانِهِ، فَقَالَ لَهُ: اسْتَغْفِرِ اللهَ، فَقُلْنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: مَا قُلْتُ مِنْ عِنْدِي شَيْئًا، إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي سُورَةِ "نُوحٍ: اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّاراً، يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَاراً، وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَاراً** [تفسير القرطبي: سورة نوح: ۱۰-۱۲] امام حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آکر ایک شخص نے قحط سالی کی شکایت کی تو انہوں نے اسے استغفار کی تلقین کی، کسی دوسرے شخص نے فقر و فاقہ کی شکایت کی، اسے بھی انہوں نے یہی نسخہ بتلایا۔ ایک شخص نے کہا آپ اللہ سے دعا کر دیں اللہ مجھے اولاد سے نواز دے (کیوں کہ میرے پاس اولاد نہیں ہے) اسے بھی کہا اپنے رب سے استغفار کر۔ ایک اور شخص نے اپنے باغ کے خشک ہونے کا شکوہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا، اسے بھی فرمایا، استغفار کر۔ کسی نے جب ان سے کہا کہ آپ نے سب کو استغفار ہی کی تلقین کیوں کی؟ تو آپ نے فرمایا، کہ میں نے اپنے پاس سے یہ بات نہیں کی، اللہ تعالیٰ خود سورہ نوح میں فرماتا ہے: اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔ اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔

استغفار بارش کا ایک اہم ذریعہ ہے، جیسا کہ مروی ہے کہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ استسقاء کے لیے منبر پر چڑھے تو صرف آیات استغفار پڑھ کر منبر سے اتر آئے۔ تو بارش ہوئی، تو لوگوں نے کہا کہ آپ نے تو بارش نہیں طلب کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بارش کو، بارش کے ان راستوں سے طلب کیا ہے جو آسمانوں میں ہیں جن سے بارش زمین پر اترتی ہے

[تفسیر ابن کثیر: نوح: ۱۰-۱۲، وتفسیر القرطبی]

لیکن افسوس صد افسوس! بارش کے موسم میں بھی بارش نہیں ہو رہی ہے، فصلیں برباد ہو رہی ہیں، تجارت متاثر ہو رہی ہے، موسم سخت ہو رہا ہے، گرمی بڑھ رہی ہے لیکن پھر بھی ہم اللہ کی بارگاہ میں تائب نہیں ہو رہے ہیں، اللہ سے لو نہیں لگا رہے ہیں، ہم اپنی اصلاح نہیں کر رہے ہیں، حد تو یہ ہے کہ ہمیں اپنی غلطی اور کوتاہی کا احساس بھی نہیں ہے۔

وائے ناکامی! متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ۝۴۲ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۴۳** [الأنعام: ۴۲-۴۳] اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے گزر چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے، سو ہم نے ان کو تنگ دستی اور بیماری سے پکڑا تا کہ وہ اظہار عجز کر سکیں۔ سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی؟ لیکن ان کے قلوب سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے خیال میں آراستہ کر دیا۔

❁ **صدقہ وخیرات:** اسلام میں صدقہ وخیرات کی بڑی ترغیب دلائی گئی ہے اور اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے شمار دنیوی واخروی فوائد بیان کیے گئے ہیں، ہمارے مال میں سماج کے غریبوں اور کمزوروں کا بھی حق ہے، اگر ہم خوش دلی سے ان کا حق ادا کریں گے تو دنیا میں اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا، ہم پر اپنی رحمت نازل کرے گا اور ہمارے مال میں خیر و برکت دے گا اور آخرت میں اجر عظیم سے نوازے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾** [الأنعام: ۱۴۱] اور وہی ہے جس نے باغات پیدا کیے وہ بھی جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانے کی چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں اور زیتون اور انار جو باہم ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے مشابہ نہیں بھی ہوتے، ان سب کے پھلوں میں سے کھاؤ جب وہ نکل آئے اور اس میں جو حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو اور حد سے مت گزرو یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔ اور اللہ نے فرمایا: **وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾** [المزمل: ۲۰] اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ سماج کے غریبوں اور مسکینوں کا خیال رکھنے اور ان کی مدد کرنے سے اللہ تعالیٰ ہماری خصوصی مدد فرمائے گا، اس سلسلے میں ایک ایمان افروز واقعہ ملاحظہ فرمائیں: حدیث نبوی ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ، فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ، فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ، لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، لِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ قَالَ: أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ، وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا، وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ، وفي رواية: وَأَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الزُّهْدُ وَالرَّقَائِقُ، بَابُ: الصَّدَقَةُ فِي الْمَسَاكِينِ: ۲۹۸۴] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ ایک شخص زمین میں ایک صحرائی ٹکڑے پر کھڑا تھا۔ اس نے بادل میں ایک آواز سنی: فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ وہ بادل ایک جانب ہوا اور ایک پتھریلی زمین میں اپنا پانی انڈیل دیا۔ پانی کے بہاؤ والی ندیوں میں سے ایک ندی نے وہ سارا پانی اپنے اندر لے لیا۔ وہ شخص پانی کے پیچھے پیچھے چل پڑا تو وہاں ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنے کدال سے پانی کا رخ (اپنے باغ کی طرف) پھیر رہا ہے۔ اس نے اس سے کہا: اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: فلاں وہی نام جو اس نے بادل میں سنا تھا۔ اس (آدمی) نے اس سے کہا: اللہ کے بندے! تم نے مجھ سے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس بادل میں جس کا یہ پانی ہے (کسی کو) یہ کہتے سنا تھا۔ فلاں کے باغ کو سیراب کرو تمہارا نام لیا تھا۔ تم اس میں کیا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا تم نے یہ بات کہہ دی ہے تو میں (تمہیں بتا دیتا ہوں) اس باغ سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے میں اس پر نظر ڈال کر اس کا ایک تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں، ایک تہائی میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں۔ اور ایک تہائی اسی (باغ کی دیکھ بھال) میں لگا دیتا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے: اس کا ایک تہائی مسکینوں، سوال کرنے والوں اور مسافر کے لیے مختص کر دیتا ہوں۔

بلاشبہ آفتوں، بلاؤں، مصیبتوں اور پریشانیوں کو ٹالنے میں صدقہ وخیرات کی عجیب وغریب تاثیر ہے۔ جیسا کہ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **فإنَّ للصَّدَقة تأثيراً عجيباً في دفع أنواع البلاء، ولو كانت مِن فاجر أو مِن ظالِم، بل من كافر، فإنَّ الله تعالى يدفع بها عنه أنواعاً من البلاء، وهذا أمرٌ معلوم عندَ الناس خاصتهم وعامتهم، وأهل الأرض كلهم مُقرّون به لأنهم جرّبوه** [الوابل الصيب: ۵۰۴۹] آفتوں اور بلاؤں کو ٹالنے میں صدقہ وخیرات کی عجیب و غریب تاثیر ہے اگرچہ وہ کسی فاسق وفاجر اور ظالم کی طرف سے ہو بلکہ کافر کی طرف سے کیوں نہ ہو، اس لیے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بہت ساری بلاؤں کو ٹال دیتا ہے اور یہ بات خاص و عام ہر ایک کو معلوم ہے اور زمین کے سارے لوگ اس کا اقرار کرتے ہیں کیوں کہ سب کو اس کا تجربہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ **مخلوق کے ساتھ احسان وہمدردی:** ہمیں چاہیے کی ہم اللہ کی مخلوق کے ساتھ احسان و ہمدردی اور رحم وکرم کا معاملہ کریں کیوں کہ جب ہم لوگوں پر رحم کریں گے تو عرش والا ہم پر رحم کرے گا، جب ہم لوگوں کی تکلیفوں کودور کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری تکلیفوں کودور کرے گا، جب ہم لوگوں پر آسانی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر آسانی کرے گا، ارشاد نبوی ﷺ ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ** [صحيح مسلم: **كِتَابُ: الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ: فَضْلِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ**: ۲۶۹۹] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ** [سنن الترمذي: **أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْمُسْلِمِينَ**: ۱۹۲۴، **صحيح**] عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے، تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

اسی طرح فرمایا: **وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ** [صحيح البخاري: **كِتَابُ: الْجَنَائِزِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ: يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ**: ۱۲۸۴] اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے ان رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔ اور فرمایا: **مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ** [صحيح البخاري: **كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ**: ۵۹۹۷] جو اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ سچ کہا الطاف حسین حالی رحمہ اللہ نے ۔

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
کسی کے گر آفت گزر جائے سر پر
پڑے غم کا سایہ نہ اس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

❁ **شکر گزاری:** اللہ تعالیٰ کے ہم پر بے شمار انعامات و احسانات ہیں، ان کا حق یہ ہے کہ ہم ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں، اگر ہم شکر گزار بندے بنیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں مزید نعمتوں سے نوازے گا اور اگر ناشکری کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو ہم سے چھین لے گا اور ہمیں عذاب میں مبتلا کر دے گا کیوں کہ ناشکروں کے لیے اللہ کا عذاب سخت ہے، اللہ کا ارشاد ہے: **وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴿۷﴾** [ابراهيم:۷] اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔ اسی طرح اللہ نے فرمایا: **وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴿۱۱۲﴾** [النحل:۱۱۲] اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و اطمینان سے تھی اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آرہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔

بارش نہ ہونے کی ایک وجہ ناشکری بھی ہوسکتی ہے، لہٰذا ہمیں ہر اعتبار سے زبان سے، عمل سے اور دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہیے اور ناشکری سے بچنا چاہیے۔

اسی لیے کھانے پینے کے بعد زبانی طور پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے دعائیں سکھائی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمت حاصل کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد اس کی حمد وثنا بیان کرتا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا** [صحيح مسلم: **كِتَابُ: الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ: اسْتِحْبَابِ حَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ:** ۲۷۳۴] انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات پر (اپنے) بندے سے راضی ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھانا کھائے تو اس پر اللہ کی حمد کرے یا ایک گھونٹ پینے کی کوئی چیز پیے تو اس پر اللہ کی حمد کرے۔ اسی طرح کھانے پینے کے بعد نبی کریم ﷺ دعا پڑھا کرتے تھے، حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا** [سنن أبي داود: **أَوَّلُ كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ، بَابُ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ:** ۳۸۵۱، صحيح] ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھاتے یا پیتے تو کہتے: **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا** ہر طرح کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا، اسے خوش گوار بنایا اور اس کے نکلنے کی راہ بنائی۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ جب بستر پر سونے کے لیے جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي، وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ، وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، اللَّهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَإِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ** [سنن أبي داود: **أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، أَبْوَابُ النَّوْمِ، بَابُ: مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ:** ۵۰۵۸، صحيح] تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے ہر آفت سے بچایا اور ٹھکانا عطا کیا اور جس نے مجھے کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھ پر احسان کیا اور بڑا احسان کیا اور جس نے مجھے دیا اور بہت دیا، اللہ کے لیے ہر حال میں حمد وشکر ہے، اے اللہ! اے ہر چیز کو پالنے والے اور ہر چیز کے مالک! اے ہر چیز کے حقیقی معبود! میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ سے۔

استسقاء کی مختلف شکلیں:

نماز استسقاء کا اہتمام: امام لوگوں کو لے کر مصلیٰ جائے، سادگی، خاکساری اور عاجزی کے ساتھ، انہیں دو رکعت جہری نماز پڑھائے، خطبہ دے، وعظ ونصیحت کرے، کثرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دعا، استغفار اور تضرع کی تلقین کرے،، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُحُوطَ الْمَطَرِ، فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَبَّرَ ﷺ، وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ، وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوهُ، وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتَّى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَبَ "أَوْ: حَوَّلَ" رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابَةً، فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُولُ، فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا، بَابُ: رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ: ١١٧٣، حسن] ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ نے منبر (رکھنے) کا حکم دیا تو وہ آپ کے لیے عید گاہ میں لا کر رکھا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے ایک دن عید گاہ کی طرف نکلنے کا وعدہ لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حجرہ سے) اس وقت نکلے جب کہ آفتاب کا کنارہ ظاہر ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے، اللہ تعالیٰ کی تکبیر و تحمید کی پھر فرمایا: تم لوگوں نے بارش میں تاخیر کی وجہ سے اپنی آبادیوں میں قحط سالی کی شکایت کی ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ (اگر تم اسے پکارو گے) تو وہ تمہاری دعا قبول کرے گا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَى حِينٍ، یعنی: تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو رحمٰن ورحیم ہے۔ اور روز جزا کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے، اے اللہ! تو ہی معبود حقیقی ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں، تو ہم پر باران رحمت نازل فرما اور جو تو نازل فرما اسے ہمارے لیے قوت (رزق) بنا دے اور ایک مدت تک اس سے فائدہ پہنچا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور اتنا اوپر اٹھایا کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگی، پھر حاضرین کی طرف پشت کر کے اپنی چادر کو پلٹا، آپ اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اتر کر دو رکعت پڑھی، اسی وقت (اللہ کے حکم سے) آسمان سے بادل اٹھے، جن میں گرج اور چمک تھی، پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی تو ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مسجد نہیں آسکے تھے کہ بارش کی کثرت سے نالے بہنے لگے، جب آپ نے لوگوں کو سائبانوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو ہنسے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

❁ خطبہ جمعہ میں بارش کے لیے دعا کرنا: جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيثُنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، قَالَ أَنَسٌ: وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ، قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ، فَلَا وَاللّٰهِ، مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكُهَا عَنَّا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ، وَالظِّرَابِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ، قَالَ: فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ، قَالَ شَرِيكٌ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهُوَ الرَّجُلُ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَوَّلُ؟ فَقَالَ: مَا أَدْرِي [صحيح البخاري: **كِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ**: ۱۰۱۴] انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا۔ جہاں باب دار القضاء ہے اسی طرف کے دروازے سے وہ آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے، اس نے بھی کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کیا، کہا کہ یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر پانی برسائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی: **اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا**، اے اللہ! ہم پر پانی برسا۔ اے اللہ! ہمیں سیراب کر۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! آسمان پر بادل کا کہیں نشان بھی نہ تھا اور ہمارے اور سلع پہاڑ کے بیچ میں مکانات بھی نہیں تھے، اتنے میں پہاڑ کے پیچھے سے بادل نمودار ہوا ڈھال کی طرح اور آسمان کے بیچ میں پہنچ کر چاروں طرف پھیل گیا اور برسنے لگا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا۔ پھر دوسرے جمعہ کو ایک شخص اسی دروازے سے داخل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے، اس لیے اس نے کھڑے کھڑے کہا کہ یا رسول اللہ! (کثرت بارش سے) جانور تباہ ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ بارش بند ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی: **اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ، وَالظِّرَابِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ**، اے اللہ! ہمارے اطراف میں بارش برسا (جہاں ضرورت ہے) ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں کو سیراب کر۔ چنانچہ بارش کا سلسلہ بند ہو گیا اور ہم باہر آئے تو دھوپ نکل چکی تھی۔ شریک نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا یہ پہلا ہی شخص تھا؟ انہوں نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں۔

استسقاء کی مخصوص دعائیں:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استسقاء کی چند مخصوص دعائیں ثابت ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ **اللَّهُمَّ اسْقِنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا** [صحيح البخاري: **كِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ**: ۱۰۱۳] اے اللہ! ہمیں سیراب کر۔ اے اللہ! ہمیں سیراب کر۔ اے اللہ! ہمیں سیراب کر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٢۔ اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا [صحيح البخاري: كِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ: ١٠١٤] اے اللہ! ہم پر پانی برسا۔ اے اللہ! ہمیں سیراب کر۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔

٣۔ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا، بَابُ: رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ: ١١٦٩، صحيح] اے اللہ! ہمیں سیراب فرما، ایسی بارش سے جو ہماری فریادرسی کرنے والی ہو، اچھے انجام والی ہو، سبزہ اگانے والی ہو، نفع بخش ہو، مضرت رساں نہ ہو، جلد آنے والی ہو، تاخیر سے نہ آنے والی ہو۔

٤۔ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا، بَابُ: رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ: ١١٧٦، حسن] اے اللہ! تو اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت عام کردے اور اپنے مردہ شہر کو زندگی عطا فرما۔

٥۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا، بَابُ: رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ: ١١٧٣، حسن] تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو رحمٰن و رحیم ہے اور روز جزا کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے، اے اللہ! تو ہی معبود حقیقی ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں، تو ہم پر باران رحمت نازل فرما اور جو تو نازل فرما اسے ہمارے لیے قوت (رزق) بنادے اور ایک مدت تک اس سے فائدہ پہنچا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے گناہوں سے بچنے اور اعمال صالحہ کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افراد و جماعت پر نقد و جرح کے اصول وضوابط

❁ نقد وجرح کا معنی ومفہوم:

❁ **نقد کا معنی: تمییز الدراهم وإخراج الزيف منها** دراہم کی تمیز کرنا اور ردی درہم کو الگ کرنا [**لسان العرب: ۴۱۵/۳**] یعنی کھرے کھوٹے، صحیح غلط اور حق و باطل کے درمیان تمیز کرنا۔

جوہری سکوں کے کھرے کھوٹے کو جانچتا تھا اس کے اس عمل کو نقد و تنقید کہا جاتا تھا، اسی طرح فرد کے فکر و خیال، عقیدہ و عمل کے جانچنے اور صحیح و غلط کی معرفت کے عمل کا نام نقد ہے، سماج میں پنپتے ہوئے عقیدہ و عمل کے حسن و قبح اور اچھائی و برائی کو جانچنے اور نمایاں کرنے کا نام نقد و تنقید ہے، دینی، تاریخی اور سیاسی تحریریں شائع ہوتی رہتی ہیں ان میں نقائص و کمیاں ہوتی ہیں ان نقائص کو نمایاں کرنے کا نام نقد و تنقید ہے اور نقد علمی، تاریخی، دینی، سیاسی ہر طرح کا ہوسکتا ہے [نقد کے دینی اصول: ۵۔۶]

❁ **جرح کا معنی:** جرح ضمہ کے ساتھ، معنی ہتھیار یا دھاردار چیز سے جسم کو زخم لگانے کو کہا جاتا ہے اور جرح فتحہ کے ساتھ، معنی زبان سے کسی کی عزت و عصمت پر حملہ کرنا اور محدثین کی اصطلاح میں جرح راویوں کے ایسے عیوب کو بیان کرنا جو ان کی عدالت اور ضبط کو ختم کردے یا عیب دار بنا دے جس سے ان کی روایت رد ہو جائے

[**دراسات في الجرح والتعديل: ۴۵**، بحوالہ: جرح و تعدیل، ڈاکٹر اقبال احمد بسکوہری: ۱۳۴]

❁ نقد وجرح کی ضرورت:

نقد و جرح ایک دینی ضرورت اور مطلوب عمل ہے، جس کا مقصد شریعت کی حفاظت کرنا اور افراد کی اصلاح کرنا ہے، نہ کہ لوگوں پر طعن و تشنیع کرنا یا غیبت کرنا، چنانچہ اگر کوئی شخص کسی پر نقد و جرح صرف عیب جوئی کے لیے کرتا ہے تو وہ قابل قبول نہیں ہوگا، یہ فرد و سماج کی فکری صحت مندی کی دلیل ہے، اگر عمل تنقید جاری نہ رہے تو سطح حیات پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افسانوں، اکاذیب، گھپلوں، سرقوں، خیانتوں، اوہام، خرافات، بدعات اور شرکیات کو دین کا درجہ مل جائے گا، انہیں کوئی برا کہنے والا نہ رہ جائے گا اور غلط افراد اور بگڑا اسماج صحیح افراد اور اچھے سماج کی جگہ لے لیں گے [نقد کے دینی اصول:٦] شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا گیا: **إنه يثقُلُ عَلَيَّ أن أقولَ: فلانٌ كذا، و فلانٌ كذا، فقال: اذا سكتَّ أنتَ و سكتُّ أنا فمتى يَعْرِفُ الجاهلُ الصحيحَ من السقيم؟ [مجموع الفتاوى:٢٨/٢٣١]**

جن پر نقد وجرح نہیں کیا جائے گا:

۱ انبیاء ورسل اور صحابہ کرام: انبیاء ورسل معصوم عن الخطاء ہیں، وہ سب کے سب واجب التعظیم اور لائق تکریم ہیں، ان پر کسی بھی قسم کا نقد و جرح ہرگز نہیں کیا جاسکتا، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور آپ کی امت کو اصول دین میں ان کی اقتداء کو حکم دیا ہے، فرمایا: **أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ [الأنعام:٩٠]** یہی لوگ ایسے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان ہی کے طریق پر چلیے، آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا، یہ تو صرف تمام جہان والوں کے واسطے ایک نصیحت ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی سب کے سب عادل اور ثقہ ہیں، ان سے محبت وعقیدت دین وایمان کا حصہ ہے اور ان سے بغض وعداوت کفر ونفاق ہے، کتاب وسنت میں ان کے اعلیٰ مقام کو واضح کیا گیا ہے اور ان کی شان میں گستاخی اور سب وشتم کرنے سے منع کیا گیا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ: فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، بَابُ: تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: ٢٥٤٠]** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو وہ (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) میں سے کسی ایک کے دیے ہوئے مد بلکہ اس کے آدھے کے برابر بھی (اجر) نہیں پا سکتا۔

انبیاء ورسل اور صحابہ کرام کے علاوہ جو بھی ہیں تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین کرام کسی کو بھی نقد وجرح سے مبرہ نہیں کیا جا سکتا، البتہ نقد وجرح میں ادب واحترام کا مکمل پاس ولحاظ رکھا جائے اور ان کے حق میں دعا کی جائے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ** [الحشر: ١٠] اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال، اے ہمارے رب بیشک تو شفقت ومہربانی کرنے والا ہے۔ البتہ جس شخص کی ثقاہت وعدالت پر علماء کا اتفاق ہو اس کے خلاف نقد وجرح قبول نہ ہوگا [**منهج أهل السنة والجماعة فى نقد الرجال والكتب والطوائف، دكتور: ربيع بن هادى عمير المدخلى: ٣٦**]

جن پر نقد وجرح کیا جائے گا:

مبتدعین: بدعتیوں پر نقد وجرح نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے، لوگوں کو ان سے، ان کی بدعت سے، ان کی کتابوں سے اور ان کے گمراہ کن افکار ونظریات سے بچایا جائے گا انفرادی اور اجتماعی طور پر جیسے خوارج، روافض، جہمیہ، مرجئہ، کرامیہ اور اہل کلام وغیرہ اور یہ سلف کا امتیاز ہے، تاریخ کے ہر دور میں سلف نے اہل بدعت پر نقد وجرح کی ہے اور امت کو ان کے باطل عقائد سے دور رکھا ہے اور اسے جہاد سے تعبیر کیا ہے، شیخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **الراد على أهل البدع مجاهد، حتى كان يحيى بن يحيى يقول: الذب عن السنة أفضل من الجهاد** [مجموع الفتاوی: ۱۳/۴] بدعتیوں پر رد کرنے والا مجاہد شمار کیا جائے گا یہاں تک کہ یحییٰ بن یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سنت کی طرف سے دفاع کرنا جہاد سے افضل ہے۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: **الرجل يصوم ويصلي ويعتكف أحب اليك أو يتكلم في أهل البدع؟ فقال: اذا قام وصلى واعتكف فانما هو لنفسه واذا تكلم في أهل البدع فانما هو للمسلمين، هذا أفضل** [مجموع الفتاوی: ۲۳۱/۲۸] ایک آدمی روزہ رکھتا ہے، نماز پڑھتا ہے اور اعتکاف کرتا ہے وہ آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے یا وہ شخص جو اہل بدعت کے بارے میں کلام کرتا ہے، فرمایا: اس کے قیام، نماز، اور اعتکاف کا فائدہ اس کی ذات کے لیے ہے اور مبتدعین پر کلام یہ مسلمانوں کے منفعت کے لیے ہے، یہ شخص افضل ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: **الجهاد نوعان: جهاد باليد والسنان وهذا المشارك فيه كثير، والثاني: الجهاد بالحجة والبيان، وهو جهاد الخاصة من أتباع الرسل، وهو جهاد الأئمة وهو أفضل الجهادين لعظم منفعته وشدة مؤنته وكثرة أعدائه** [مفتاح دار السعادة: ۷۰/۱] جہاد کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ ہاتھ اور تلوار سے جہاد، اس قسم میں اکثر لوگ شامل ہیں۔ ۲۔ دلیل و برہان سے جہاد: یہ خاص قسم ہے انبیاء و رسل کے متبعین اور ائمہ کے لیے، یہ افضل ترین قسم ہے کیوں کہ اس کا فائدہ زیادہ ہے۔ [**منهج أهل السنة والجماعة فی نقد الرجال والكتب والطوائف، دكتور: ربيع بن هادی عمير المدخلی: ۳۸**]

❁ **غیر معتمد رواۃ اور شہود:** باجماع مسلمین ان پر نقد و جرح نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے، قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا: **مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ** [البقرة: ۲۸۲] اور اپنے میں سے دو مرد گواہ رکھ لو۔ اور فرمایا: **وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ** [الطلاق: ۲] اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کرلو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم رحمہ اللہ مقدمہ صحیح مسلم میں سلف کا منہج ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **وَإِنَّمَا أَلْزَمُوا أَنْفُسَهُمُ الْكَشْفَ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَنَاقِلِي الْأَخْبَارِ، وَأَفْتَوْا بِذَلِكَ حِينَ سُئِلُوا لِمَا فِيهِ مِنْ عَظِيمِ الْخَطَرِ، إِذِ الْأَخْبَارُ فِي أَمْرِ الدِّينِ إِنَّمَا تَأْتِي بِتَحْلِيلٍ أَوْ تَحْرِيمٍ أَوْ أَمْرٍ أَوْ نَهْيٍ أَوْ تَرْغِيبٍ أَوْ تَرْهِيبٍ** [صحيح مسلم: المُقَدِّمَةُ: بَابُ: بَيَانُ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ: ۱/ ۱۳۲] محدثین کرام نے اخبار واحادیث کے ناقلین اور راویوں کے عیوب کو بیان کرنا ضروری جانا اور جب ان سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس کے عظیم خطرات کے پیش نظر جواز کا فتوی دیا، اس لیے کہ کسی چیز کی حلت وحرمت یا امر و نہی کا دارومدار راویوں کی ان خبروں پر ہے جو دین کے بارے میں وہ دیتے ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس کو ایک دینی فریضہ بتاتے ہوئے باب قائم کیا ہے: **بَابٌ: بَيَانُ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ، وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ، وَأَنَّ جَرْحَ الرُّوَاةِ بِمَا هُوَ فِيهِمْ جَائِزٌ بَلْ وَاجِبٌ، وَأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْغِيبَةِ الْمُحَرَّمَةِ بَلْ مِنَ الذَّبِّ عَنِ الشَّرِيعَةِ الْمُكَرَّمَةِ** [مقدمه صحيح مسلم مع النووي: ۱/ ۱۱۹] یعنی سند دین کا ایک حصہ ہے اور روایت صرف ثقہ راویوں سے ہوگی اور راویوں پر جرح کرنا جائز ہی نہیں بلکہ باتفاق علماء واجب ہے، اس کا شمار حرام غیبت میں نہیں ہوگا اس لیے کہ اس سے شریعت اسلامیہ کی حفاظت، اللہ ورسول نیز مسلمانوں کے ساتھ نصیحت مقصود ہے نہ کہ کسی کی عیب جوئی۔ ابن سیرین رحمہ اللہ کا قول ہے: **إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ** [مقدمه صحيح مسلم مع النووي: ۱/ ۱۱۹] نیز یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں: **سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَشُعْبَةَ، وَمَالِكًا، وَابْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُونُ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ، فَيَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ، قَالُوا: أَخْبِرْ عَنْهُ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ** [مقدمه صحيح مسلم مع النووي: ۱/ ۱۲۱] میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک اور ابن عیینہ سے سوال کیا ایسے شخص کے بارے میں جو ثقہ نہ ہو، اس کے متعلق اگر مجھ سے کوئی دریافت کرے تو میں کیا جواب دوں؟ تو ان تمام ائمہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فن نے کہا: تم کہہ دو کہ وہ غیر ثقہ ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ایک مرتبہ کسی راوی پر نقد کررہے تھے تو ایک صوفی صاحب نے ان سے بطور اعتراض عرض کیا کہ آپ علماء کی غیبت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ غیبت نہیں بلکہ نصیحت ہے **[تدريب الراوی: ۳۶۹/۲]** امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے: چلو اللہ کے لیے غیبت کرلیں: **قم حتی نغتاب في الله تبارك وتعالیٰ [المجروحين: ۱۹/۱]** ابوبکر بن خلاد رحمہ اللہ نے یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ سے کہا کہ: **أما تخشی أن يكون هؤلاء خصمائك عند الله؟** کیا آپ کو اس بات کا خوف نہیں ہے کہ وہ راویان حدیث جن کی حدیثوں کو آپ نے ترک کردیا ہے، اللہ کے یہاں آپ کے مدمقابل خصم بن کرآئیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ: **لأن يكون هؤلاء خصمائي أحب الي من أن يكون خصمي رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: لم لم تذب الكذب عني؟ [تدريب الراوی: ۳۶۹/۱،** بحوالہ: جرح وتعدیل: ۱۳۶] یعنی یہ لوگ ہمارے مدمقابل ہوں یہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میرے خصم قیامت کے دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور آپ کہیں کہ تم نے میرے اوپر جو جھوٹ گھڑا جارہا تھا اس کا دفاع کیوں نہیں کیا؟ لہٰذا معلوم ہوا کہ راویوں پر نقد وجرح کرنا ایک دین کی ضرورت ہے اور یہ غیبت محرمہ میں نہیں ہے **[منهج أهل السنة والجماعة فی نقد الرجال والكتب والطوائف، دكتور: ربيع بن هادی عمير المدخلی: ۳۹۔۴۰]**

❁ جن کی غیبت جائز ہے:

ایسے لوگ جن کی غیبت جائز ہے ان پر بھی نقد وجرح کیا جاسکتا ہے، غیبت حرام ہوتے ہوئے بھی چند جگہوں پر جائز ہے اس کی تفصیل امام نووی رحمہ اللہ نے اس طرح بیان کی ہے:

غیبت انسان کی زندگی میں یا مرنے کے بعد شرعی ضرورت کے پیش نظر چھ جگہوں پر جائز ہے بشرطیکہ غیبت کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے وہ مقصد حاصل نہ ہو:

۱۔ کسی بادشاہ یا قاضی یا صاحب قدرت آدمی سے ظالم کا ظلم بیان کیا جائے تاکہ وہ اسے ظلم سے باز رکھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ منکر اور غلط کام کے خاتمہ کے لیے کسی کی برائی ایسے شخص سے بیان کی جائے جو اس کو غلط کاری سے باز رکھ سکے۔

۳۔ مفتی سے فتوی حاصل کرنے کے لیے۔

۴۔ مسلمانوں کو شر وفساد سے محفوظ رکھنے اور ان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کے لیے، جس کی چند شکلیں ہیں اور اسی میں راویوں اور شاہدوں پر جرح کرنا بھی شامل ہے جو بالاتفاق جائز ہے بلکہ ضرورت کے وقت واجب ہے۔

۵۔ ایسے شخص کی برائی بیان کرنا جو کھلم کھلا فسق وفجور کرتا ہو۔

۶۔ کسی شخص کا تعارف اور اس کی تعیین کے لیے عیب بیان کرنا مثلاً: أعرج، أعمش وغیرہ [ریاض الصالحین: ۲/ ۳۱۸۔۳۲۱]

[منهج أهل السنة والجماعة في نقد الرجال والكتب والطوائف، دكتور: ربيع بن هادي عمير المدخلي: ۴۱]

نقد وجرح کے رہنما اصول:

اکثر لوگوں کے نزدیک تنقید کرتے ہوئے اس کے مقاصد کا تعین نہیں ہوتا ہے یعنی وہ تنقید کیوں کر رہے ہیں انہیں اس کی کچھ خبر نہیں ہوتی ہے:

۱۔ ہمارے معاشرے میں اکثر تنقید برائے تنقید ہوتی ہے۔

۲۔ یا تنقید کا مقصد تنقیص اور تعییب ہوتا ہے۔

۳۔ یا لوگ تنقید اس لیے کرتے ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ تنقید ان کے بنیادی انسانی حقوق میں سے ایک حق ہے۔

۴۔ یا تنقید اس لیے بھی کی جاتی ہے کہ آپ کو کسی شخص یا گروہ سے بغض ونفرت ہوتی ہے تو آپ کے لیے اس کے کسی بھی عمل کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا مشکل ہوتا ہے۔

۵۔ یا تنقید کی ایک بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کسی نے آپ پر تنقید کی ہے تو آپ نے اس پر تنقید شروع کردی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان بیان کردہ مقاصد اور محرکات کے ساتھ کیے گئے عمل کو تنقید کہنا ایک مشکل امر ہے، ہاں اسے ردِ عمل کی نفسیات یا تنقیص یا تعییب یا عصبیت یا عزت نفس پر حملہ یا مجادلہ یا مناظرہ کا نام ضرور دیا جا سکتا ہے، ذیل کے سطور میں کتاب وسنت کی روشنی میں نقد وجرح کے رہنما اصول بیان کیے جا رہے ہیں، واضح ہو کہ یہ اصول وضوابط افراد وجماعت دونوں کے لیے ہیں:

۞ دلیل وبرہان:

کسی کے بارے میں زبان کھولنے سے پہلے اور قلم کو حرکت دینے سے پہلے ہمارے پاس دلیل ہونی چاہیے، کیوں کہ جس کے پاس دلیل نہ ہو وہ کھرے کھوٹے کی پہچان، صحیح اور غلط اور حق وباطل کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا ہے، جیسا کہ اللہ رب العالمین نے فرمایا: **إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ وَلَٰكِن لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ** [الأنفال:۴۲] جب کہ تم پاس والے کنارے پر تھے اور وہ دور والے کنارے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے تھا، اگر تم آپس میں وعدے کرتے تو یقیناً تم وقت معین پر پہنچنے میں مختلف ہو جاتے، لیکن اللہ کو تو ایک کام کر ہی ڈالنا تھا جو مقرر ہو چکا تھا تاکہ جو ہلاک ہو، دلیل پر (یعنی یقین جان کر) ہلاک ہو اور جو زندہ رہے، وہ بھی دلیل پر (حق پہچان کر) زندہ رہے، بیشک اللہ بہت سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

آیت میں غزوہ بدر کی طرف اشارہ ہے اور فیصلہ الٰہی کا ذکر ہے کہ فیصلہ ہو چکا تھا کفار کو تباہ ہونا ہے، لیکن منشاء الٰہی یہ تھا کہ ان کی تباہی دلیل وثبوت کی وضاحت کے بعد ہو، دلیل کی وضاحت کے بعد جب انہوں نے ایمان باللہ کو رد کیا تو تباہ کر دیے گئے، اس کے برعکس مسلمانوں نے دلائل حق دیکھنے کے بعد حق کو مان لیا تو انہیں کامیابی اور غلبہ ملا، بات یہ ہے کہ قوموں کی تباہی اور کامیابی کے لیے بھی دلیل اور اتمام حجت کی دین میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت ہے، رب کریم نے قرآن کریم میں دلیل، بینات، برہان اور سلطان کا بار بار تذکرہ کیا ہے کہ کسی بھی دعوت کی صداقت کے لیے دلیل چاہیے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ** [البقرة: ۱۱۱] یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود و نصاریٰ کے سوا اور کوئی نہ جائے گا، یہ صرف ان کی آرزوئیں ہیں، ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل تو پیش کرو۔

اگر کسی کے قول و عمل اور فکر و نظر پر نقد کر رہے ہیں تو ضروری ہے کہ ہمارے پاس دو طرفہ دلیل ہو، ایک تو عمل بد کے صادر ہونے کا ثبوت اور دوسرے شرعاً اس کی قباحت اور برائی کی دلیل، جسے ہم خارجی ثبوت اور داخلی ثبوت کہہ سکتے ہیں، خارجی ثبوت ہر وقت مطلوب ہے اور داخلی ثبوت کی ضرورت پروپیگنڈہ یا جعل سازی کی حالت میں پڑتی ہے [نقد کے دینی اصول: ۷]

حسن نیت:

نقد و جرح کا عمل دینی احساس کی بنیاد پر ہو، دینی مفاد میں نقد ہو، اصلاح حال پیش نگاہ ہو اور مقصود رضاء الٰہی ہو، اگرچہ دعویٰ ہر ناقد کا یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے اس عمل سے اصلاح اور بناؤ چاہتا ہے، تنقید سے پہلے کسی بھی ناقد کے لیے ٹھنڈے دل و دماغ سے اپنی نیت و ارادے اور مقاصد کا جائزہ لینا اور ان پر نظر ثانی کرنا ازبس ضروری ہے، تاکہ یہ نہ ہو کہ جسے وہ اصلاح سمجھ رہا ہو در حقیقت وہ اس کا ڈیپریشن، فرسٹریشن اور ٹینشن ہو جسے وہ مد مقابل پر نکال رہا ہو یا وہ فریق مخالف پر اپنا غصہ نکالنے کو اعلیٰ درجے کی کوئی معاشرتی یا دینی خدمت سمجھ رہا ہو، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **قُلْ إِن تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ** [آل عمران: ۲۹] کہہ دیجیے! کہ خواہ تم اپنے سینوں کی باتیں چھپاؤ خواہ ظاہر کرو اللہ تعالیٰ (بہر حال) جانتا ہے۔ اور فرمایا: **وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[البقرة: ٢٣٥] جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتوں کا بھی علم ہے، تم اس سے خوف کھاتے رہا کرو اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بخشش اور علم والا ہے۔ اور حدیث میں ہے: **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ** [**صحيح البخاري: بَابٌ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟: ١**] اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ** [**صحيح مسلم: كِتَابٌ: الْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْآدَابُ، بَابٌ: تَحْرِيمُ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ: ٢٥٦٤**] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا، لیکن وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔

اگر ہمارا جذبہ نیک ہو اور دل کے ارادے صادق ہوں تو اس عمل میں خیر ہوگا اور اللہ کے پاس اجر وثواب ثابت ہوجائے گا ورنہ بدنیتی کی وجہ سے تعمیر اور اصلاح کے بجائے تخریب وفساد جنم لے گا:

❁ **حسن نیت کی مثال:** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں تھے (بخاری کی روایت میں ہے کہ غزوہ تبوک سے لوٹ رہے تھے) تو آپ نے فرمایا: **إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ، وفي رواية: إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ** [**صحيح مسلم: كِتَابٌ: الْإِمَارَةُ، بَابٌ: ثَوَابُ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ، أَوْ عُذْرٌ آخَرُ: ١٩١١**] یقیناً مدینے میں کچھ لوگ ہیں کہ تم نے جتنا بھی سفر کیا ہے اور جو بھی وادی طے کی ہے وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں، ان کو (مدینے میں) بیماری نے روکے رکھا، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ تمہارے ساتھ اجر میں شریک رہے ہیں۔

❁ **بدنیتی کی مثال:** ابوبکرہ نُفیع بن حارث الثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْإِيمَانُ، بَابٌ: وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا: ۳۱] جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں سونت کر ایک دوسرے کو (مارنے کی نیت سے) ملتے ہیں (ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہوتے ہیں) تو یہ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں، میں نے پوچھا: یارسول اللہ! قاتل کا جہنمی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے مقتول جہنمی کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ وہ بھی اپنے ساتھی (دوسرے مسلمان) کے قتل کا حریص تھا [نقد کے دینی اصول: ۱۰۔۱۱]

❁ ہمدردی و خیر خواہی:

نقد و جرح اس وقت مفید ہوگا جب ہمدردی و خیر خواہی کے ساتھ کیا جائے، اگر نقد کی بنیاد بدخواہی ہو تو وہ نقد فتنہ و فساد کو جنم دے گا، یہی وجہ ہے کہ اسلام ہر ایک کے ساتھ نصح و خیر خواہی کی تعلیم دیتا ہے، پیغمبروں نے اپنی قوم کے سامنے اپنی نصح و خیر خواہی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: **وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ** [الأعراف: ٦٨] اور میں تمھارا امانت دار خیر خواہ ہوں۔ اور حدیث میں ہے، تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **الدِّينُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْإِيمَانُ، بَابٌ: بَيَانُ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ: ٥٥] دین خیر خواہی کرنے (کا نام) ہے، ہم پوچھا کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے حکمرانوں کی اور عام مسلمانوں کی۔ دوسری حدیث میں ہے: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: **بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْإِيمَانُ، بَابٌ: بَيَانُ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ: ٥٦] میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کے قائم کرنے، زکوۃ کے ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی [نقد کے دینی اصول: ۱۴۔۱۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ تعمیر واصلاح:

تنقید بظاہر کوئی بری بات نہیں ہے بلکہ مستحسن امر ہے، اسے اگر تعمیری اور مثبت انداز میں کی جائے تو اصلاح کا سبب بنتی ہے جب کہ بے جا اور بے محل تنقید بجائے اصلاح کے بگاڑ پیدا کرتی ہے، اس لیے نقد و جرح کا مقصود لوگوں کی اصلاح اور درستگی ہو، اگر اصلاح کے بجائے بگاڑ ہو تو ایسا نقد شرعا مطلوب نہیں ہے، کیوں کہ اسلام میں تنقید برائے تنقید کی کوئی گنجائش نہیں ہے، جیسا کہ اللہ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کی تعلیم دی ہے: **لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا** [النساء: ۱۱۴] ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں خیر نہیں، ہاں! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے، اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے۔ اور فرمایا: **فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ** [الأنفال: ۱] سو تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو۔ نیز فرمایا: **اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ** [الحجرات: ۱۰] (یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور حدیث میں ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، قَالَ: تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ، فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، قَالَ: وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ [صحیح مسلم: کِتَابُ: الزَّكَاةِ، بَابُ: بَيَانُ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ: ۱۰۰۹] لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ (واجب) ہے ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، تیرا دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کر دینا (ان کے درمیان انصاف کے تقاضوں کے مطابق صلح کرا دینا) صدقہ ہے، تیرا کسی آدمی کی اس کی سواری کے معاملے میں مدد کرنا کہ تو اس کو اس پر سوار کرا دے یا اس کے اوپر اس کا سامان رکھوا دے صدقہ ہے، اچھی بات کہنا صدقہ ہے، ہر وہ قدم جو نماز کے لیے اٹھائے صدقہ ہے، تیرا راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا صدقہ ہے۔

❁ عدل وانصاف:

کسی فرد اور تنظیم پر نقد و جرح کرتے ہوئے عدل وانصاف کا دامن نہ چھوٹنے پائے تاکہ ہماری زبان وقلم سے کسی پر ظلم نہ ہو سکے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ عدل وانصاف کی تعلیم دی ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا [النساء: ۱۳۵] اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور خوشنودی مولا کے لیے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ دار عزیزوں کے، وہ شخص اگر امیر ہو تو اور فقیر ہو تو دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے، اس لیے تم خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے کج بیانی یا پہلو تہی کی تو جان لو کہ جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ اور فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْن [المائدة: ۸] اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کرے، عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ اور فرمایا:

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ [الأنعام: ۱۵۲] اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: **والكلام في الناس يجب أن يكون بعلم وعدل لا بجهل وظلم كحال أهل البدع** [منهاج السنة النبوية: ۴/ ۳۳۷] لوگوں کے بارے میں عدل وعلم پر مبنی بات کہنا واجب ہے، جہل وظلم کے مطابق دوسروں پر حکم لگانا اہل بدعت کا طریقہ ہے۔

عدل وانصاف میں یہ بات بھی شامل ہے کہ کسی فرد خاص کے فکر وعمل کو عمومی نہ بنائیں اس طرح سے کہ اس کے پورے خاندان، قبیلے یا مسلک سب کو سمیٹ لیں، یہ ظلم کی شکل ہے۔

کسی کی غلطی کو بڑھا کر نہ پیش کریں یعنی غلطی ایک ہو اور اسے سو بنا دیا جائے، یا کسی حرام کے ارتکاب یا واجب کے ترک کی وجہ سے اسے کفر وارتداد کا مسئلہ بنا دیا جائے تو یہ سراسر ظلم وناانصافی ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: **ولكن كثير من الناس من يرى المثالب ويعمى عن المناقب وفي ذلك يقول الشعبي رحمه الله: والله لو أصبت تسعا وتسعين مرة وأخطأت مرة لأعدوا على تلك الواحدة** [منهاج السنة النبوية: ۴/ ۳۰۸] لوگوں کی اکثریت برائی کو دیکھتی ہے اور فضائل ومناقب کو نظر انداز کر دیتی ہے، اسی کے بارے میں امام شعبی رحمہ اللہ نے کہا: اگر میں ۹۹ مرتبہ درستگی کو پاؤں اور ایک مرتبہ خطاء کا صدور مجھ سے ہو جائے تو میری تمام درستگی پر پانی پھیر دیا جاتا ہے۔

حسن ظن:

کسی فرد یا جماعت پر نقد وجرح کرتے ہوئے ہم حسن ظن کو مقدم رکھیں، کیوں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکثر گمان جھوٹ پر مبنی ہوتا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بدظنی سے منع فرمایا ہے اور اسے باعث گناہ بتایا ہے: **يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ** [الحجرات: ١٢] اے ایمان والوں! بہت بدگمانیاں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اسی طرح واقعہ افک کے متعلق فرمایا: **لَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوا هٰذَآ إِفْكٌ مُّبِينٌ** [النور: ١٢] تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں، یا اللہ! تو پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے اور تہمت ہے۔

اور حدیث میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ** [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ: ٦٠٦٤] تم بدگمانی سے بچو اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، اسی طرح غزوہ تبوک کے واقعے میں ہے کہ آپ تبوک میں لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، سوال کیا: **مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟** کعب بن مالک نے کیا کیا؟ تو بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کو اس کی دونوں چادروں اور اس کے دونوں کناروں پر نظر کرنے (یعنی خود پسندی) نے روک لیا، تو اس شخص نسے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا،** تو نے بری بات کہی، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم تو اس کے اندر خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جواب سن کر خاموش رہے [صحيح البخاري: كِتَابُ: الْمَغَازِي، بَابُ: حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: ٤٤١٨، صحيح مسلم، كِتَابُ: التَّوْبَةِ، بَابُ: حَدِيثُ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ: ٢٧٦٩]

علم وتحقیق:

کسی فرد یا جماعت پر نقد وجرح کا حکم لگانے یا رائے زنی کرنے سے پہلے اچھی طرح تحقیق کرلیں، صرف سنی سنائی باتوں پر بھروسہ نہ کریں، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ [الحجرات: ۶] اے مسلمانوں! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچادو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔ اسی طرح فرمایا: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا [الاسراء: ۳۶] جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ کیوں کہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔ بغیر تحقیق کے اقوال و اخبار نشر کرنے والوں پر اللہ نے مذمت کی ہے: وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا [النساء: ۸۳] جہاں انہیں کوئی خبر امن کی یا خوف کی ملی انہوں نے اسے مشہور کرنا شروع کردیا، حالانکہ اگر یہ لوگ اسے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور اپنے میں سے ایسی باتوں کی تہہ تک پہنچنے والوں کے حوالے کر دیتے، تو اس کی حقیقت وہ لوگ معلوم کر لیتے جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو معدودے چند کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار بن جاتے۔ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ** [صحيح مسلم: الْمُقَدِّمَةُ: بَابُ: النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ: ۵] آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ جو سنے اسے (بغیر تحقیق کے) بیان کردے۔ ابن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھ سے مالک رحمہ اللہ نے کہا: **اعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ يَسْلَمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ، وَلَا يَكُونُ إِمَامًا أَبَدًا، وَهُوَ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ** [صحيح مسلم: الْمُقَدِّمَةُ: بَابُ: النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ: ۵] تم اس بات کو جان لو کہ ایسا آدمی (صحیح) سالم نہیں ہوتا جو ہر سنی ہوئی بات (آگے) بیان کردے اور نہ وہ کبھی امام بن سکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جب کہ) وہ ہر سنی ہوئی بات (آگے) بیان کر دیتا ہے۔

اللہ کا خوف:

کسی فرد یا جماعت کے بارے میں زبان کھولنے یا قلم چلانے سے پہلے ہمیں اللہ سے ڈرنا چاہیے کیوں کہ زبان سے نکلنے والی ہر بات پر ہم سے مؤاخذہ ہوگا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ** [ق:۱۸] (انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔ اسی طرح ہمیں چاہیے کہ ہم دوسروں کی عزت نفس کا خیال رکھیں اور اس بات سے ڈریں کہ کہیں غیبت یا بہتان میں اس کا شمار نہ ہو جائے جو ایک مذموم وصف اور سنگین جرم ہے، جس سے اللہ نے سختی سے منع کیا ہے، فرمایا: **وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ** [الحجرات: ۱۲] اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اسی طرح فرمایا: **وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا** [الأحزاب: ۵۸] اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ، لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ** [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ: فِي الْغِيبَةِ: ۴۸۸۰، حسن صحيح] ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے وہ لوگو جو اپنی زبانوں سے ایمان لائے ہو! مگر ایمان ان کے دلوں میں نہیں اترا ہے، مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرو اور نہ ان کے عیبوں کے درپے ہوا کرو، بلاشبہ جو ان کے عیبوں کے درپے ہوگا اللہ بھی اس کے عیبوں کے درپے ہوگا، اور اللہ جس کے عیبوں کے درپے ہوگیا تو اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کردے گا۔

ابو عاصم رحمہ اللہ کہتے ہیں: **منذ أن عقلت أن الغيبة حرام ما اغتبت أحدا قط** [**التاریخ الکبیر: ۴/۳۳۶**] جب سے میں نے ہوش سنبھالا کسی کی غیبت نہیں کی، امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: **أرجو أن ألقى الله ولا يحاسبني أني اغتبت أحدا** [**التاریخ الکبیر: ۴/۳۳۶**] مجھے امید ہے کہ مجھ سے کسی کی غیبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ حساب نہیں لے گا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے سچ کہا اور واللہ یہ آپ کا غایت درجہ ورع ہے اور جو شخص بھی جرح و تعدیل میں آپ کے کلام کو دیکھے گا تو وہ آپ کے ورع اور انصاف کو جان لے گا [**سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۳۹**] لہٰذا ضروری ہے کہ ہمارا نقد و جرح ان تمام امور سے پاک ہو ورنہ ہم کئی برائیوں کے مرتکب ہو سکتے ہیں [**منهج أهل السنة في النقد والحكم على الآخرين، هشام بن اسماعيل الصيني: ۱-۳**]

۞ برمحل اور حسب ضرورت:

نقد و جرح ایک مطلوب امر ہے مگر اسے بقدر ضرورت ہی استعمال کرنا چاہیے، بات بات پر نقد کرنا یہ اچھی صفت نہیں ہے، ایسے شخص کا سماج میں کوئی وقار نہیں رہتا، اسی طرح جہاں نقد کی ضرورت ہو وہیں نقد کرے، ہر جگہ اور ہر مجلس میں تنقید کا نشانہ نہ بنائے۔

حدیث میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ** [**صحيح البخاري: كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابٌ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ: ۶۰۱۸**] جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ یا تو بھلائی کی بات کہے ورنہ خاموش رہے [نقد کے دینی اصول: ۲۰-۲۱]

۞ حسن سیرت:

افضل ہے کہ ناقد ان نقائص سے پاک ہو جن کا وہ ناقد ہے، ناقد کی زندگی بے داغ اور شکوک و شبہات سے پاک ہو، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مکہ کے سامنے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے داغ حیات طیبہ کو پیش کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ** [یونس:۱۶] آپ یوں کہہ دیجیے کہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو نہ تو میں تم کو وہ پڑھ کر سناتا اور نہ اللہ تعالیٰ تم کو اس کی اطلاع دیتا کیوں کہ میں اس سے پہلے تو ایک بڑا حصہ عمر تک تم میں رہ چکا ہوں، پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ خاص کر فردی تنقید میں کیوں کہ تنقید خاص میں ناقد اور منقود باہم ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں، اگر ناقد کی زندگی میں وہ عیب ہے جس پر وہ نقد کر رہا ہے تو نقد مؤثر نہیں ہوسکتا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ** [الصف:۲۔۳] اے ایمان والوں! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

اعتدال:

نقد میں اگر غلو اور مبالغے سے کام لیا گیا، اصول کتاب وسنت اور منہج سلف کو ملحوظ نہ رکھا گیا تو وہ فتنہ بن جاتا ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قباحت وشناعت کو واضح کیا ہے، فرمایا: **يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ** [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابٌ: قَدْرِ حَصَى الرَّمْيِ: ۳۰۲۹، صحیح] اے لوگو! دین میں غلو سے بچو کیوں کہ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں اسی غلو نے ہلاک کیا۔ نیز فرمایا: **هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ، قَالَهَا ثَلَاثًا** [صحيح مسلم: كِتَابٌ: الْعِلْمُ، بَابٌ: هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ: ۲۶۷۰] اپنی طرف سے دین میں سختی کرنے والے ہلاک ہوگئے۔ آپ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: **ومن سلك طريق الاعتدال عظم من يستحق التعظيم وأحبه ووالاه وأعطى الحق حقه فيعظم الحق ويرحم الخلق ويعلم أن الرجل الواحد تكون له حسنات وسيئات،**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فيحمد ويذم ويثاب ويعاقب ويحب من وجه ويبغض من وجه هذا هو مذهب أهل السنة والجماعة خلافا للخوارج والمعتزلة ومن وافقهم [منهاج السنة النبوية: ۵۴۳/۴] جو اعتدال کی راہ اختیار کرے گا یقیناً وہ صاحب عظمت کی تعظیم کرے گا، اس سے محبت کرے گا اور صاحب حق کو اس کا حق دے گا، مخلوق پر رحم کرے گا اور جان لے گا کہ ایک آدمی کے پاس حسنات اور سیئات دونوں ہوتی ہیں، اس لیے وہ تعریف کا مستحق ہوتا ہے اور مذمت کا بھی، اسے ثواب بھی دیا جاتا ہے اور عقاب بھی، یقیناً ایک ہی شخص بعض جوانب خیر یہ کی وجہ سے پسند کیا جائے گا جب کہ بعض جوانب شر کی وجہ سے ناپسند کیا جائے گا، یہی اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب ہے، جو خوارج اور معتزلہ کے خلاف ہے۔

❁ نرمی وسنجیدگی:

نقد و جرح کرتے ہوئے لازم ہے کہ اسلوب نرم اور سنجیدہ ہو تا کہ سامنے والا اسے بخوشی قبول کرلے اور مخاطب کسی ردعمل پر نہ اتر آئے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعوت کی کامیابی کا راز بتاتے ہوئے فرمایا: **فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ** [آل عمران: ۱۵۹] اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے۔ اور فرمایا: **وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ** [فصلت: ۳۴] نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی، برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے ولی دوست۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے: **وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا** [البقرة: ۸۳] اور لوگوں کو اچھی بات کہنا۔ اور فرمایا: **وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[الاسراء: ۵۳] اور میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیوں کہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے، بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے موسیٰ و ہارون کو فرعون جیسے ظالم و جابر اور متکبر بادشاہ کے پاس روانہ کرتے ہوئے حکم دیا: **اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى** **[طه: ۴۳-۴۴]** تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی سرکشی کی ہے، اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔

حدیث میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ** **[صحيح البخاري: كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابُ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ: ۶۰۲۴]** بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ** **[صحيح مسلم: كِتَابُ: الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ: فَضْلِ الرِّفْقِ: ۲۵۹۴]** جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے وہ اسے زینت دار بنا دیتی ہے اور جس سے یہ نکال لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔ اسی طرح جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: **مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ** **[صحيح مسلم: كِتَابُ: الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ: فَضْلِ الرِّفْقِ: ۲۵۹۲]** جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔

نقد کی اہلیت:

ناقد کے لیے ضروری ہے کہ وہ نقد کی اہلیت رکھتا ہو، اہلیت سے مراد یہ ہے کہ جس فن یا رجال پر وہ نقد کرنا چاہتا ہے تو اسے اس فن میں مہارت اور رسوخ حاصل ہو، کیوں کہ یہ ایک اعلیٰ تر علمی کام ہے، جس کے لیے ضروری ہے کہ ناقد کا علم متعلقہ فن کے صرف مبتدیات تک محدود نہ ہو، جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نقد کا معنی صحیح کو ضعیف سے جدا کرنا ہے تو کسی بھی فن میں صحیح کو ضعیف سے جدا کرنے کا کام وہی شخص کر سکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جو اس فن کے ماہرین میں سے ہو، پس ایک میڈیکل فزیشین کی انجینئرنگ پر اور ایک انجینئر کی میڈیکل سائنس پر، ایک ڈاکٹر کا عالم دین پر اور عالم دین کا ڈاکٹر پر نقد و جرح ایک لایعنی اور عبث کام کہلائے گا، کیوں کہ یہ متعلق فنون کے رجال کی تنقید نہیں ہے، مگر افسوس کہ آج ہر فن کے اشخاص و رجال اور مذہب و دین اور مراکز و جمعیات پر نقد و جرح کو اپنا حق سمجھا جاتا ہے [محدث فورم]

غلطی پر نقد ہو نہ کی شخصیت پر:

نقد و جرح کرتے ہوئے ہم شخصیت کو نشانہ نہ بنائیں بلکہ غلطی پر نقد کریں، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی طریقہ تھا، آپ نے فرمایا: **نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ، قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا** [صحيح البخاري: كِتَابُ: فَضَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ، بَابُ: مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ۳۷۳۹] عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کتنا بہتر آدمی ہے کاش کہ وہ صلاۃ اللیل کا اہتمام کرتے، سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے وہ راتوں میں بہت کم سویا کرتے تھے۔

تکفیری نقد سے احتراز:

نقد و جرح کرتے ہوئے ظاہر پر حکم لگایا جائے اور سرائر کو اللہ کے حوالے کر دیا جائے، سلف کسی کو کافر، مشرک اور منافق کہنے کا حکم لگانے کی سنگینی کو سمجھتے تھے اور حتی المقدور اس سے اجتناب کرتے تھے، احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی سنگینی کو واضح کیا ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْإِيمَانُ، بَابُ: مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ: يَا كَافِرُ: ۶۰] جب آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کو اے کافر کہتا ہے تو وہ دو باتوں میں سے کسی ایک کی طرف ضرور لوٹتا ہے، اگر وہ (واقعی) ایسا ہو جیسا کہ اس نے کہا (تو درست) ورنہ وہ کفر اس کی طرف لوٹ آئے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل قبلہ کو کافر، مشرک اور منافق اس وقت تک نہیں کہیں گے جب تک کہ یہ چیز ان سے صادر نہ ہو جائے، ان کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد کردیں گے، کیوں کہ ہمیں ظاہر پر حکم لگانے کا مکلف بنایا گیا ہے اور باطن میں ظن وتخمین سے روکا گیا ہے [**شرح العقیدۃ الطحاویۃ: ۳۱۶/۱**]

❁ خاتمہ:

مذکورہ تمام باتوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نقد وجرح ایک دینی ضرورت اور مطلوب عمل ہے، بشرطیکہ شرعی اصولوں کی روشنی میں کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁ مراجع ومصادر:

۱۔ قرآن مجید۔

۲۔ احادیث نبویہ۔

۳۔ ریاض الصالحین (اردو مترجم/حافظ صلاح الدین یوسف)

۴۔ نقد کے دینی اصول: کردار کشی اور تکفیری فکر کے آئینے میں، شیخ عبدالمعید مدنی، علی گڑھ۔

۵۔ جرح وتعدیل: دکتور اقبال احمد بسکوہری۔

۶۔ **منہج أهل السنة والجماعة فی نقد الرجال والکتب والطوائف،** دکتور: ربیع بن ہادی عمیر المدخلی۔

۷۔ **منهج أهل السنة في النقد والحكم على الآخرين،** ہشام بن اسماعیل الصینی۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ رمضان کے فضائل وخصائص

رمضان ہجری کیلنڈر کے مطابق نواں مہینہ ہے، یہ بڑا مقدس، مبارک، اور معظم مہینہ ہے، نزول قرآن، رحمت ومغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے، صدقات و خیرات، توبہ واستغفار اور دعاؤں کا مہینہ ہے، اس مہینے کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر ہے جس کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے، نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو اس مہینے کی آمد کی بشارت سناتے اور ماہ مبارک کی قدر کرنے کی تلقین کرتے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: **إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ**[سنن ابن ماجه: كِتَابُ الصِّيَامِ، بابٌ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ: ۱۶۴۴، حسن صحيح] یہ مہینہ آ گیا اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس سے محروم رہا وہ ہر طرح کے خیر (بھلائی) سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے محروم وہی رہے گا جو (واقعی) محروم ہو۔

۞ رمضان المبارک اللہ رب العالمین کی طرف سے گراں قدر تحفہ، عظیم نعمت اور سعادت ہے:

اس نعمت عظمیٰ کو پا کر ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے تاکہ جب ماہ مبارک ہم سے رخصت ہو تو ہمارے گناہوں کی مغفرت ہو جائے، ورنہ اس نعمت کو پا کر اگر ہم اس کی قدر نہ کریں، اسے سال کے دیگر مہینوں کی طرح لہو ولعب میں گزار دیں تو ہم سے زیادہ بدنصیب کوئی نہیں ہوگا ارشاد نبوی ﷺ ہے: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: **احضروا المنبرَ، فحضَرْنا، فلما ارتقى درجةً قال: آمين فلما ارتقى الدرجةَ الثانيةَ قال: آمينَ فلما ارتقى الدرجةَ الثالثةَ قال: آمينَ، فلما نزل قلنا: يا رسولَ اللهِ! لقد سمعْنا منك اليومَ شيئًا ما كنا نسمعُه، قال: إنَّ جبريلَ عَرَضَ لي فقال: بَعُدَ من**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أدرك رمضانَ فلم يُغْفَرْ له، قلتُ: (آمين)، فلما رَقيتُ الثانيةَ قال: بَعُدَ مَن ذُكِرَتَ عندَه فلم يُصلِّ عليك. فقلتُ: (آمينْ)، فلما رقيتُ الثالثةَ قال: بَعُدَ من أدرك أبوَيه الكبرُ عندَه أو أحدَهما فلم يُدخِلاه الجنَّةَ. قلتُ: (آمين) [أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۷/۲۲۰، والحاكم: ۷/۲۵٦، والبيهقي في شعب الإيمان: ۱۵۷۲، صحيح الترغيب: ۹۹۵، صحيح لغيره] منبر لاؤ، ہم منبر لے آئے، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین، پھر جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین ، اسی طرح جب تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جناب جبریل میرے پاس آئے اور کہا: اس آدمی کے لیے ہلاکت ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی حاصل نہ کر سکا، اس کے جواب میں میں نے آمین کہی، پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریل نے کہا: ہلاکت ہے اس آدمی کے لیے جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے، میں نے اس کے جواب میں آمین کہی، پھر جب تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریل نے کہا: جس شخص نے اپنے ماں باپ دونوں یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی، اس کے لیے بھی ہلاکت ہے، اس کے جواب میں میں نے کہا: آمین۔

نیکیوں کا موسم بہار:

اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نیکیوں کو آسان فرما دیتا ہے، گناہوں سے بچنا آسان ہوتا ہے، اس لیے کہ گناہوں پر آمادہ کرنے والے سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغلَقْ مِنهَا بَابٌ، وَنَادَى مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ: ٦٨٢، صحيح، سنن ابن ماجه: كِتَابُ الصِّيَامِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ: ١٦٤٢، صحيح]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جن زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی بھی دروازہ کھلا ہوا نہیں رہتا، جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی بھی دروازہ بند نہیں رہتا، منادی پکارتا ہے: اے بھلائی کے چاہنے والے! بھلائی کے کام پہ آگے بڑھ اور اے برائی کے چاہنے والے! اپنی برائی سے رک جا، کچھ لوگوں کو اللہ جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور یہ (رمضان کی) ہر رات کو ہوتا ہے۔

ہر ایک کا اپنا ایک موسم ہوتا ہے جس میں انسان خوب محنت کرتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، ایک تاجر تجارت کے موسم میں شب و روز محنت کر کے خوب کمانے کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح رمضان کا مہینہ اہل ایمان کے لیے نیکیاں کمانے کا موسم بہار ہے، اہل ایمان کو چاہیے کہ اس مہینے کو غنیمت جان کر زیادہ سے زیادہ اعمال خیر انجام دے کر اپنے دامن کو نیکیوں سے بھر لیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت کرا لیں، اس احساس کے ساتھ اس مہینے کی مبارک ساعتوں کو گزاریں کہ کہیں یہ رمضان ہماری زندگی کا آخری رمضان نہ ہو، ہم غور کریں کہ گزشتہ رمضان میں کتنے ہمارے ایسے رشتے دار تھے جو ماہ رمضان ہمارے ساتھ گزارے مگر یہ رمضان آنے سے پہلے دنیا سے رخصت کر گئے، آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں، اس لیے ان قیمتی لمحات کو غنیمت جان لیں اور موت سے پہلے اس دنیا کی زندگی میں سفر آخرت کے لیے اعمال صالحہ کا توشہ جمع کر لیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **اغْتَنِمْ خَمْسًا قبلَ خَمْسٍ: شَبابَك قبلَ هِرَمِك، وصِحَّتَك قبلَ سَقَمِك، وغِناك قبلَ فَقْرِك، وفَراغَك قبلَ شُغْلِك، وحَياتَك قبلَ مَوْتِك [**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أخرجه ابن أبي الدنيا في قصر الأمل: ١١١، والحاكم: ٧٨٤٦، والبيهقي في شعب الإيمان: ١٠٢٤٨، صحيح الترغيب: ٣٣٥٥] پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جان لو: جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، مال داری کو محتاجی سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔

یاد رکھیں کہ رمضان کے اعمال و عبادات مثلاً: نماز، روزہ، صدقات و خیرات، تراویح، اذکار، تلاوت قرآن مجید، دعا و مناجات وغیرہ جیسے مردوں کے لیے ہیں اسی طرح عورتوں کے لیے بھی ہیں، ان اعمال کی ادائیگی پر جس طرح مردوں کو اجر وثواب ملتا ہے اسی طرح خواتین کو بھی ثواب حاصل ہوتا ہے، لہٰذا مرد وخواتین سب کو اس ماہ مبارک کی قدر کرنی چاہیے اور اعمال صالحہ کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ [آل عمران: ١٩٥] پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو، اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے، میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس: بالخصوص بہت ساری خواتین رمضان کی عبادتوں سے غفلت اختیار کرتی ہیں، ان کے بیشتر اوقات گھریلو کام کاج، سحری وافطاری کی تیاری، شاپنگ اور موبائل فون کے استعمال میں گزرتے ہیں اور وہ کما حقہ مستفید نہیں ہو پاتیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض خواتین کسی طرح روزے کا اہتمام کر لیتی ہیں باقی دیگر اعمال سے محروم رہتی ہیں، خواتین کو جان لینا چاہیے کہ فضیلت کے یہ ایام زندگی میں بار بار نصیب نہیں ہوتے، اعمال صالحہ کے لیے رب العالمین سے توفیق طلب کریں۔

ماہ رمضان میں بہت سارے نیک اعمال ہیں جنہیں ہم انجام دے کر اپنے گناہوں کی مغفرت کرا سکتے ہیں، بعض اہم اعمال کا تذکرہ ذیل کی سطور میں کیا جا رہا ہے:

روزہ:

روزہ بڑا مبارک اور عظیم الشان عمل ہے، ارکان خمسہ میں سے ایک رکن ہے [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابُ دُعَاؤُكُمْ، إِيمَانُكُمْ: ٨، صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابُ بَيَانُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَدَعَائِمِهِ الْعِظَامِ: ١٦] ہر مسلمان، عاقل، بالغ، صحت مند، مقیم مرد وعورت پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ [البقرة: ١٨٣] اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ نیز فرمایا: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ [البقرة: ١٨٥] ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ہے: **جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ۔۔ الحديث** [**صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ الزَّكَاةُ مِنَ الْإِسْلَامِ: ٤٦**] نجد والوں میں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، سر پریشان یعنی بال بکھرے ہوئے تھے، ہم اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنتے تھے اور ہم سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، یہاں تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا، جب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے، اس نے کہا بس اس کے سوا تو اور کوئی نماز مجھ پر نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر تو نفل پڑھے (تو اور بات ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا، اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر تو نفل روزے رکھے (تو اور بات ہے)۔

روزہ داروں کا مقام:

روزہ بے مثال عمل: روزہ وہ مبارک عمل ہے کہ اجر و ثواب اور فضیلت میں اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! **مُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ، فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ** [**سنن النسائي: كِتَابُ الصِّيَامِ، ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ: ٢٢٢١، صحيح، واللفظ له، وأحمد: ٢٢١٤٩**] مجھے ایسی چیز کا حکم دیں جس سے اللہ مجھے فائدہ پہنچائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم روزے کو لازم پکڑو کیوں کہ اس کے مثل کوئی دوسرا عمل نہیں۔

قیامت کے دن روزہ کی سفارش: روزہ اور قرآن قیامت کے دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفارش کریں گے: ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **الصِّيامُ والقرآنُ يَشْفَعانِ للعبدِ، يقولُ الصِّيامُ: ربِّ إنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعامَ والشَّرابَ بالنَّهارِ، فَشَفِّعْنِي فيهِ، ويقولُ القُرْآنُ: ربِّ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِالليلِ، فَشَفِّعْنِي فيهِ، فيشَفَّعانِ [أخرجه أحمد: ٦٦٢٦، والطبراني: ١٤/٧٢، ١٤٦٨٢، والحاكم: ٢٠٣٦ باختلاف يسير. صحيح الترغيب: ١٤٢٩]** روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور شہوت کے کام سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما، قرآن کہے گا اے رب! ہم نے اسے رات میں سونے سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں کی سفارش قبول فرمالے گا۔

❁ **مغفرت کا ذریعہ ہے:** ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **مَن صامَ رَمَضانَ، إيمانًا واحْتِسابًا، غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابٌ صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الْإِيمَانِ: ٣٨]** جو شخص ایمان کے ساتھ اور اجر وثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے ماقبل گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

❁ **گناہوں اور عذاب جہنم سے حفاظت:** نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: **الصَّومُ جُنَّةٌ [سنن النسائي: كِتَابُ الصِّيَامِ، ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ: ٢٢٢٤، صحيح]** روزہ ڈھال ہے، دوسری حدیث میں ہے: **الصَّومُ جُنَّةٌ منَ النَّارِ، كجُنَّةِ أحدِكم منَ القتالِ [سنن النسائي: كِتَابُ الصِّيَامِ، ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ: ٢٢٣٠، صحيح، ٢٢٣٠]** روزہ آگ سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے جس طرح کہ تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں دشمن کے وار سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہوتی ہے۔

❁ **روزہ داروں کے لیے بے حساب اجر وثواب ہے:** ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الصِّيَامِ، بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ: ۱۱۵۱] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر عمل آدمی کا دگنا ہوتا ہے، اس طرح کہ ایک نیکی دس تک ہوجاتی ہے یہاں تک کہ سات سو تک بڑھتی ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ مگر روزہ سو وہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دیتا ہوں اس لیے کہ میرا بندہ اپنی خواہشیں اور کھانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے، روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی اس کے افطار کے وقت، دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بوئے مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

❁ روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ پاکیزہ: حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ** [صحيح مسلم: كِتَابُ الصِّيَامِ، بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ: ۱۱۵۱] اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

❁ روزہ دار صدیقین اور شہداء کے ساتھ: حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **جاء رجل إلى النبيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فقالَ يا رسولَ اللهِ أرأيتَ إن شَهِدتُ أنْ لا إلهَ إلّا اللهُ وأنَّك رَسولُ اللهِ وصلَّيتُ الصَّلواتِ الخمسِ وأدَّيتُ الزَّكاةَ وصُمتُ رمضانَ وقُمتُه فمِمَّنْ أنا؟ قال: من الصِّدِّيقينَ والشُّهداءِ** [أخرجه أحمد كما في مجمع الزوائد للهيثمي: ۸/۱۵۰، وابن خزيمة: ۲۲۱۲، وابن حبان: ۳۴۳۸، واللفظ له، صحيح الترغيب: ۳۶۱] ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتلائیں کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور پنجوقتہ نمازیں قائم کروں، زکاۃ دوں، رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں میں قیام کروں تو میرا شمار کن میں ہوگا؟ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں۔

روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی: اہل ایمان کو چاہیے کہ ماہ رمضان میں بکثرت دعاؤں کا اہتمام کریں، اس لیے کہ ماہ رمضان میں خصوصی طور پر دعاؤں کی تعلیم دی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ آیات صیام کے ضمن میں آیت دعا بھی وارد ہے، بالخصوص افطار اور سحر کے وقت کیوں کہ یہ دونوں دعا کی قبولیت کے اوقات ہیں، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: **ثلاث دَعواتٍ لا تُرَدُّ: دعوةُ الوالِدِ لِولَدِهِ، ودعوةُ الصائِمِ، ودعوةُ المسافِرِ [أخرجه البيهقي: ٦٦١٩، وابن عساكر في معجم الشيوخ: ٤٠٥، والضياء في الأحاديث المختارة: ٢٠٥٧، باختلاف يسير، صحيح الجامع: ٣٠٣٢]** تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں: والدین کی دعا اولاد کے لیے، روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔ وقت سحر اللہ تعالیٰ خود آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کا اعلان کرتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ: ٧٤٩٤]** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار بلند برکت والا ہے ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے، وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں۔

جنت کی بشارت: حدیث نبوی ﷺ ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا [صحيح البخاري: كِتَاب الزَّكَاةُ بَابٌ وُجُوبِ الزَّكَاةِ: ١٣٩٧]
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتلایئے جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر، اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ، دیہاتی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ان عملوں پر میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا، جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

صرف یہی نہیں بلکہ روزے داروں کی عزت وتکریم کے لیے جنت میں ایک خصوصی گیٹ ہے، جس سے وہ داخل ہوں گے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا، يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ** [صحيح البخاري: كِتَاب الصَّوْمِ، بَاب الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ: ١٨٩٦] سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جا سکے گا۔

مذکورہ بالا نصوص کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا مہتم بالشان عمل ہے اور روزہ داروں کے لیے آخرت میں بڑی بشارتیں ہیں، لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ روزوں کا اہتمام کریں اور بلا عذر شرعی روزہ ترک کرنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچیں، کیوں کہ بلا عذر شرعی روزہ ترک کرنا سخت کبیرہ گناہ ہے اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذابات ہیں، جیسا کہ امام ذہبی اور امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اسے گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے [**الكبائر: ٦٢، أعلام الموقعين: ٤٠١/٤**]

۞ روزہ خوروں کا عبرتناک انجام:

حدیث میں ہے: ابوامامۃ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور میرے بازو پکڑ کر مجھے سخت اور دشوار گزار پہاڑ کے پاس لائے اور کہنے لگے: اس پر چڑھیے، میں نے انہیں کہا کہ مجھ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں، وہ دونوں کہنے لگے ہم آپ کے لیے اسے آسان کردیں گے، تو میں اس پہاڑ پر چڑھ گیا جب اوپر پہنچا تو وہاں شدید قسم کی آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا یہ آوازیں کیسی ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ جہنمیوں کی آہ و بکا ہے، پھر وہ مجھے آگے لے گئے جہاں پر کچھ لوگ کونچوں کے بل لٹک رہے تھے اور ان کی باچھیں کٹی ہوئی تھیں اور ان کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا، میں نے کہا یہ لوگ کون ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے قبل ہی اپنے روزے افطار کرلیا کرتے تھے [**أخرجه النسائي في السنن الكبرى: ٣٢٨٦، واللفظ له، وابن خزيمة: ١٩٨٦، وابن حبان: ٧٤٩١، مطولاً، صحيح الترغيب: ١٠٠٥**] علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **أقول: هذه عقوبة من صام ثم أفطر عمدا قبل حلول وقت الإفطار، فكيف يكون حال من لا يصوم أصلا؟! نسأل الله السلامة والعافية في الدنيا والآخرة [الصحيحة: ٣٩٥١]** یہ اس شخص کی سزا ہے جو روزہ رکھنے کے بعد افطاری سے قبل ہی عمداً یعنی جان بوجھ کر روزہ افطار کردے، تو اب بتائیں کہ جو بالکل ہی روزہ نہ رکھے اس کی سزا کیا ہوگی؟ ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں سلامتی و عافیت کے طلب گار رہیں۔

۞ بچوں کو روزہ رکھنے کی تربیت دیں:

اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ خود روزہ رکھیں اور اپنے بچوں کو بھی روزہ کی عادت ڈالیں، روزہ کی اہمیت وفضیلت بتائیں، خاص طور پر وہ بچے جو بلوغت کے قریب ہوں اور روزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں، ویسے تو رمضان کا روزہ بالغ مرد وعورت پر فرض ہے، بچوں پر روزہ فرض نہیں ہے، مگر ان کے لیے مشق اور تربیت ہوگی، بلوغت کے بعد ان کے لیے روزہ رکھنا آسان ہوگا، روزہ کی عظمت ان کے دل میں بیٹھ جائے گی، اسلاف امت اپنے بچوں کو بچپن ہی سے دیگر عبادات کی طرح روزہ کی بھی تربیت دیتے تھے، امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں کتاب الصوم میں باب قائم کیا ہے: باب صوم الصبیان، بچوں کے روزہ کا بیان، اس باب کے تحت یہ حدیث ذکر کی ہے: **عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ: مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ، قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا، وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ** [**صحيح البخاري: كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ: ١٩٦٠**] ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عاشورہ کی صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے محلوں میں کہلا بھیجا کہ صبح جس نے کھا پی لیا ہو وہ دن کا باقی حصہ (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ روزے سے رہے، ربیع نے کہا کہ پھر بعد میں بھی (رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد) ہم اس دن روزہ رکھتے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے، انہیں ہم اون کا ایک کھلونا دے کر بہلائے رکھتے، جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہی دے دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا۔

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ قول تعلیقا ذکر کیا ہے: **وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِنَشْوَانٍ فِي رَمَضَانَ: وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ فَضَرَبَهُ** [**صحيح البخاري: كِتَاب الصَّوم: بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ**] اور عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نشہ باز سے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، تو نے رمضان میں بھی شراب پی رکھی ہے حالانکہ ہمارے بچے تک بھی روزے سے ہیں، پھر آپ نے اس پر حد قائم کی۔

❁ تراویح کا اهتمام:

ماہ رمضان میں پنجوقتہ نمازوں کے ساتھ نماز تراویح کا اہتمام کریں، یہ بھی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظیم عمل ہے اور اس سے سابقہ گناہ معاف ہوتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **مَن قامَ رَمضانَ إيمانًا واحتِسابًا، غُفِرَ له ما تَقدَّمَ مِن ذَنبِه** [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابُ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيمَانِ: ٣٧] جس نے رمضان میں قیام کیا ایمان کے ساتھ اور اجر وثواب کی نیت سے تو اس کے ماقبل گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور اگر باجماعت نماز تراویح ادا کرنے کی سہولت ہو تو اس کا اہتمام کریں کیوں کہ اس سے پوری رات قیام کا ثواب حاصل ہوگا، فرمان نبوی ﷺ ہے: **إنَّهُ من قامَ معَ الإمامِ حتَّى ينصرِفَ كُتِبَ لَهُ قيامُ ليلةٍ** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ: ٨٠٦، صحيح] جس نے امام کے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھا جائے گا۔ اگر سال کے دوسرے ایام میں قیام اللیل کا اہتمام مشکل ہو تو کم از کم ماہ رمضان میں اس کی پابندی کر لینی چاہیے کیوں کہ عموماً ماہ رمضان میں رات کے اول حصے میں باجماعت تراویح کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ادائیگی آسان ہے اور باعث اجر بھی، البتہ خواتین جب مساجد میں باجماعت نماز تراویح کے لیے گھر سے نکلیں تو تمام شرعی آداب کا خیال رکھیں۔

ماہ رمضان ماہ قرآن:

ماہ رمضان کا قرآن مجید سے گہرا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ نے رمضان کا تعارف قرآن سے کرایا ہے، ارشاد ربانی ہے: **شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ** [البقرة: ١٨٥] ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق وباطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔ حدیث میں بھی روزے کے ساتھ قرآن کا ذکر کیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: **الصِّيامُ والقرآنُ يَشفَعانِ للعبدِ، يقولُ الصِّيامُ: ربِّ إنِّي مَنَعتُهُ الطَّعامَ والشَّرابَ بالنَّهارِ، فَشَفِّعني فيهِ، ويقولُ القُرآنُ: ربِّ مَنَعتُهُ النَّومَ باللَّيلِ، فَشَفِّعني فيهِ، فيُشَفَّعانِ** [أخرجه أحمد: ٦٦٢٦، والطبراني: ٧٢/١٤،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۶۷۲، **والحاکم: ۲۰۳۶، باختلاف یسیر، صحیح الترغیب: ۱۴۲۹**] روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور شہوت کے کام سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما، قرآن کہے گا اے رب! ہم نے اسے رات میں سونے سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں کی سفارش قبول فرمالے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کو جو عظمت حاصل ہے وہ قرآن کی طرف سے، کیوں کہ قرآن مجید بڑی عظیم کتاب ہے، جس کا بھی اس قرآن سے تعلق ہوگیا اس کا مقام بلند ہوگیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے تھے، جیسا کہ حدیث نبوی ہے: **إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وإنَّه عارَضَنِي العامَ مَرَّتَيْنِ** [**صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ: ۳۶۲۴**] جبرائیل علیہ السلام ہر سال قرآن مجید کا ایک دور کیا کرتے تھے، لیکن اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے۔

ائمہ سلف کے پاس بھی اس کا خصوصی اہتمام پایا جاتا تھا، امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **إنما هو تلاوة القرآن وإطعام الطعام**، یہ مہینہ تلاوت قرآن اور کھانا کھلانے کا مہینہ ہے، امام مالک رحمہ اللہ درس وتدریس سب بند کر کے قرآن کے پیچھے لگ جاتے، امام احمد رحمہ اللہ عموماً ہفتے میں ایک مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے لیکن رمضان میں ہفتے میں دو مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے، سفیان ثوری رحمہ اللہ جب رمضان آتا تو تمام عبادتیں ترک کر دیتے اور خصوصی طور پر قرأت قرآن پر توجہ دیتے۔

لہٰذا اہل ایمان کو چاہیے کہ اس ماہ مبارک میں ہر طرح سے قرآن مجید سے جڑ جائیں، جنہیں ناظرہ قرآن پڑھنا نہیں آتا وہ کوشش کریں اور رمضان میں ناظرہ قرآن سیکھیں، جنہیں ناظرہ قرآن آتا ہے وہ تلاوت قرآن کے ساتھ ترجمہ قرآن پر توجہ دیں، قرآن مجید کے الفاظ ومعانی میں غور وفکر کریں، تلاوت قرآن کے ساتھ سماعت قرآن کا بھی اہتمام کریں، یہ بھی باعث اجر وثواب عمل ہے، البتہ سماعت قرآن کے وقت توجہ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلجمعی اور ادب و احترام ضروری ہے۔

تلاوت قرآن:

ماہ رمضان میں کثرت سے تلاوت قرآن کا اہتمام کریں، تلاوت قرآن کے چند فضائل درج ذیل ہیں:

ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکی: حدیث میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: الم حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيمٌ حَرْفٌ** [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَابُ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الْأَجْرِ: ۲۹۱۰، صحيح**] جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملے گی، اور ایک نیکی دس گنا بڑھا دی جائے گی، میں نہیں کہتا الم ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

ماہر قرآن معزز فرشتوں کے ساتھ: حدیث میں ہے: **عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ** [**صحيح مسلم: كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ فِي الْقُرْآنِ وَالَّذِي يَتَتَعْتَعُ فِيهِ: ۷۹۸**] عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن کا ماہر (قیامت کے دن) بزرگ، نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اور اس کو مشقت ہوتی ہے، اس کو دوگنا ثواب ہے۔

تلاوت قرآن نفع بخش تجارت: قرآن مجید کی تلاوت ایسی تجارت ہے جس میں کبھی خسارہ نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ** [**فاطر: ۲۹۔۳۰**] جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔ تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے، بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔

❁ **اللہ اور اس کے رسول کی محبت:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **من سرّه أن يحبّ الله و رسولَه، فليقرأ في المصحفِ [أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء: ۲۰۹/۷، واللفظ له، والبيهقي في شعب الإيمان: ۲۲۱۹، صحيح الجامع: ۶۲۸۹، حسن]** جو شخص اللہ اور اس رسول سے محبت کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ قرآن پڑھے۔

❁ **عذاب قبر سے حفاظت:** حدیث میں ہے: **وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولَانِ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ: ۴۷۵۳، صحيح]** پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا رب (معبود) کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے، میرا رب (معبود) اللہ ہے، پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر پوچھتے ہیں: یہ کون ہیں جو تم میں بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، پھر وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: تمہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ دوسری حدیث میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **يُؤتى الرجلُ في قبرِه فإذا أُتِيَ من قِبَلِ رأسِه دفَعَته تلاوةُ القرآنِ وإذا أُتِيَ من قِبَلِ يدَيه دفعَته الصدقةُ وإذا أُتِيَ من قِبَلِ رِجليه دَفَعَه مَشيُه إلى المساجدِ [صحيح الترغيب: ۳۵۶۱، حسن]** جب آدمی قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو عذاب دینے کے لیے فرشتہ اس کے سر کی طرف سے آتا ہے تو قرآن مجید کی تلاوت اسے دور کر دیتی ہے اور جب اس کے سامنے سے آتا ہے تو صدقہ اور خیرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے دور کر دیتے ہیں اور جب اس کے قدموں کی طرف سے آتا ہے تو مساجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔

❁ سماعت قرآن:

جس طرح قرآن مجید کی تلاوت باعث اجر و ثواب ہے اسی طرح قرآن مجید کی سماعت بھی باعث خیر و برکت ہے، بشرطیکہ تدبر اور غور و فکر کے ساتھ عبادت کی نیت سے سماعت کیا جائے۔ ذیل کے سطور میں سماعت قرآن کے چند فوائد ذکر کیے جا رہے ہیں:

❁ ہدایت کا ذریعہ: قرآن مجید کی سماعت انس و جن کی ہدایت کا ذریعہ ہے، بہت سارے کفار و مشرکین کی ہدایت کا سبب سماعت قرآن ہے، جنوں کی ایک جماعت قرآن مجید سن کر ایمان لے آئی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا** [الجن: ۱-۲] (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔ جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے، ہم اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔

❁ ایمان میں اضافہ: قرآن مجید کی سماعت سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ** [الأنفال: ۲] بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں ان پر پڑھ کر سنائی جاتیں ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

❁ حصول رحمت کا ذریعہ ہے: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: **وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ** [الأعراف: ۲۰۴] اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو امید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ تم پر رحمت ہو۔

دلوں کی نرمی کا ذریعہ ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۭ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ** [الزمر: ۲۳] اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کے ذریعہ جسے چاہے راہ راست پر لگا دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔ اور فرمایا: **وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ** [المائدة: ۸۳] اور جب وہ رسول کی طرف نازل کردہ (کلام) کو سنتے ہیں تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو تصدیق کرتے ہیں۔

نبی ﷺ اور قرآن کی سماعت: یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ پر قرآن مجید کا نزول ہونے کے باوجود بسا اوقات آپ دوسروں سے قرآن سنتے تھے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ عَلَيَّ، قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي** [صحيح البخاري: كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ: بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ: ۵۰۵۶] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں دوسروں سے سننا چاہتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت میں ہے: چنانچہ میں نے آپ کو سورۃ نساء سنانی شروع کی، جب میں آیت **فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا** پر پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے [**صحيح البخاري: كِتَابُ التَّفْسِيرِ، سُورَةُ النِّسَاءِ، بَابُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ:** ۴۵۸۲]

ملائکہ اور قرآن کی سماعت: اسی طرح ملائکہ بھی قرآن کی سماعت پسند کرتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے: اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت وہ سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو انہوں نے تلاوت بند کر دی تو گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر انہوں نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب انہوں نے تلاوت بند کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ انہوں نے تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ ان کے بیٹے یحییٰ چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس ڈر سے کہ کہیں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ انہوں نے تلاوت بند کر دی اور بچے کو وہاں سے ہٹا دیا پھر اوپر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے تلاوت بند نہ کرتے (تو بہتر تھا) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا میرے بچے یحییٰ کو نہ کچل ڈالے، وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں سر اوپر اٹھایا اور پھر یحییٰ کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری سی نظر آئی جس میں روشن چراغ تھے۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو میں نے اسے نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید نے عرض کیا: نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ** [**صحيح البخاري: كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ:** ۵۰۱۸] وہ فرشتے تھے تمہاری آواز سننے کے لیے قریب ہو رہے تھے اگر تم رات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر پڑھتے رہتے تو صبح تک اور لوگ بھی انہیں دیکھتے وہ لوگوں سے چھپتے نہیں۔

❁ خواتین میں سماعت قرآن کا شوق: حدیث میں ہے: **عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي** [**سنن ابن ماجه: كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا، بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ: ۱۳۴۹، حسن صحيح**] ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت اپنے گھر کی چھت پہ لیٹی ہوئی سنتی رہتی تھی۔

دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا، سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ، وَمَا أَخَذْتُ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ) إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَؤُهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ** [**صحيح مسلم: كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ: ۸۷۳**] ام ہشام رضی اللہ عنہا بنت حارثہ بن نعمان نے کہا کہ ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تنور ایک ہی تھا، دو برس یا ایک برس اور کچھ ماہ تک۔ اور میں نے سورۂ ق حفظ نہیں کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو ہر جمعہ میں منبر پر پڑھتے تھے، جب لوگوں کو خطبہ دیتے۔

ایک اور حدیث میں ہے: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ، وَهُوَ يَقْرَأُ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا)، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ** [**صحيح مسلم: كِتَابُ الصَّلَاةِ: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ: ۴۶۲**] ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سورہ **وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا** پڑھتے سنا تو کہا: بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھ کو یہ سورت یاد دلا دیا۔ سب سے آخر میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سورت سنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی نماز میں اسے پڑھا تھا۔

آج سماج میں گانے اور میوزک سننا عام ہو گیا ہے، ٹائم پاس کے نام پر نوجوان لڑکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور لڑکیاں گانا سنتی ہیں، جب کہ گانا سننا باعث تباہی ہے، دلوں کو مردہ کر دیتا ہے، عذاب الٰہی کو دعوت دیتا ہے، لہٰذا مرد و خواتین کو چاہیے کہ گانا سننے کے بجائے قرآن مجید سنیں، اس میں اجر و ثواب بھی ہے اور خیر و برکت بھی، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدقات و خیرات:

رمضان کے اعمال میں صدقہ و خیرات بھی ہے، بلکہ رمضان میں صدقہ مہینے کی عظمت کی وجہ سے افضل صدقہ شمار کیا جاتا ہے، یہی وجہ کہ نبی ﷺ ماہ رمضان میں زیادہ سخاوت وفیاضی سے کام لیتے تھے، حدیث میں ہے: **كَانَ النبيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بالخَيْرِ، وكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وكَانَ جِبْرِيلُ عليه السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ، حتّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عليه النبيُّ ﷺ القُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عليه السَّلَامُ، كَانَ أَجْوَدَ بالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ: ۱۹۰۲]** عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم ﷺ سخاوت اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ ﷺ کی سخاوت اس وقت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی جب جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے رمضان میں ملتے، جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا، نبی کریم ﷺ جبرائیل علیہ السلام سے قرآن کا دور کرتے تھے، جب جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملنے لگتے تو آپ ﷺ چلتی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہو جایا کرتے تھے۔ دوسری حدیث میں فرمایا: **اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ [صحيح البخاري: كِتَابُ: الزَّكَاةُ، بَابُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ: ۱۴۱۷]** جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کر کے۔

نبی ﷺ نے خواتین کو عذاب جہنم سے نجات کے لیے خصوصی طور پر صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے: **يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الاسْتِغْفَارَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابُ نُقْصَانُ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ: ۷۹]** اے خواتین کی جماعت صدقہ کرو اور کثرت سے استغفار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرو، اس لیے کہ مجھے جہنمیوں میں تمہیں سب سے زیادہ دکھایا گیا ہے۔ خواتین کا اپنا ذاتی مال ہے تو اس میں سے صدقہ کریں اور اگر اپنا مال نہیں ہے تو شوہر کے مال سے جو بھی وہ بھلائی کے ساتھ خرچ کریں گی تو وہ بھی اجر وثواب کی مستحق ہوں گی اور ان کے شوہر بھی، عورت خرچ کرنے کی وجہ سے اور شوہر کمانے کی وجہ سے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **إذا تَصَدَّقَتِ المَرْأَةُ مِن طَعامِ زَوْجِها غيرَ مُفْسِدَةٍ كانَ لها أجْرُها، ولِزَوْجِها بما كَسَبَ، ولِلْخازِنِ مِثْلُ ذلك** [**صحيح البخاري: كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ: ١٤٣٧**] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بیوی اپنے خاوند کے کھانے میں سے کچھ صدقہ کرے اور اس کی نیت اسے برباد کرنے کی نہیں ہوتی تو اسے بھی اس کا ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا ثواب ملتا ہے، اسی طرح خزانچی کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے۔

۞ عمرہ کی ادائیگی:

اگر اللہ تعالیٰ نے طاقت دی ہے تو ماہ رمضان میں عمرہ کی ادائیگی کرنی چاہیے، کیوں کہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کے برابر ہے، حدیث میں ہے: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ، قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَتْ: أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا، كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا، قَالَ: إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً، أَوْ حَجَّةً مَعِي** [**صحيح البخاري: بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَنَحْوِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ، بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ: ١٨٦٣**] ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ تو حج کرنے نہیں گئی؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں کے باپ یعنی میرے خاوند کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے تھے، ایک پر تو خود حج کو چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ: (رمضان میں عمرہ کر لینا، کیوں کہ) رمضان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

کتنی بڑی سعادت اور شرف کی بات ہے کہ ہم رمضان المبارک کا افضل اور مقدس مہینہ حرم میں عبادتوں میں گزاریں، اس طرح ہمیں زمان اور مکان دونوں کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

عشرہ اخیر میں خصوصی اہتمام: ویسے تو رمضان کا پورا مہینہ رحمت، مغفرت، برکت اور فضیلت والا مہینہ ہے مگر آخری عشرہ کی خاص فضیلت ہے اور آخری عشرہ میں طاق راتوں کی اور فضیلت ہے، کیونکہ طاق راتوں میں لیلۃ القدر ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری عشرہ کا خود اہتمام کرتے تھے، راتوں کو جاگ کر عبادتوں میں مصروف رہتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی جگاتے، حدیث میں ہے: **كَانَ النبيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إذا دَخَلَ العَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وأَحْيا لَيْلَهُ، وأَيْقَظَ أَهْلَهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ: ۲۰۲۴]** عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی اپنی کمر پوری طرح کس لیتے) اور ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔

اعتکاف:

آخری عشرہ کا اعتکاف مسنون عمل ہے، معتکف آخری عشرہ کے فضائل و برکات کو حاصل کر سکتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک باحیات رہے اعتکاف کیے اور ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا، حدیث میں ہے: **أَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وآله وسلم، كانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأوَاخِرَ مِن رَمَضانَ حتّى تَوَفّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أزْواجُهُ مِن بَعْدِهِ [صحيح البخاري: أَبْوَابُ الِاعْتِكَافِ، بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ: ۲۰۲۶]** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں، اگر مسجد میں خواتین کے لیے انتظامات اور سہولیات ہیں تو انہیں اعتکاف کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہیے، یاد رہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد شرط ہے، گھروں میں اعتکاف نہیں کیا جا سکتا، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعتکاف کو مسجد سے مشروط کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:
وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ [البقرة:۱۸۷] اور ان سے مباشرت مت کرو جب کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو۔

اخلاقی تربیت:

ماہ رمضان اخلاقی تربیت کا مہینہ ہے، اس ماہ میں ہم روزہ رکھتے ہوئے اپنی تربیت پر توجہ دیں، کیوں کہ روزہ صرف کھانا، پینا چھوڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ اصل روزہ فحش کلامی، گالی گلوچ، جھوٹی باتیں اور شہوانی عادتوں کو چھوڑنے کا نام ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَن لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ والعَمَلَ به، فليسَ لِلّهِ حاجةٌ في أنْ يَدَعَ طَعامَهُ وشَرابَهُ [**صحيح البخاري: كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ:** ۱۹۰۳] اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا (روزے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ دوسری حدیث میں ہے:
كُلُّ عَمَلِ ابنِ آدمَ لهُ، إلّا الصَّومُ، فإنَّهُ لي، وأنا أَجْزِي به، والصِّيامُ جُنَّةٌ، فإذا كان يومُ صِيامِ أَحَدِكُمْ فلا يَرْفُثْ، ولا يَصْخَبْ، فإنْ سابَّهُ أحدٌ أوْ قاتَلهُ فلْيَقُلْ: إنِي صائِمٌ، إنِي صائِمٌ [**صحيح البخاري: كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابٌ هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ:** ۱۹۰۴] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: انسان کا ہر نیک عمل خود اسی کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ گناہوں کی ایک ڈھال ہے، اگر کوئی روزے سے ہو تو وہ فحش گوئی نہ کرے اور نہ شور مچائے، اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں، میں روزے دار ہوں۔

افسوس کہ آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم ایک طرف روزہ رکھتے ہیں دوسری طرف جھوٹ بولتے ہیں، گالی گلوچ کرتے ہیں، لعن طعن کرتے ہیں، گانے سنتے ہیں، فلمیں، سیریل اور ڈرامے دیکھتے ہیں، یاد رکھیں کہ اگر ہم نے اپنے اعضاء کی حفاظت نہ کی تو ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزوں سے کوئی فائدہ نہیں، سوائے بھوک پیاس کے، حدیث میں ہے: **كَم من صائمٍ ليسَ لهُ من صيامِهِ إلّا الظَّمَأُ، وَكَم من قائمٍ ليسَ لهُ من قيامِهِ إلّا السَّهر [أخرجه النسائي في السنن الكبرى: ٣٢٤٩، وابن ماجه: ١٦٩٠، وأحمد: ٩٦٨٥، باختلاف يسير، والدارمي: ٢٧٢٠، واللفظ له، صحيح]** بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں حاصل ہوتا اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ ان کو اپنے قیام سے جاگنے کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

❁ تنظیم اوقات:

عام طور پر خواتین کے لیے رمضان کا پورا مہینہ گھریلو مصروفیات اور پکوان کی تیاریوں میں گزر جاتا ہے، اکثر خواتین رمضان کی فضیلتوں اور برکتوں سے مستفید نہیں ہو پاتیں، لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ رمضان آنے سے پہلے اپنے اوقات کو منظم و مرتب کر لیں، گھریلو ذمہ داریوں کو سامنے رکھ کر ٹائم ٹیبل بنا لیں اور اسی کے مطابق رمضان گزاریں، تاکہ گھریلو ذمہ داریاں بھی ادا ہو جائیں اور رمضان کی برکتوں سے مالا مال بھی ہو جائیں، کیوں کہ ہر شخص کا عمل اسی کے لیے ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: **مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ** [**فصلت: ٤٦**] جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لیے اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ اور یہ لائحہ عمل ہر مسلمان کو تیار کرنا چاہیے، تاکہ کاروبار، ملازمتیں اور دیگر دنیوی مصروفیات ہمیں رمضان کی عبادتوں سے غافل نہ کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق عطا فرمائے اور ماہ رمضان کی قدر کرنے اور اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عشرۂ ذی الحجہ۔فضائل واعمال

ذی الحجہ اسلامی سال کا آخری مہینہ ہے اور حرمت کے چار مہینوں میں سے ایک ہے،عشرۂ ذی الحجہ سے مراد ذی الحجہ کے شروع کے ابتدائی دس ایام ہیں، ویسے تو پورا مہینہ محترم ومعظم ہے مگر اس کا پہلا عشرہ خصوصی رحمتوں وفضیلتوں کا حامل ہے، اس عشرہ کے چند اہم خصائص،فضائل اور اعمال ملاحظہ فرمائیں:

خصائص وفضائل:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے عشرۂ ذی الحجہ کی قسم کھائی ہے: **وَالْفَجْرِ ① وَلَيَالٍ عَشْرٍ** [**الفجر: ۱۔۲**] **وَلَيَالٍ عَشْرٍ** سے مراد مفسرین کے نزدیک ذی الحجہ کے ابتدائی دس ایام ہیں، یہی قول ابن عباس، ابن زبیر، مجاہد، طبری، قرطبی، ابن کثیر اور شوکانی وغیرہم کا ہے اور اللہ کا کسی چیز کی قسم کھانا اس کی عظمت وفضیلت کی دلیل ہے [**تفسیر ابن کثیر: الفجر: ۱۔۲**]

۲۔ یہ ایام پورے سال کے ایام میں سب سے افضل ہیں اور اس کے افضل ہونے کی گواہی نبی ﷺ نے حدیث میں دی ہے: **أفضلُ أيامِ الدنيا أيامُ العشرِ يعني عشرَ ذي الحجةِ قيلَ ولا مثلهنّ في سبيلِ اللهِ قال ولا مثلهنّ في سبيلِ اللهِ إلّا مَن عَفَّرَ وجهَه في الترابِ [أخرجه البزار كما في مجمع الزوائد للهيثمي: ۴/۲۰، والشجري في الأمالي: ۱۶۸۷، صحيح الجامع: ۱۱۳۳، صحيح الترغيب: ۱۱۵۰]** دنیا کے سب سے افضل ایام ذی الحجہ کے ابتدائی دس ایام ہیں، کہا گیا: کیا جہاد فی سبیل اللہ کے ایام بھی ان کے مثل نہیں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ کے ایام بھی ان کے مثل نہیں ہیں، مگر وہ شخص جو اپنا چہرہ مٹی میں لتھیڑ دے۔یعنی شہید ہوجائے۔

۳۔ اس عشرہ میں کیے گئے اعمال اللہ کے نزدیک سب سے افضل ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي هَذِهِ، قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ [بخاري: كِتَابُ الْعِيدَيْنِ: بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ: ٩٦٩] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عشرہ ذی الحجہ سے افضل عمل کوئی نہیں۔ لوگوں نے کہا: جہاد بھی نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں جہاد بھی نہیں، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلا اور واپس آیا تو کچھ بھی ساتھ واپس نہ لایا (بلکہ سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کردیا)۔

۴۔ عشرۂ ذی الحجہ کے اعمال اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں:

ارشاد نبوی ہے: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ، يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ [سنن أبي داود: كِتَابٌ: الصَّوْمُ، بَابٌ: فِي صَوْمِ الْعَشْرِ: ٢٤٣٨، صحيح]** عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان دنوں یعنی عشرۂ ذی الحجہ کا نیک عمل اللہ تعالیٰ کو تمام دنوں کے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہے، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی راہ میں جہاد بھی (اسے نہیں پا سکتا)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہاد بھی نہیں، مگر ایسا شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلا اور لوٹا ہی نہیں۔ (سب کچھ قربان کردیا)

۵۔ عشرۂ ذی الحجہ کے اعمال سب سے زیادہ پاکیزہ اور باعث اجر وثواب ہیں:

حدیث نبوی ہے: **مَا مِن عملٍ أزكى عند اللهِ ولا أعظمَ أجرًا من خيرٍ يعملُه في عَشرِ الأَضحى، قيل: ولا الجهادُ في سبيلِ اللهِ؟ قال: ولا الجهادُ في سبيلِ اللهِ، إلا رجلٌ خرج بنفسِه ومالِه فلم يرجِعْ من ذلك بشيءٍ [إرواء الغليل: ٣/٣٩٨، اسناده حسن، صحيح الترغيب: ١١٤٨]** اللہ کے نزدیک عشرۂ ذی الحجہ میں کیے گئے عمل سے زیادہ پاکیزہ اور زیادہ اجر وثواب والا کوئی عمل نہیں، کہا گیا: کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں، مگر وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلا اور ان میں سے کسی بھی چیز کے ساتھ واپس نہیں لوٹا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦۔ایام حج: ذی الحجہ کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں مناسک حج ادا کیے جاتے ہیں، اس کی آٹھویں تاریخ (جسے یوم الترویہ کہا جاتا ہے) سے اعمال حج شروع ہوتے ہیں۔

حج کی فرضیت: حج اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے، جو مستطیع پر زندگی میں ایک بار فرض ہے، جس کا منکر کافر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ﴿٩٧﴾** [آل عمران:٩٧] اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔

حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ، ثُمَّ قَالَ: ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ، فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَدَعُوهُ** [مسلم: كِتَابُ: الْحَجِّ، بَابُ: فَرْضُ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمُرِ: ١٣٣٧] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا حج کرو۔ ایک آدمی نے کہا: کیا ہر سال؟ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ خاموش رہے حتیٰ کہ اس نے یہ کلمہ تین بار دہرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا: تو واجب ہو جاتا اور تم (اس کی) استطاعت نہ رکھتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے اسی (بات) پر رہنے دیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور اپنے انبیاء سے زیادہ اختلاف کی بنا پر ہلاک ہوئے۔ جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے کرو اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

حج مبرور کی سعادت حاصل کرنے والا جنتی ھے: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ** [بخاري: **أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ، بَابُ وُجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا:** ۱۷۷۳] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

❁ حج گناہوں کی مغفرت کا اہم ذریعہ ہے: حدیث نبوی ہے: **مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ** [بخاري: **كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ:** ۱۵۲۱] جس شخص نے اللہ کے لیے اس شان کے ساتھ حج کیا کہ نہ کوئی فحش کام کیا اور نہ کوئی گناہ تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: **أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟** [مسلم: **كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ: كَوْنُ الْإِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا قَبْلَهُ:** ۱۲۱] کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام ماقبل تمام گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے اور ہجرت ماقبل تمام گناہوں کو ساقط کر دیتی ہے اور حج پہلے کے سب گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے۔

❁ حج کی ادائیگی میں جلدی کریں: اللہ تعالیٰ نے جن بندوں کو اس فریضہ کی ادائیگی کی طاقت دی ہے انہیں چاہیے کہ جلدی کریں اور ٹال مٹول نہ کریں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: **مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ، فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيضُ وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ** [سنن ابن ماجه: **كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ: الْخُرُوجِ إِلَى الْحَجِّ:** ۲۸۸۳، حسن] جو شخص حج کا قصد کرے تو اسے جلدی سے انجام دے لے، اس لیے کہ کبھی آدمی بیمار پڑ جاتا ہے یا کبھی کوئی چیز گم ہو جاتی ہے، (جیسے سواری وغیرہ) یا کبھی کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ حدیث قدسی میں ہے: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **إنّ عبدًا صَحَّحْتُ له جِسمَهُ، ووَسَّعتُ عليه في المعيشةِ، تَمضِي عليه خَمسةُ أعوامٍ لا يَفِدُ إليّ لَمَحْرُومٌ** [صحيح ابن حبان: ۳۷۰۳، صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الترغيب: ١١٦٦] بے شک وہ بندہ جسے میں نے جسمانی اعتبار سے صحت دی ہے، اس کی معیشت میں وسعت دی ہے (صحت منداور خوشحال ہے، لیکن پھر بھی حج کی ادائیگی سے ٹال مٹول کرتا رہے، یہاں تک کہ) اس پر پانچ سال گزر جائے اور وہ مجھ تک نہ آئے (حج بیت اللہ کے لیے نہ جائے) تو وہ بڑا محروم ہے۔

سفر حج بڑا مبارک سفر ہے، حج وعمرہ کے سفر پر جانے والا اللہ کا مہمان ہوتا ہے، اللہ اس کا ضامن ومحافظ ہوتا ہے، اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، اجروثواب حاصل کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، مقامات مقدسہ کی زیارت نصیب ہوتی ہے، آخرت کی یاد آتی ہے، دل نرم ہوتا ہے، اس کے علاوہ بہت سارے دینی ودنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ [الحج: ٢٨]** اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں۔ لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں استطاعت دی ہے تو اس سعادت کو حاصل کرنے میں جلدی کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۷۔ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہا جاتا ہے، احادیث میں اس دن کی بڑی فضیلت وارد ہے، صرف یوم عرفہ کی فضیلت اس عشرہ کی فضیلت کے لیے کافی ہے، یہ بڑی عظمت والا دن ہے، ذیل کی سطور میں یوم عرفہ کے بعض خصائص ملاحظہ فرمائیں:

۞ اللہ تعالیٰ نے عرفہ کے دن کی قسم کھائی ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ① وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ② وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ③** **[البروج: ١۔٣]** برجوں والے آسمان کی قسم، وعدہ کیے ہوئے دن کی قسم، حاضر ہونے والے اور حاضر کیے گئے کی قسم!۔ آیت کریمہ میں مشہود سے مراد یوم عرفہ ہے، جیسا کہ حدیث نبوی ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ: يَوْمُ الْقِيَامَةِ، وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَالشَّاهِدُ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ، فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ، وَلَا يَسْتَعِيذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللهُ مِنْهُ** **[سنن الترمذي: أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ:**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۳۳۹، **حسن**] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **الیوم الموعود** سے مراد قیامت کا دن ہے، اور **والیوم المشھود** سے مراد عرفہ کا دن اور (**شاھد**) سے مراد جمعہ کا دن ہے، اور جمعہ کے دن سے افضل کوئی دن نہیں ہے جس پر سورج کا طلوع وغروب ہوا ہو، اس دن میں ایک ایسی گھڑی (ایک ایسا وقت) ہے کہ اس میں جو کوئی بندہ اپنے رب سے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کر لیتا ہے اور اس گھڑی میں جو کوئی مومن بندہ کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے تو اللہ اسے اس سے بچا لیتا اور پناہ دے دیتا ہے۔

اسی طرح اللہ نے قسم کھائی: **وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ** [**الفجر: ۳**] ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **شفع** سے مراد قربانی کا دن اور **وتر** سے مراد عرفہ کا دن ہے۔ اور یہی عکرمہ اور ضحاک کا بھی قول ہے۔ [**تفسیر ابن کثیر: الفجر: ۳**]

❁ **اسی دن اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو مکمل کیا:** حدیث میں ہے:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ [**بخاري: كِتَابُ الْإِيمَانُ: بَابُ زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ: ۴۵**] عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! تمھاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو۔ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو یوم عید بنا لیتے۔ آپ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا (سورۃ المائدہ کی یہ آیت) آج میں نے تمھارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمھارے لیے دین اسلام پسند کیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ہم اس دن اور اس مقام کو (خوب) جانتے ہیں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی (اس وقت)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تھے۔

اسی طرح دوسری روایت میں ہے: عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ: لَوْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيدًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ، فِي يَوْمِ جُمْعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ: ٣٠٤٤، صحيح الاسناد] عمار بن ابی عمار کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا پڑھی، ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا: اگر یہ آیت ہم (یہودیوں) پر نازل ہوئی ہوتی تو جس دن یہ آیت نازل ہوئی ہے اس دن کو ہم عید (تہوار) کا دن بنا لیتے یہ سن کر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ہے۔ ایک جمعہ کا دن اور دوسرے عرفہ کا دن تھا۔ (اور یہ دونوں دن مسلمانوں کی عید کے دن ہیں)۔

❁ حج کا اصل دن عرفہ ہے: حدیث نبوی ہے: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ نَاسٌ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الْحَجِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْحَجُّ عَرَفَةُ [سنن النسائي: كِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ: فَرْضُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ: ٣٠١٦، صحيح] عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے حج کے متعلق آپ سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے۔

❁ کثرت سے جہنم سے آزادی کا دن ہے: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ [مسلم: كِتَابُ: الْحَجِّ: بَابٌ: فِي فَضْلِ الْحَجِّ، وَالْعُمْرَةِ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ: ١٣٤٨] عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ قریب ہوتا ہے اور فرشتوں پر بندوں کا حال دیکھ کر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادہ سے جمع ہوئے ہیں؟۔

قال ابنُ رجبٍ: يومُ عرفةَ هو يومُ العتقِ من النارِ، فيُعتقُ اللهُ من النارِ مَن وَقَفَ بعرفةَ ومَن لم يقف بها من أهلِ الأمصارِ من المسلمين [لطائف المعارف: ۳۱۵] ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یوم عرفہ جہنم سے آزادی کا دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ عرفہ میں وقوف کرنے والے اور دوسرے شہروں کے مسلمان جو وقوف نہیں کرتے ہیں سب کو جہنم سے آزاد کرتا ہے (بشرطیکہ وہ اس دن کی قدر کریں اور اعمال صالحہ انجام دیں)

❁ **سب سے بہترین دعا عرفہ کی دعا ہے:** ارشاد نبوی ہے: **خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابٌ: ۳۵۸۵، حسن]** سب سے بہتر دعا عرفہ والے دن کی دعا ہے اور میں نے اب تک جو کچھ (بطور ذکر) کہا ہے اور مجھ سے پہلے جو دوسرے نبیوں نے کہا ہے ان میں سب سے بہتر دعا یہ ہے: **لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير** اللہ واحد کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے (ساری کائنات کی) بادشاہت ہے، اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

❁ **عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے:** حدیث نبوی ہے: **صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ، وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ [مسلم: كِتَابُ: الصِّيَامِ، بَابٌ: اسْتِحْبَابُ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ: ۱۱۶۲]** عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ میں امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **إن قيل لِمَ كان عاشوراء يكفر سنة، ويوم عرفة يكفر سنتين؟ قيل فيه وجهان: أحدهما: أن يوم عرفة في شهر حرام، وقبله**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شهر حرام، وبعده شهر حرام بخلاف عاشوراء. الثاني: أن صوم يوم عرفة من خصائص شرعنا بخلاف عاشوراء فضوعف ببركات المصطفى ﷺ، والله أعلم [بدائع الفوائد: ۳۱۵/۵] اگر کہا جائے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، آخر ایسا کیوں؟ تو اس کی دو توجیہ ہے: ۱۔ عرفہ کا روزہ حرمت کے مہینے میں ہے اور اس کے پہلے اور اس کے بعد بھی حرمت کا مہینہ ہے، عاشوراء کے برخلاف۔ ۲۔ عرفہ کا روزہ ہماری شریعت کے خصائص میں سے ہے، عاشوراء کے برخلاف تو نبی مصطفیٰ کی برکت سے اس کا ثواب بڑھا دیا گیا۔ واللہ اعلم۔

❁ اللہ تعالیٰ نے عرفہ کے دن آدم علیہ السلام سے پیدا ہونے والی تمام ذریت سے عہد و میثاق لیا: حدیث میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَخَذَ اللهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانَ، يَعْنِي عَرَفَةَ، فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا، فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قِبَلًا، قَالَ: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ، أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ [مسند أحمد: وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ: مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ: ۲۴۵۵، أخرجه النسائي في السنن الكبرى: ۱۱۱۹۱، تخريج مشكاة المصابيح: ۱۲۱، قال الامام الالباني: إسناده صحيح] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نعمان یعنی عرفہ مقام پر آدم علیہ السلام کی پشت سے عہد و پیمان لیا، (جس کی عملی صورت یہ تھی کہ) اللہ تعالیٰ نے آدم کی پیٹھ سے ان کی تمام نسل کو نکالا اور اسے اپنے سامنے چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی شکل میں بکھیر دیا، پھر ان سے آمنے سامنے گفتگو کی اور فرمایا: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ﴿١٧٢﴾ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾ [الأعراف: ۱۷۲۔۱۷۳] کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا: کیوں نہیں، ہم اس چیز کی گواہی دیتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم روز قیامت یہ کہہ دو کہ ہم تو اس سے غافل تھے یا یہ کہہ دو کہ ہمارے آباء ہم سے پہلے شرک کر چکے تھے اور ہم ان کی اولاد تھے (لہٰذا ہمیں ان کی ہی پیروی کرنی تھی) پس کیا ان غلط راہ والوں کے فعل پر تو ہم کو ہلاکت میں ڈال دے گا؟۔

یوم عرفہ مسلمانوں کی عید کا دن ہے: حدیث میں ہے، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ** [سنن أبي داود: كِتَابُ: الصَّوْمِ، بَابٌ: صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ: ۲۴۱۹، صحیح] یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق ہم اہل اسلام کی عید ہے۔

عرفہ کا دن مغفرت کا دن ہے: حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إنّ اللهَ يُباهي بأهلِ عرفاتٍ أهلَ السَّماءِ، فيقولُ لهم: أنظروا إلى عبادي جاءوني شُعثًا غُبرًا** [صحیح ابن خزیمۃ: ۲۸۳۹، صحیح الترغیب: ۱۱۵۲] بے شک اللہ تعالیٰ اہل عرفات پر آسمان والوں کے سامنے فخر کرتا اور ان سے کہتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو جو میرے پاس پراگندہ اور غبار آلود (عاجزی کے ساتھ) آئے ہیں۔ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **وهذا يدل على أنهم مغفور لهم، لأنه لا يباهي بأهل الخطايا والذنوب إلا من بعد التوبة والغفران** [التمهيد: ۱۲۰/۱] یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی مغفرت کر دی گئی کیوں کہ اللہ تعالیٰ گناہ گاروں پر توبہ کی قبولیت اور مغفرت کے بغیر فخر نہیں کرتا ہے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: **يومُ عَرَفَةَ فضلُهُ عظيمٌ، وثوابُهُ جسيمٌ، يُكفِّرُ اللهُ فيهِ الذُّنوبَ العِظامَ، ويُضاعِفُ فيهِ الصالحَ من الأعمالِ** [تفسير القرطبي: البقرة: ۱۹۸، ۴۱۹/۲] یوم عرفہ کی بہت بڑی فضیلت ہے اور اس دن کی عبادت کا بڑا ثواب ہے، اس دن اللہ تعالیٰ بڑے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نیک اعمال کا اجر و ثواب بڑھا دیتا ہے۔

۸۔ قربانی: اس عشرہ کے دسویں دن کو یوم النحر (قربانی کا دن) کہا جاتا ہے، قربانی کا دن بڑا عظیم دن ہے، حدیث میں ہے: **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ، عَنِ النَّبِيِّ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ [**سنن أبي داود: كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابٌ: فِي الْهَدْيِ: بَابٌ: فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ: ١٧٦٥، صحيح**] عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک سب سے عظیم دن یوم النحر ہے پھر یوم القر ہے۔یعنی گیارہ ذی الحجہ۔ اس دن کی اہمیت کا اندازہ اس قول سے بھی لگا سکتے ہیں: **فقد سئل ابن تيمية: أيما أفضل: يوم عرفة، أو الجمعة، أو الفطر أو النحر؟ فأجاب: يوم الجمعة أفضل أيام الأسبوع، ويوم النحر أفضل أيام العام [الفتاوىٰ الكبرىٰ لابن تيمية: ٢/٤٧٧]** شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ عرفہ کا دن افضل ہے یا جمعہ کا دن؟ یا یوم الفطر یا یوم النحر؟ تو جواب میں فرمایا: جمعہ کا دن ہفتے کے دنوں میں افضل ہے اور یوم النحر سال کے دنوں میں افضل ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **والصواب أن يوم الجمعة أفضل أيام الأسبوع، ويوم عرفة ويوم النحر أفضل أيام العام، وكذلك ليلة القدر، وليلة الجمعة [زاد المعاد في هدي خير العباد: ١/٦٠]** درست بات یہ ہے کہ جمعہ کا دن ہفتے کے دنوں میں افضل ہے اور یوم عرفہ اور یوم النحر سال کے دنوں میں افضل ہیں، اسی طرح جمعہ کی رات ہفتے کی راتوں میں افضل ہے اور لیلۃ القدر سال کی راتوں میں افضل ہے۔

قربانی اسلام کے شعائر میں سے ہے، ایک مبارک عمل ہے، مستطیع پر واجب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو اس کی سخت تاکید کی ہے، ارشاد نبوی ہے: **يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً [سنن أبي داود: كِتَابُ: الضَّحَايَا، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْأَضَاحِي: ٢٧٨٨، حسن]** اے لوگو! (سن لو) بے شک ہر سال ہر گھر والے پر قربانی ضروری ہے۔

دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الْأَضَاحِيِّ، بَابٌ: الْأَضَاحِيُّ وَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا: ٣١٢٣، حسن]** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص کو (قربانی کی) وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے، تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ پھٹکے۔

اور اسی طرح اس دن کو یوم عید الاضحیٰ بھی کہا جاتا ہے اور اس دن عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی جاتی ہے، عیدین کی نماز ہر مکلف مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، الْعَوَاتِقَ، وَالْحُيَّضَ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ، وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ، وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا [مسلم: كِتَابُ: صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ، بَابُ: ذِكْرُ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ: ٨٩٠]** ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں عورتوں کو باہر نکالیں، دوشیزہ، حائضہ اور پردہ نشیں عورتوں کو باہر نکالیں، لیکن حائضہ نماز سے دور رہیں۔ وہ خیر و برکت اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی (کوئی سہیلی) بہن اس کو اپنی چادر کا ایک حصہ پہنا دے۔

عشرۂ ذی الحجہ اور سلف صالحین:

۱۔ ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں: **كَانُوا يُعَظِّمُونَ ثَلَاثَ عَشَرَاتٍ: الْعَشْرَ الْأُوَلَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَالْعَشْرَ الْأَخِيرَ مِنْ رَمَضَانَ، وَالْعَشْرَ الْأُوَلَ مِنَ الْمُحَرَّمِ [التبصرة لابن الجوزي: ١٢٤/٢، لطائف المعارف: ٨٤]** سلف صالحین تین عشروں کی بڑی تعظیم کرتے تھے: ۱۔ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ ۲۔ رمضان کا آخری عشرہ ۳۔ محرم کا پہلا عشرہ۔

۲۔ **وكان سعيد بن جبير إذا دخل أيام العشر اجتهد اجتهادا شديدا حتى ما يكاد يقدر عليه [رواه الدارمي: ١٧٧٤، وحسنه الألباني في إرواء الغليل: ٣٩٨/٣]** سعید بن جبیر رحمہ اللہ جب اس عشرہ میں داخل ہوتے تو خوب عبادت کرتے یہاں تک کہ دوسروں کے لیے ویسی عبادت کرنا مشکل ہو جاتا۔

۳۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **عشرة ذي الحجة تبتدئ من**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دخول شهر ذي الحجة، وتنتهي بيوم عيد النحر، والعمل فيها قال فيه رسول الله ﷺ: ما من أيام العمل الصالح فيهن أحب إلى الله من هذه الأيام العشر، قالوا: ولا الجهاد في سبيل الله؟ قال: ولا الجهاد في سبيل الله، إلا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء، وعلى هذا فإني أحث إخواني المسلمين على اغتنام هذه الفرصة العظيمة، وأن يكثروا في عشر ذي الحجة من الأعمال الصالحة: "كقراءة القرآن" والذكر بأنواعه: تكبير، وتهليل، وتحميد، وتسبيح، "والصدقة" والصيام، وكل الأعمال الصالحة، والعجب أن الناس غافلون عن هذه العشر تجدهم في عشر رمضان يجتهدون في العمل لكن في عشر ذي الحجة لا تكاد تجد أحدا فرق بينها وبين غيرها ولكن إذا قام الإنسان بالعمل الصالح في هذه الأيام العشرة إحياء لما أرشد إليه النبي ﷺ من الأعمال الصالحة، فإنه على خير عظيم [مجموع فتاوى الشيخ محمد بن صالح العثيمين: ۲۱/۳۷-۳۸] عشرہ ذی الحجہ ماہ ذی الحجہ کے داخل ہونے سے شروع ہوتا ہے اور عید قرباں کے دن ختم ہوتا ہے، اس عشرہ میں عمل سے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی بھی دن میں نیک اعمال اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب نہیں ہیں جتنا ان دس دنوں میں محبوب ہیں، لوگوں نے کہا: اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں، مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلا مگر کسی بھی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا۔

اس بنیاد پر میں اپنے مسلمان بھائیوں کو اس عظیم موقع کو غنیمت جاننے اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی ترغیب دلاتا ہوں، مثلاً: تلاوت قرآن، ذکر و اذکار، تسبیح و تہلیل، تکبیر و تحمید، صدقہ و خیرات، روزہ اور دیگر نیک اعمال۔ مگر تعجب ہوتا ہے کہ لوگ اس عشرہ کی عبادتوں سے غفلت برتتے ہیں، رمضان کے آخری عشرہ میں نیکیوں میں خوب محنت کرتے ہیں لیکن عشرہ ذی الحجہ میں بہت کم ایسے ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جن نیک اعمال کی طرف رہنمائی کی ہے اگر انسان اس عشرہ میں انہیں انجام دے تو بڑے خیر میں ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذی الحجہ کا پہلا عشرہ افضل یا رمضان کا آخری عشرہ؟:

۱۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **والذي يظهر أن السبب في امتياز عشر ذي الحجة لمكان اجتماع أمهات العبادة فيه، وهي الصلاة والصيام والصدقة والحج، ولا يتأتى ذلك في غيره [فتح الباري بشرح صحيح البخاري: ۵۳۴/۲]** عشرہ ذی الحجہ کی امتیازی حیثیت کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس میں بنیادی عبادات جمع ہوگئی ہیں جیسے: نماز، روزہ، صدقہ، اور حج وغیرہ جو دوسرے دنوں میں نہیں ہیں۔

۲۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: ذی الحجہ کا پہلا عشرہ اور رمضان کا آخری عشرہ دونوں میں کون سا افضل ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: **أيام عشر ذي الحجة أفضل من أيام العشر من رمضان، والليالي العشر الأواخر من رمضان أفضل من ليالي عشر ذي الحجة [مجموع فتاوى ابن تيمية: ۱۵۴/۲۵]** ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے ایام (دن) رمضان کے آخری عشرہ کے ایام (دنوں) سے افضل ہیں اور رمضان کے آخری عشرہ کی راتیں ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی راتوں سے افضل ہیں۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **وإذا تأمل الفاضل اللبيب هذا الجواب وجده شافيا كافيا، فإنه ليس من أيام العمل فيها أحب إلى الله من أيام عشر ذي الحجة، وفيها يوم عرفة ويوم النحر ويوم التروية، وأما ليالي عشر رمضان فهي ليالي الأحياء التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحييها كلها، وفيها ليلة خير من ألف شهر، فمن أجاب بغير هذا التفصيل، لم يمكنه أن يدلي بحجة صحيحة [بدائع الفوائد: ۶۶۰/۳]** اور جب فاضل، عقل مند اس جواب پر غور کرے گا تو اسے کافی شافی پائے گا، کیوں کہ اللہ کے نزدیک عشرہ ذی الحجہ کے ایام سے زیادہ محبوب اعمال دوسرے ایام میں نہیں اور اس عشرہ میں یوم عرفہ، یوم النحر اور یوم الترویہ ہے، اور رمضان کے آخری عشرہ کی راتیں یہ شب بیداری کی راتیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری راتیں عبادت میں گزارتے تھے اور اس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے، پس جو اس تفصیل کے بغیر جواب دے گا اس کے لیے ممکن نہیں کہ وہ صحیح دلیل پیش کر سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطلوب اعمال:

عزم صادق: عشرۂ ذی الحجہ میں داخل ہونے سے پہلے ہم اپنے دل میں پختہ ارادہ کریں کہ اس عشرہ سے بھرپور مستفید ہوں گے، زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں گے اور گناہوں سے بچیں گے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ارادے اور نیت کے مطابق ہمارے ساتھ معاملہ کرتا ہے، اگر ہمارے ارادے نیک ہوں، عمل کا پختہ ارادہ ہو تو اللہ تعالیٰ ہمارے لیے آسانی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ** ﴿٦٩﴾ [العنکبوت: ٦٩] اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا ساتھی ہے۔ اور فرمایا: **طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ** ﴿٢١﴾ [محمد: ٢١] فرمان کا بجالانا اور اچھی بات کا کہنا۔ پھر جب کام مقرر ہو جائے، تو اللہ کے ساتھ سچے رہیں تو ان کے لیے بہتری ہے۔

ناخن اور بال وغیرہ نکالنے سے احتراز: قربانی کا ارادہ رکھنے والے ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر قربانی کرنے تک ناخن اور بال وغیرہ نہ نکالیں، حدیث میں ہے:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ، وَأَظْفَارِهِ [مسلم: كِتَابٌ: الْأَضَاحِيُّ، بَابٌ: نَهْيُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضْحِيَةِ: ١٩٧٧] ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو (نہ کاٹے) اپنے حال پر رہنے دے۔ دوسری روایت میں ہے: **مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ، فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ، وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا، حَتَّى يُضَحِّيَ** [مسلم: كِتَابٌ: الْأَضَاحِيُّ، بَابٌ: نَهْيُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضْحِيَةِ: ١٩٧٧] جس شخص کے پاس ذبح کرنے کے لیے کوئی ذبیحہ ہو تو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے، وہ ہرگز اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے، یہاں تک کہ قربانی کر لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطلق اعمال صالحہ: اس عشرہ میں کیے گئے اعمال صالحہ سال کے دوسرے دنوں کے بہ نسبت اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب، زیادہ پاکیزہ اور زیادہ باعث اجر وثواب ہیں۔ اس لیے اس عشرہ میں نیکی کے جو بھی کام مشروع ہیں زیادہ سے زیادہ ان کا اہتمام کریں اور گناہوں سے بچیں، یہ عشرہ موسم الطاعات و الخیرات ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے کہ اس نے ہمیں ایسے فضیلت کے ایام اور مبارک اوقات عطا کیا کہ ہم کم وقت میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرسکیں، اس عظمت والے عشرہ میں ہم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت کریں، مسابقانہ جذبہ پیدا کریں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ** [البقرة: ۱۴۸] سو نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، نیز فرمایا: **وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ** ﴿۱۳۳﴾ [آل عمران: ۱۳۳] اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض (چوڑائی) آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

اور فرمایا: **سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ** ﴿۲۱﴾ [الحديد: ۲۱] (آؤ) دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان وزمین کی وسعت کے برابر ہے یہ ان کے لیے بنائی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

موت سے پہلے ہم اپنی زندگی میں ایسے قیمتی لمحات کو غنیمت جان کر نیکیوں کا توشہ تیار کرلیں ورنہ موت کے وقت ہم عمل صالح کے لیے اللہ تعالیٰ سے مہلت طلب کریں گے اس وقت کسی کو مہلت نہیں دی جائے گی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ** ﴿۹۹﴾ **لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ** ﴿۱۰۰﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[المؤمنون: ۹۹۔۱۰۰] یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے، کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کرلوں، ہرگز ایسا نہیں ہوگا، یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔

بطور نمونہ بعض اعمال صالحہ ذکر کیے جارہے ہیں، بطور خاص عشرۂ ذی الحجہ میں ہم ان کی پابندی کریں: قیام اللیل کی پابندی، دعاؤں کا اہتمام، تلاوت قرآن، کوشش کریں کہ پورے عشرہ میں ایک بار ضرور قرآن ختم کریں، والدین کے ساتھ حسن سلوک، والدین کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی، سلام کو عام کریں، کھانا کھلائیں، لوگوں کے درمیان صلح کرائیں، بھلائی کا حکم دیں برائی سے روکیں، زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کریں، نظروں کی حفاظت کریں، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک، مہمانوں کی ضیافت، انفاق فی سبیل اللہ، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹائیں، بیوی بچوں پر خرچ کریں، یتیموں کی کفالت، بیواؤں کی خبر گیری، مریضوں کی عیادت، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھیں، ماتحتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، غائبانہ طور پر مسلمان بھائیوں کے لیے دعائیں کریں، امانت ادا کریں، عہدو پیمان پورا کریں، اذان واقامت کے درمیان دعائیں کریں، جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کریں، دلوں کو صاف رکھیں، بغض وحسد سے بچیں، خیر کے کاموں میں مسلمانوں کا تعاون کریں، وغیرہ وغیرہ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

❁ **ذکر و اذکار، تسبیح و تہلیل اور تکبیر و تحمید:** کثرت سے ذکرو اذکار، تسبیح وتہلیل اور تکبیر وتحمید اس عشرہ کا خصوصی عمل ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ [الحج: ۲۸] ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: **أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ** سے ذی الحجہ کے دس دن مراد ہیں [تفسیر ابن کثیر: الحج: ۲۸] حدیث میں بھی ان دس دنوں میں کثرت سے تسبیح وتہلیل، تکبیر اور تحمید کا حکم آیا ہے، حدیث میں ہے: **ما مِن أيامٍ أعظمُ عِندَ اللهِ و لا أحَبُّ إليه مِن العَمَلِ فيهنَّ مِن هذه**

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الأيّامِ العَشرِ، فأكثِروا فيهنَّ مِن التَّهليلِ والتَّكبيرِ والتَّحميدِ [أحمد شاكر: ١٣٧٧، مسند أحمد: ٢٢٤/٧، إسناده صحيح، أخرجه أحمد: ٥٤٤٦، والطحاوي في شرح مشكل الآثار: ٢٩٧١، باختلاف يسير] ان دس دنوں سے زیادہ عظیم اور محبوب ترین دن عمل کے لیے اللہ کے نزدیک کوئی نہیں، لہٰذا تم ان دنوں میں کثرت سے تہلیل، تکبیر اور تحمید بیان کرو۔ ایک اور حدیث میں ہے: ما أهَلَّ مُهِلٌّ قطُّ، ولا كبَّرَ مُكبِّرٌ قطُّ، إلّا بُشِّرَ بالجنَّةِ [أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط: ٧٧٧٩، باختلاف يسير، صحيح الجامع: ٥٥٦٩، حسن] جب بھی کوئی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور کبھی اللہ اکبر کہتا ہے تو اسے جنت کی بشارت دی جاتی ہے۔ اور صحیح بخاری میں تعلیقاً مروی ہے: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ، يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا [صحيح البخاري: كِتَابُ الْعِيدَيْنِ، بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ] عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم ان دس دنوں میں بازار چلے جاتے اور بآواز بلند تکبیرات پکارتے حتیٰ کہ دوسرے لوگ بھی ان کی تکبیرات سن کر تکبیر پکارتے۔

❁ **روزہ:** عشرہ ذی الحجہ میں عید کا دن چھوڑ کر مطلق طور پر نفل روزہ رکھنا مستحب ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ [سنن أبي داود: كِتَابُ: الصَّوْمِ، بَابٌ: فِي صَوْمِ الْعَشْرِ: ٢٤٣٧، صحيح] ہنیدہ بن خالد کی بیوی سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بیوی سے روایت کرتی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی الحجہ کے (شروع) کے نو دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔

روزہ عظیم الشان، مثالی عمل ہے، حدیث نبوی ہے: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ [سنن النسائي: كِتَابُ الصِّيَامِ، ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ: ٢٢٢٣، صحيح] ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کسی کام کا حکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائیے۔آپ ﷺ نے فرمایا: روزے کو لازم پکڑو کیوں کہ اس جیسا کوئی (عمل) نہیں ہے۔میں نے (پھر) عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کسی کام کا حکم دیجیے! آپ ﷺ نے فرمایا: روزے کو لازم پکڑو کیوں کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔اور روزہ کا اجروثواب بےشمار ہے، اس کا اجر وثواب اللہ ہی کو معلوم ہے، حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ، وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الصِّيَامِ، بَابٌ: فَضْلُ الصِّيَامِ: ١١٥١]** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے۔نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک (بڑھا دی جاتی ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے روزے کے (کیوں کہ) وہ (خالصتاً) میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔وہ میری خاطر اپنی خواہش اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کے (روزہ) افطار کرنے کے وقت کی اور (دوسری) خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت کی۔روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

ایک اور روایت میں ہے: **عن عمرَ أنَّهُ كانَ يستحبُّ ذٰلِكَ أي قضاءُ رمضانَ في عشرِ ذو الحِجَّةِ [فتح الباري لابن حجر: ٢٢٣/٤، إسناده صحيح]** عمر رضی اللہ عنہ رمضان کے روزوں کی قضاء عشرہ ذی الحجہ میں پسند کرتے تھے۔

❁ **فرائض وواجبات اور سنن و نوافل کی پابندی:** عشرہ ذی الحجہ میں خاص طور پر فرائض وواجبات اور سنن و نوافل کی پابندی کریں، پنج وقتہ نمازوں کو باجماعت ادا کریں اور سنن ونوافل کا بھی اہتمام کریں، یہ تقرب الٰہی کا اہم ذریعہ ہیں، حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ [بخاري: كِتَابُ: الرِّقَاقِ، بَابُ التَّوَاضُعِ: ٦٥٠٢] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

دوسری حدیث میں ہے: عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً [مسلم: كِتَابُ: الصَّلَاةُ، بَابُ: فَضْلُ السُّجُودِ وَالْحَثُّ عَلَيْهِ: ٤٨٨] تم اللہ کے حضور کثرت سے سجدے کیا کرو کیوں کہ تم اللہ کے لیے جو بھی سجدہ کرو گے اللہ اس کے نتیجے میں تمہارا درجہ ضرور بلند کرے گا اور تمہارا کوئی گناہ معاف کر دے گا۔

توبہ و استغفار: عشرہ ذی الحجہ کا استقبال ہم توبہ و استغفار سے کریں، اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ کی بارگاہ میں خالص سچی توبہ کریں، یہ دنیا و آخرت کی کامیابی کا ضامن ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ [التحريم: ٨] اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالص توبہ کرو۔قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا: **وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴿۳۱﴾ [النور: ۳۱]** اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تُوبُوا إِلَى اللهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ [مسلم: كِتَابُ: الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ: اسْتِحْبَابِ الِاسْتِغْفَارِ: ۲۷۰۲]** لوگو! اللہ کی طرف توبہ کیا کرو کیوں کہ میں اللہ سے ایک دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔

گناہوں سے خصوصی طور پر اجتناب: کیوں کہ عشرۂ ذی الحجہ میں جس طرح اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب اور زیادہ باعث اجر وثواب ہیں اسی طرح اس عشرہ میں گناہوں کا ارتکاب زیادہ سنگین اور خطرناک ہوگا، اس عشرہ میں گناہ کرنے سے ایک تو حرمت کے مہینے کا تقدس اور دوسرے عشرہ ذی الحجہ کی عظمت، دو دو حرمتیں پامال ہوں گی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڏ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ [التوبة: ۳۶]** مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے، اسی دن سے جب سے آسمان وزمین کو اس نے پیدا کیا ہے اس میں سے چار حرمت وادب کے ہیں۔ یہی درست دین ہے، تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **سيئة في عشر ذي الحجة أشدّ وأعظم من سيئة في رجب أو شعبان [الفتاوى: ۳۸۹/۳]** عشرۂ ذی الحجہ میں برائی کا ارتکاب رجب یا شعبان میں برائی کے ارتکاب سے زیادہ سنگین اور خطرناک ہے۔ لہٰذا جملہ معاصی ومنکرات سے بچیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عشرۂ ذی الحجہ کی عظمت کو سمجھنے اور بھرپور مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نصرت الٰہی اور اس کے اسباب

اللہ رب العالمین نے اس دنیا میں انسانوں کو پیدا کیا اور پیدا کرنے کے بعد ان کے سامنے خیر وشر، ہدایت وضلالت اور حق وباطل کو واضح کردیا اور بندوں کو اختیار دیا جسے چاہیں اختیار کریں، جیسا کہ فرمایا: **إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا** [الدھر: ۳] ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا۔ اور فرمایا: **هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ** [التغابن: ۲] اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے سو تم میں سے بعضے تو کافر ہیں اور بعض ایمان دار ہیں۔

اہل ایمان کی مدد کا ربانی وعدہ:

کامیاب ہیں وہ بندے جو ایمان لائے اور ہدایت کے راستے کو اختیار کیے، دراصل انہیں کے لیے رب العالمین کی طرف سے دنیوی واخروی نعمتیں ورحمتیں ہیں، اللہ ایسے لوگوں کو اپنی ہمہ گیر نصرت وتائید، عزت وتمکنت، فتح وغلبہ اور کامیابی وکامرانی سے نوازتا ہے، جیسا کہ اللہ نے قرآن میں بیشتر مقامات پر اس کا ذکر کیا ہے، ارشاد ربانی ہے: **وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ** [الأنبیاء: ۱۰۵] ہم زبور میں پند ونصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے (ہی) ہوں گے۔ اور فرمایا: **وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ** [النور: ۵۵] تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔ غور فرمائیں کے آج دنیا میں کہنے کو تو کروڑوں کی تعداد میں مسلمان ہیں لیکن کیا وہ اللہ کے اس قول **يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا** ط کے مصداق ہیں؟ اور فرمایا: **وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ** [المنافقون: ۸] سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمان داروں کے لیے ہے، لیکن یہ منافق جانتے نہیں۔

اور فرمایا: **إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ** [غافر: ۵۱] یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانی دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔ اور فرمایا: **وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ** [الروم: ۴۷] ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔ اور فرمایا: **وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ** [الصافات: ۱۷۲۔۱۷۱] اور البتہ ہمارا وعدہ پہلے ہی اپنے رسولوں کے لیے صادر ہو چکا ہے کہ یقیناً وہی مدد کیے جائیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بدر وحنین میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نصرت کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے: **وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ** ۚ [آل عمران: ۱۲۳] جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے عین اس وقت تمہاری مدد فرمائی تھی جب کہ تم نہایت گری ہوئی حالت میں تھے۔ اور فرمایا: **لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا** [التوبة: ۲۵] یقیناً اللہ تعالیٰ نے بہت سے میدانوں میں تمہیں فتح دی ہے اور حنین کی لڑائی والے دن بھی جب کہ تمہیں اپنی کثرت پر ناز ہو گیا تھا، لیکن اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ اور فرمایا: **وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴿۱۳۹﴾ [آل عمران: ۱۳۹] تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایمان دار ہو۔ نیز فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط [الحج: ۳۸] بے شک اللہ ان لوگوں کی طرف سے دفاع کرتا ہے جو ایمان لائے۔

حق و باطل کے درمیان کشمکش ہمیشہ جاری رہے گی، ہر زمان و مکان میں اعداء اسلام مسلمانوں کے ساتھ مکروفریب کرتے رہیں گے، لیکن بہترین انجام اہل ایمان کے لیے ہوگا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ط [البقرة: ۲۱۷] یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمھیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں۔

حدیث نبوی ہے: عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ، وَالرِّفْعَةِ، وَالنَّصْرِ، وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ، فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا، لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ [مسند أحمد: مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ، حَدِيثُ أَبِي الْمُنْذِرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، حَدِيثُ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: ۲۱۲۲۲، حسن] ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کو عظمت و رفعت، دین ونصرت اور زمین میں اقتدار کی خوش خبری دے دو سو جو ان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لیے کرے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اور فرمایا: عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَيَبْلُغَنَّ هَذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا يَتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ هَذَا الدِّينَ بِعِزِّ عَزِيزٍ، أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ، عِزًّا يُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الْإِسْلَامَ، وَذُلًّا يُذِلُّ اللّٰهُ بِهِ الْكُفْرَ [مسند أحمد: مُسْنَدُ الشَّامِيِّينَ، حَدِيثُ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ: ۱۶۹۵۷، إسناده صحيح على شرط مسلم] تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ دین ہر اس جگہ تک پہنچ کر رہے گا جہاں دن اور رات کا چکر چلتا ہے، اور اللہ کوئی کچا پکا گھر ایسا نہیں چھوڑے گا جہاں اس دین کو داخل نہ کر دے، خواہ اسے عزت کے ساتھ قبول کر لیا جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا اسے رد کر کے ذلت قبول کر لی جائے، عزت وہ ہوگی جو اللہ اسلام کے ذریعے عطاء کرے گا اور ذلت وہ ہوگی جس سے اللہ کفر کو ذلیل کر دے گا۔

٭ نصرت وتائید صرف اللہ کی طرف سے:

مذکورہ بالا آیات سے یہ بات مترشح ہوجاتی ہے کہ اہل ایمان کی نصرت وتائید یہ اللہ کا وعدہ ہے لہٰذا ہمیں اس بات پر ایمان ویقین ہونا چاہیے کہ حقیقی ناصر وہی ہے، وہی ہر ایک کی ہر قسم کی مدد کرتا ہے، اسی سے ہم نصرت وتائید کی امید رکھیں، اور دنیا کے کمزور پیروں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں پر جا کر ان سے مدد مانگنا چھوڑ دیں، وہ تو کبھی تمہاری مدد نہیں کر سکتے، مدد کرنا تو دور کی بات ہے وہ تمہاری فریاد بھی نہیں سن سکتے اور جان لو کہ یہ واضح شرک ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **يَاأَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٧٤﴾** [الحج: ۷۳۔۷۴] لوگو! ایک مثال بیان کی جارہی ہے، ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے، گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں، بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے، بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جارہا ہے۔ انہوں نے اللہ کے مرتبہ کے مطابق اس کی قدر جانی ہی نہیں، اللہ تعالیٰ بڑا ہی زور وقوت والا اور غالب وزبردست ہے۔ اور فرمایا: **يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾** [فاطر: ۱۳۔۱۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریادرسی نہیں کریں گے، بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے۔ آپ کو کوئی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ دے گا۔ اور فرمایا: وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ [الزمر: ۳۸] آپ ان سے کہیے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ کہہ دیں کہ اللہ مجھے کافی ہے، توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔

اللہ نے فرمایا: وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ [آل عمران: ۱۳] اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی مدد سے قوی کرتا ہے۔ اور فرمایا: وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ [آل عمران: ۱۲۶] اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمتوں والا ہے۔ اور فرمایا: بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَھُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ [آل عمران: ۱۵۰] بلکہ اللہ ہی تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔ اور فرمایا: وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڭ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا [النساء: ۴۵] اور اللہ تعالیٰ کا دوست ہونا کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کا مددگار ہونا بس ہے۔ اور فرمایا: اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ [آل عمران: ۱۶۰] اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے؟ اسی طرح معبودانِ باطلہ سے اس قدرت اور وصف کی نفی کرتے ہوئے اللہ کہتا ہے: وَالَّذِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَكُمۡ وَلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ [الأعراف:۱۹۷] اور تم جن لوگوں کی اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے اور نہ وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ اور فرمایا: قُلۡ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَعۡصِمُكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ اِنۡ اَرَادَ بِكُمۡ سُوۡۤءًا اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ رَحۡمَةً ‌ؕ وَلَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا [الأحزاب:۱۷] پوچھیے! تو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے (یا تم سے روک سکے) اپنے لیے بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔

نصرت الٰھی کے اسباب:

اللہ کی نصرت کے حصول کے لیے قرآن وحدیث میں متعدد اسباب وارد ہیں اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اللہ کی نصرت وتائید کے مستحق بنیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان اسباب کو اپنائیں اور انہیں اپنی زندگی میں عملی جامہ پہنائیں، ذیل کے سطور میں چند اسباب وعوامل کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

ایمان باللہ اور عمل صالح: اللہ نے فرمایا: ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَۙ ۝۲ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَۙ ۝۳ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَؕ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ‌ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ [البقرة: ۱-۵] الم، اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں، پرہیز گاروں کو راہ دکھانے والی ہے جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔ اور فرمایا: اِنَّ الَّذِيۡنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ [البقرة:۲۷۷] بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ (سنت کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں، نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب تعالیٰ کے پاس ہے، ان پر نہ تو کوئی خوف ہے، نہ اداسی اور غم۔ اور فرمایا: وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ [الحج: ۷۸] اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین تمہارے باپ ابراہیم کا (قائم رکھو) اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔

۞ اللہ کا تقویٰ: اللہ نے فرمایا: وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓي اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ [الاعراف: ۹۶] اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔ اور فرمایا: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ [الطلاق: ۲-۳] اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔ اور فرمایا: **وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا** [الطلاق: ۴] اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا۔ اور فرمایا: **وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ﴿۱۲۰﴾** [آل عمران: ۱۲۰] تم اگر صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۬ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴿۱۲۸﴾** [الأعراف: ۱۲۸] موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ تعالیٰ کا سہارا حاصل کرو اور صبر کرو، یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے وہ مالک بنا دے اور آخیر کامیابی ان ہی کی ہوتی ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

توکل علی اللہ: اللہ نے فرمایا: **اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ** [آل عمران: ۱۶۰] اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے؟ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور فرمایا: **وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا** [النساء: ۸۱] اور اللہ پر بھروسہ رکھیں اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہے۔ اور فرمایا: **وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ** [الأعراف: ۸۹] ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اے ہمارے پرودگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کر دے اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور فرمایا: **اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴿۱۲۲﴾** [آل عمران: ۱۲۲] جب تمہاری دو جماعتیں پست ہمتی کا ارادہ کر چکی تھیں، اللہ تعالیٰ ان کا ولی اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مددگار ہے اور اسی کی پاک ذات پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے۔

۞ **اللہ کے دین کی مدد:** اللہ نے فرمایا: **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ** [محمد:۷] اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے (دین کی) مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ اور فرمایا: **وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ** [الحج:۴۰] جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ اللہ کی مدد سے مراد اس کے دین کی مدد کرنا ہے، دین اسلام کی نشر واشاعت اور دعوت وتبلیغ کا کام کرنا ہے، اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں ہماری مدد کرے گا۔

۞ **مصائب ومشکلات پر صبر اختیار کرنا:** اللہ نے فرمایا: **وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ** [البقرة:۱۵۵-۱۵۷] اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دیجیے جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور فرمایا: **وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ** [الأنفال:۴۶] اور صبر کرو یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور فرمایا: **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ** [آل عمران:۲۰۰] اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور مقابلے میں جمے رہو اور مورچوں میں ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور حدیث میں ہے: **واعلمْ أن النَّصرَ مع الصبرِ** [الطبراني: ۱۱/۱۲۳، رقم الحديث: ۱۱۲۴۳، والحاكم: ۶۳۰۴] اور جان لو کہ نصرت ومدد صبر کے ساتھ ہے۔

۞ **ابتلاء وآزمائش میں ثابت قدم رهنا:** اللہ نے فرمایا: **اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ**

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْبَأْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ [البقرة: ۲۱۴] کیا تم یہ گمان کیے بیٹھے ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے، حالانکہ اب تک تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے اگلے لوگوں پر آئے تھے۔ انہیں بیماریاں اور مصیبتیں پہنچیں اور وہ یہاں تک جھنجھوڑے گئے کہ رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد کب آئیگی؟ سن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔ حدیث میں ہے: عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ، فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيَتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرُ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ: ۳۶۱۲] خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ اس وقت اپنی ایک چادر پر ٹیک دیئے کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب فرماتے۔ ہمارے لیے اللہ سے دعا کیوں نہیں مانگتے (ہم کافروں کی ایذا دہی سے تنگ آ چکے ہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ایمان لانے کی سزا میں) تم سے پہلی امتوں کے لوگوں کے لیے گڑھا کھودا جاتا اور انہیں اس میں ڈال دیا جاتا۔ پھر ان کے سر پر آرا رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے پھر بھی وہ اپنے دین سے نہ پھرتے۔ لوہے کے کنگھے ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیرے جاتے پھر بھی وہ اپنا ایمان نہ چھوڑتے۔ اللہ کی قسم یہ امر (اسلام) بھی کمال کو پہنچے گا اور ایک زمانہ آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا، لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راستوں کے پر امن ہونے کی وجہ سے اسے اللہ کے سوا اور کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ یا صرف بھیڑیئے کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔

۞ **اللہ کی طرف انابت ورجوع:** اللہ نے فرمایا: **وَأَنِيبُوٓا۟ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا۟ لَهُۥ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ [الزمر: ۵۴]** تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔

۞ **نمازوں کا اهتمام کرنا:** پنج وقتہ نمازوں کے ساتھ سنن ونوافل کی پابندی کر کے ہمیں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا چاہیے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: **يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿١٥٣﴾ [البقرة: ۱۵۳]** اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ بھی یہی ہے، حدیث نبوی ہے:

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ: تَفْرِيعُ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ، وَرَكَعَاتُ السُّنَّةِ، أَبْوَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ، بَابٌ: وَقْتُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ: ۱۳۱۹، حسن] حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی معاملہ پیش آتا تو آپ نماز پڑھتے۔

۞ **اللہ کی راہ میں هجرت کرنا:** اللہ نے فرمایا: **وَٱلَّذِينَ هَاجَرُوا۟ فِى ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا۟ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ ٱلْءَاخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ ٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ [النحل: ۴۱-۴۲]** جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ترک وطن کیا ہے ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانا دنیا میں عطا فرمائیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے، کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے۔ وہ جنہوں نے دامن صبر نہ چھوڑا اور اپنے پالنے والے ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۞ **کمزوروں وضعیفوں کی مدد کرنا:** حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ [سنن أبي داود: كِتَابُ الْجِهَادِ، بَابٌ: الِانْتِصَارُ بِرُذُلِ الْخَيْلِ وَالضَّعَفَةِ: ۲۵۹۴، صحيح] تمہاری جو مدد کی جارہی ہے وہ تمہارے ضعیفوں کے سبب اور تمہیں جو رزق مل رہا ہے وہ تمہارے کمزوروں کے طفیل مل رہا ہے۔ اور فرمایا: إِنَّمَا يَنْصُرُ اللهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا، بِدَعْوَتِهِمْ، وَصَلَاتِهِمْ، وَإِخْلَاصِهِمْ [سنن النسائي: كِتَابُ الْجِهَادِ، الِاسْتِنْصَارُ بِالضَّعِيفِ: ۳۱۷۸، صحيح] اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد اس کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، صلاۃ اور اخلاص کی بدولت فرماتا ہے۔ اسی طرح ارشاد نبوی ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ وَالتَّوْبَةُ وَالِاسْتِغْفَارُ، بَابٌ: فَضْلُ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ: ۲۶۹۹] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ اور فرمایا: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْمُسْلِمِينَ: ۱۹۲۴، صحيح] عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ **امر بالمعروف ونھی عن المنکر:** اللہ نے فرمایا: **وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ** [التوبة: ۷۱] مومن مرد اور مومنہ عورتیں، ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ کی اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا۔ اور بنو اسرائیل کے بارے میں فرمایا: **كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ** [المائدة: ۷۹] وہ ایک دوسرے کو ان برائیوں سے نہیں روکتے تھے جن کا وہ ارتکاب کرتے تھے، البتہ برا ہے، جو وہ کرتے تھے۔ اور اگر ہم اس فریضہ سے اعراض کریں گے اور دعوت دین میں غفلت برتیں گے تو اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں آئے گی بلکہ اللہ کا عذاب آئے گا، ارشاد نبوی ﷺ ہے: **عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابُ: الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ: ۲۱۶۹، **صحيح**] حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم معروف (بھلائی) کا حکم دیتے رہو اور منکر (برائی) سے روکتے رہو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیج دے پھر تم اللہ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے۔

مذکورہ بالا اوصاف کے حاملین کی نصرت وتائید رب العالمین کی طرف سے یقینی ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اندر وہ اوصاف پیدا کریں اور وعدۂ ربانی کے مستحق بنیں سچ کہا شاعر نے ؎

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ **اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ وزاری:** اللہ تعالیٰ کی مدد کے لیے اللہ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کریں، آنسو بہائیں، عاجزی اختیار کریں، اپنے گناہوں سے صدق دل سے توبہ واستغفار کریں تاکہ اللہ ارحم الراحمین ہم پر رحم کرے اور ہماری مدد کرے اور صرف مصائب ومشکلات ہی میں نہ پکاریں بلکہ خوش حالی وفارغ البالی میں بھی اللہ کو یاد رکھیں، اس کی عبادت کریں، اس کو پکاریں تو مصیبتوں میں اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول کرے گا اور ہماری مدد کرے گا، لیکن افسوس کی بات ہے کہ ہمارے دل اس قدر سخت ہو چکے ہیں کہ مصیبتوں اور پریشانیوں میں بھی ہم اللہ کو نہیں پکارتے اور نہ اس سے فریاد کرتے ہیں جب کہ ہماری فریاد سننے والا اور پریشانیوں کو دور کرنے والا صرف اللہ رب العالمین ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَلَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰٓ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَٰهُم بِٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ إِذْ جَآءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا۟ وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾** [الأنعام: ۴۲۔۴۳] اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے گزر چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے، سو ہم نے ان کو تنگدستی اور بیماری سے پکڑا تاکہ وہ اظہار عجز کر سکیں۔ سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی؟ لیکن ان کے قلوب سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے خیال میں آراستہ کر دیا، اور فرمایا: **أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾** [النمل: ۶۲] بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔

غور کریں، اسلام اور کفر کی پہلی جنگ جنگ بدر میں کیسی نازک گھڑی ہے، مسلمان تعداد اور آلات جنگ ہر اعتبار سے کمزور ہیں اور ان کے مدمقابل کفار ہر طرح سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طاقتور اور مضبوط ہیں، ایسی مشکل گھڑی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو ہو کر اللہ کی بارگاہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر الحاح وزاری کر رہے تھے، بالآخر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرما کر آپ کو فرشتوں کے ذریعے مدد کرنے کی بشارت دی، حدیث میں ہے: **لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ، وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْقِبْلَةَ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي، اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي، اللَّهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ، فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ، فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ، وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ، فَأَمَدَّهُ اللهُ بِالْمَلَائِكَةِ** [صحيح مسلم: **كِتَابُ: الْجِهَادُ وَالسِّيَرُ، بَابُ: الْإِمْدَادُ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ:** ۱۷۶۳] جب بدر کا دن تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا، وہ ایک ہزار تھے، اور آپ کے ساتھ تین سو انیس آدمی تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ رخ ہوئے، پھر اپنے ہاتھ پھیلائے اور بلند آواز سے اپنے رب کو پکارنے لگے: اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا اسے میرے لیے پورا فرما۔ اے اللہ! تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا مجھے عطا فرما۔ اے اللہ! اگر اہل اسلام کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین میں تیری بندگی نہیں ہوگی۔ آپ قبلہ رو ہو کر اپنے ہاتھوں کو پھیلائے مسلسل اپنے رب کو پکارتے رہے حتی کہ آپ کی چادر آپ کے کندھوں سے گر گئی۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے، چادر اٹھائی اور اسے آپ کے کندھوں پر ڈالا، پھر پیچھے سے آپ کے ساتھ چمٹ گئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! اپنے رب سے آپ کا مانگنا اور پکارنا کافی ہوگیا۔ وہ جلد ہی آپ سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: جب تم لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کی کہ میں ایک دوسرے کے پیچھے اترنے والے ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ پھر اللہ نے فرشتوں کے ذریعے آپ کی مدد فرمائی۔

نصرت الٰہی سے محروم ہونے کے اسباب:

آج جب ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ آج معاشرہ گونا گوں برائیوں کا شکار ہے آج امت کا کثیر طبقہ صراط مستقیم سے منحرف ہے، کفر وشرک، بت پرستی و طاغوت پرستی، بدعات وخرافات معاشرے میں بہت عام ہیں، آج ہم کھلم کھلا فواحش ومحرّمات کا ارتکاب کرر ہے ہیں، دنیا ومافیہا کے حریص ہوکر آخرت کی فکر سے یکسر غافل ہیں، فریضۂ دعوت جو امت کا فرض منصبی ہے آج ہم اسے بالکل ترک کر دئے ہیں، اتحاد واتفاق کے بجائے افتراق وانتشار کی جڑیں مضبوط ہیں، ظلم اپنی تمام تر شکلوں میں عام ہے، فتنہ وفساد، قتال وجدال اور فسق وفجور کا بازار گرم ہے، ہم خواہشات کے پیروکار ہیں، اخلاقِ حسنہ کے زیور سے آراستہ ہونے کے بجائے منکراتِ اخلاق کے ہم شکار ہیں۔ یہ وہ اسباب وعوامل ہیں جن کی وجہ سے ہم رب العالمین کی نصرت وتائید سے محروم ہیں، ذیل میں ان کے علاوہ تین بنیادی اسباب کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

کفر: اللہ نے فرمایا: **فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ** [آل عمران: ۵۶] پھر کافروں کو تو میں دنیا اور آخرت میں سخت تر عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اور فرمایا: **فَمَا اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ** [الذاریات: ۴۵] پس نہ تو وہ کھڑے ہو سکے اور نہ بدلہ لے سکے۔ اور فرمایا: **قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ** [آل عمران: ۱۲] کافروں سے کہہ دیجئے! کہ تم عنقریب مغلوب کئے جاؤ گے۔ اور فرمایا: **أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ** [القمر:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۴۔۴۵] یا یہ کہتے ہیں کہ ہم غلبہ پانے والی جماعت ہیں، عنقریب یہ جماعت شکست دی جائے گی اور پیٹھ دے کر بھاگے گی۔ نیز ملاحظہ ہو [آل عمران: ۱۹۱ اور ۲۲]

ظلم: اللہ نے فرمایا: **وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ** [البقرة: ۲۷۰، آل عمران: ۱۹۲، المائدة: ۷۲] اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اور فرمایا: **وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ** [الشوریٰ: ۸] اور ظالموں کا حامی اور مددگار کوئی نہیں۔

نفاق: اللہ نے فرمایا: **اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا** [النساء: ۱۴۵] منافق تو یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں گے، ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پالے۔

نصرت الٰہی کے لیے دعائیں:

یقیناً پوری مخلوق اللہ کی محتاج ہے اور اللہ کی ذات بے نیاز ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ** [فاطر: ۱۵] اس لیے چاہیے کہ بندے اپنے امور و مہمات اور حوائج و ضروریات کی تکمیل اور ہر قسم کی نصرت و تائید کے لیے حقیقی ناصر کا دروازہ کھٹکھٹائیں، اسی کی بارگاہ میں عجز وانکساری کے ساتھ ہاتھ پھیلائیں، اسی کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھیں، حالات کا مقابلہ دعاؤں سے کریں، کیوں کہ دعا ہر طرح کی آفتوں اور بلاؤں سے نجات کا بہترین حل ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: **إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ** [سنن الترمذي: أبواب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ۳۵۴۸، حسن] دعا نازل شدہ مصیبت اور جو ابھی نہیں نازل ہوئی ہے اس سے بچنے کے لیے مفید ہے، تو اے اللہ کے بندو! تم اللہ سے برابر دعا کرتے رہو۔ ایسا کرنے سے ضرور اللہ ہمارے لیے آسانیاں پیدا کرے گا اور ہماری مصائب و مشکلات کو دور کر کے ہم کو خوش حال اور پرامن زندگی نصیب کرے گا۔ ان شاء اللہ۔

اور یہ انبیاء ورسل کا منہج ہے، انہوں نے بھی مشکل حالات میں اپنی کافر قوم کے مقابلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں دعاؤں کا سہارا لیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾ [آل عمران: ۱۴۶-۱۴۸] بہت سے نبیوں کے ہم رکاب ہو کر، بہت سے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں، انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ سست رہے اور نہ دبے، اور اللہ صبر کرنے والوں کو (ہی) چاہتا ہے۔ وہ یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

اسی طرح نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی: كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ [القمر: ۹-۱۶] ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور یہ دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔ پس اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد کر۔ پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔ اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لیے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو گئے۔ اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر سوار کر لیا۔ جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔ بدلہ اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔ اور بیشک ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا پس کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔ بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں آتا ہے، عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: **دَعَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ: الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ: ۲۹۳۳]** غزوہ احزاب کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کے حق میں یہ بددعا کی تھی: اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے (قیامت کے دن) حساب بڑی سرعت سے لینے والے، اے اللہ! مشرکوں اور کفار کی جماعتوں کو (جو مسلمانوں کا استیصال کرنے آئی ہیں) شکست دے۔ اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دے۔

اسی طرح جب مسلمانوں پر کوئی ناگہانی آفت آجائے تو نمازوں میں قنوت نازلہ کا اہتمام کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا چاہیے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى بَنِي عُصَيَّةَ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْمَسَاجِدُ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ، بَابُ: اسْتِحْبَابُ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ: ٦٧٧]** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینے تک نماز فجر میں رکوع کے بعد قنوت کی، آپ بنو عصیہ کے خلاف بددعا کرتے رہے۔ دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ [صحيح البخاري: كِتَابُ: أَحَادِيثُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: لَقَدْ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ: ۳۳۸۶] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے، اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ تمام ضعیف اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کو سخت گرفت میں پکڑ لے۔ اے اللہ! یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی ان (ظالموں) پر نازل فرما۔

نصرت الٰہی کے حصول کے لیے چند دعائیں ملاحظہ ہوں:

۱۔ رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ [البقرة: ۲۵۰]

۲۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ [آل عمران: ۱۴۷]

۳۔ وَقُلْ رَّبِّ أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا [الإسراء: ۸۰]

۴۔ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا [النساء: ۷۵] نیز ان کے علاوہ صبح وشام کے اذکار کا خصوصی اہتمام کریں اور متعدد ماثورہ دعاؤں کا عموماً التزام کریں۔

❁ **خلاصۂ کلام:** مذکورہ بالا تفصیلات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حقیقی ناصر اللہ ہے اسی سے ہمیں نصرت وتائید کی امید رکھیں اور اللہ نے اپنی نصرت کے لیے جن اسباب کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے ہم ان اسباب کو اختیار کریں اور اللہ کی نصرت سے محروم ہونے کے جو اسباب ہیں ان سے حد درجہ اپنے آپ کو بچائیں اور حصول نصرت کے لیے بارگاہ الٰہی میں دست بدعا رہیں۔

اللہ ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے اپنی نصرت کا مستحق بنائے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امن و عافیت ۔ ایک انمول نعمت

اس وقت عالمی پیمانے پر اگر حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ہر چہار جانب بدامنی، قتل و غارت گری، خوں ریزی، لڑائی جھگڑے، فتنہ وفساد، ظلم وزبردستی، انتہا پسندی اور تشدد کا ماحول ہے، کہیں زلزلے ہیں تو کہیں تباہ کن سیلاب اور طوفان ہے، مسلسل کئی مہینوں سے فلسطینی مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھایا جارہا ہے، ان کی مظلومیت کا یہ حال ہے کہ وہاں کے پرسوز مناظر دیکھ کر انسانیت شرما جائے، دل دہل جائے، رونگٹے کھڑے ہوجائیں اور آنکھیں اشکبار ہو جائیں، ہمارے ملک ہندوستان میں بھی روز بروز نفرت کا ماحول بڑھتا جارہا ہے، آئے دن اقلیتوں پر تشدد میں اضافہ ہورہا ہے، مذہبی و مسلکی تعصب کی حد ہوگئی ہے، مساجد اور مدارس تک غیر محفوظ ہیں، الغرض ہر صبح نکلنے والا سورج ایک نئے حادثے کی خبر کے ساتھ طلوع ہورہا ہے، **الأمان والحفیظ**۔

ایسے پرآشوب اور ناگفتہ بہ حالات میں ہمیں اپنی زندگیوں کا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم اپنے وطن میں کس قدر امن و عافیت کے ساتھ ایک خوش گوار ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں اور اللہ رب العالمین کے فضل وکرم سے ہم ہر طرح کی بدامنی اور ناخوش گوار حالات سے مامون ہیں، **الحمد للہ علی ذلک**۔

یہ یقیناً ہمارے لیے بڑی سعادت کی بات ہے، مگر افسوس ناک بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگوں کو اس نعمت عظمی کا احساس نہیں ہے، اسی نعمت کا احساس دلانے کے لیے زیر نظر موضوع کا انتخاب کیا گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری بے حسی اور شدید غفلت کی وجہ سے ہم اس نعمت سے محروم کردیئے جائیں، **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ** [**صحیح مسلم: كِتَابُ: الرِّقَاقُ، بَابٌ: أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ**: ۲۷۳۹] اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیری نعمت کے زوال سے، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے۔

امن وعافیت کی اہمیت:

بلاشبہ انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی میں امن وعافیت کی بڑی اہمیت ہے، کیوں کہ امن وعافیت سے محروم ہو کر کسی بھی نعمت سے کما حقہ فائدہ اٹھانا ممکن نہیں، اسی لیے ابراہیم علیہ السلام نے مکۃ المکرمہ کے لیے اللہ رب العالمین سے جب دعا کی تو رزق سے پہلے امن وعافیت کی دعا کی: **وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ** [البقرۃ: ۱۲۶] جب ابراہیم نے کہا: اے پروردگار! تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں، پھلوں کی روزیاں دے۔

اور یاد رہے کہ امن وعافیت اور سکون واطمنان کے ساتھ ایک دن کی بھی روزی اگر ہمارے پاس ہے تو ہم بڑے خوش نصیب ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے عبید اللہ بن محصن انصاری خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَابٌ: ۲۳۴۶، حسن] جو شخص تم میں سے اس حال میں صبح کرے کہ وہ اپنے گھر یا قوم میں امن سے ہو، جسمانی لحاظ سے تندرست ہو اور ایک دن کی خوراک اس کے پاس موجود ہو تو گویا اس کے لیے دنیا اپنے تمام تر ساز وسامان کے ساتھ جمع کر دی گئی۔ ذرا ہم غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کے ہمارے اوپر کس قدر احسانات ہیں اور کتنی نعمتوں کے ہم مالک ہیں، کیا ان نعمتوں کا ہمیں کچھ بھی احساس ہے؟ کیا ہم نے کبھی سوچا کہ ان نعمتوں کے حقوق اور تقاضے کیا ہیں؟ کیا ہم نے کبھی خیال کیا کہ ان نعمتوں کے بارے میں ہم سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا؟ یقیناً ان باتوں کا کچھ بھی ہمیں احساس نہیں ہے، امن وعافیت یہ وہ عظیم نعمت ہے جس کے ذریعے اللہ نے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندوں پر احسان جتلایا ہے، قریش کو اس نعمت کا احساس دلاتے ہوئے فرمایا: أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴿٥٧﴾ [القصص: ۵۷] کیا ہم نے انہیں امن وامان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں، جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔ نیز فرمایا: أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ [العنکبوت: ٦٧] کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو با امن بنا دیا ہے حالانکہ ان کے اردگرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ کے ابتدائی زندگی کا حوالہ دیتے ہوئے اس نعمت کی یاد دہانی کرائی: وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ [الأنفال: ٢٦] اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم زمین میں قلیل تھے، کمزور شمار کیے جاتے تھے، اس اندیشہ میں رہتے تھے کہ تم کو لوگ نوچ کھسوٹ نہ لیں، سو اللہ نے تم کو رہنے کی جگہ دی اور تم کو اپنی نصرت سے قوت دی اور تم کو نفیس نفیس چیزیں عطا فرمائیں تاکہ تم شکر کرو۔ دوسری جگہ فرمایا: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا [آل عمران: ١٠٣] اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔

امن وعافیت کے اسباب:

آیئے ہم دیکھیں کہ وہ کون سے اسباب واعمال ہیں جن کی پابندی کرنے سے ہم اللہ کی طرف سے امن وعافیت کے مستحق ہوں گے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ **ایمان، توحید:** اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں اہل ایمان کی نصرت کا وعدہ کیا ہے، اگر ہم واقعی ایمان والے ہو جائیں تو اس روئے زمین پر اللہ تعالیٰ ہمیں عزت، قوت، سربلندی، اقتدار اور ہر طرح کی امن و عافیت سے نوازے گا، آج جہاں بھی مسلمان مظلوم اور مقہور ہیں، امن و عافیت کی نعمت سے محروم ہیں تو یہ ان کی ایمانی کمزوری کا نتیجہ ہے، وہاں پر شرک اور بت پرستی عام ہے، قبر پرستی، اولیاء پرستی، مزار، آستانے اور عرس و میلوں کی کثرت ہے، لوگ توحید کا سبق بھول چکے ہیں، اعتقادی فساد و بگاڑ ان میں داخل ہو چکا ہے، لیکن جہاں پر توحید کا غلبہ ہے، ایک اللہ کی عبادت کی جارہی ہے، شرک اور اسباب شرک سے کوسوں دور ہیں وہاں پر اللہ کی طرف سے امن و عافیت ہے، خوش حالی اور فارغ البالی ہے، اس کی واضح مثال سعودی عرب ہے، جہاں پر توحید کا بول بالا ہے، جو حکومت خالص کتاب و سنت پر قائم ہے، جہاں پر خانہ کعبہ کی شکل میں اللہ کا گھر موجود ہے، جو مرکز امن ہے، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں کیا ہے: **وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا ط** [البقرة: ۱۲۵] اور جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے لوٹ کر آنے کی جگہ اور سراسر امن بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے امن و عافیت کا وعدہ کیا ہے بشرطیکہ وہ خالص اللہ کی عبادت کریں اور شرک اور اسباب شرک سے بچیں، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ** [النور: ۵۵] تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا، جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے، اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا: **الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ** **[الأنعام: ۸۲]** جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے، ایسوں ہی کے لیے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اگر ہم واقعی امن وامان کی نعمت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور خوف ودہشت کے ماحول سے نکلنا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم سماج ومعاشرے سے باطل اعتقادات کو مٹائیں اور توحید کی دعوت کو عام کریں۔

۞شکر گزاری: اللہ تعالیٰ نعمتوں پر شکریہ ادا کرنے کا حکم دیتا ہے، جیسا کہ فرمایا: **فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾** **[البقرة: ۱۵۲]** اس لیے تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔ دوسری جگہ فرمایا: **وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ** **[النحل: ۱۱۴]** اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اپنے نبی کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: **بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ** **[الزمر: ٦٦]** بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔ اللہ کو بندوں کی شکر گزاری کی ضرورت نہیں ہے، اگر بندہ شکریہ ادا کرتا ہے تو اس کا فائدہ اسی کو ہوگا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ** **[النمل: ۴۰، لقمان: ۱۲]** شکر گزار اپنے ہی نفع کے لیے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار غنی اور کریم ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو شکر گزاری بہت پسند ہے اور ناشکری بہت ناپسند ہے، یہی وجہ ہے کہ شکر گزار بندوں کو مزید نعمتوں سے نوازتا ہے اور ناشکروں کو سخت عذاب میں مبتلا کرتا ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: **وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ**

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ [ابراهیم:۷] اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب قوموں نے اللہ کی نعمتوں کی قدر کی اور شکر گزاری کی تو اللہ نے انہیں عزت وسر بلندی اور کامیابی وسرفرازی عطا کی، لیکن جب اللہ کی نعمتوں کا غلط استعمال کرنے لگے اور ناشکری کرنے لگے تو اللہ نے ان سے نعمتوں کو چھین لیا اور طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کر دیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک بستی کی مثال بیان کی، جسے اللہ نے مختلف نعمتوں سے نوازا تھا، پر امن اور خوش حال زندگی عطا کی تھی، مگر جب انہوں نے ناقدری کی تو اللہ تعالیٰ نے امن وشانتی کو خوف و دہشت میں اور خوش حالی کو بد حالی میں تبدیل کر دیا، جیسا کہ فرمایا: وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ [النحل:۱۱۲] اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن واطمینان سے تھی اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آرہی تھی، پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ملک سبا کا بھی تذکرہ کیا ہے جو بری و بحری تجارت میں بھی ممتاز تھا اور زراعت وباغبانی میں بھی نمایاں، اس اعتبار سے یہ بڑا خوش حال ملک تھا، لیکن جب انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے نعمتوں کو چھین کر کے تکلیف و پریشانی میں ڈال دیا اور اس طرح تباہ و برباد کیا کہ انہیں قصہ پارینہ بنا دیا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ﴿١٥﴾ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَّ اَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ﴿١٦﴾ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِیْهَا السَّیْرَ ؕ سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَاَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ﴿١٨﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿١٩﴾ [سبا: ١٥-١٩] قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں نشانی تھی، ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے، (ہم نے انہیں حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو، یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔ لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیے جو بدمزہ میووں والے اور (بکثرت) جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے۔ ہم نے ان کی ناشکری کا یہ بدلہ انہیں دیا، ہم (ایسی) سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیتے ہیں اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی چند بستیاں اور (آباد) رکھی تھیں جو برسر راہ ظاہر تھیں اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کر دی تھیں، ان میں راتوں اور دنوں کو بہ امن وامان چلتے پھرتے رہو۔ لیکن انہوں نے پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے سفر دور دراز کر دے، چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اس لیے ہم نے انہیں (گزشتہ) فسانوں کی صورت میں کر دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیئے، بلاشبہ ہر ایک صبر وشکر کرنے والے کے لیے اس (ماجرے) میں بہت سی عبرتیں ہیں۔

شکر گزاری کا مطلب یہ ہے کہ زبان سے اللہ کی تعریف کی جائے، نعمتوں کی نسبت منعم حقیقی کی طرف کی جائے اور عملی طور پر اللہ کی اطاعت وعبادت کی جائے، دل میں اللہ کی محبت و کامل تعظیم ہو کیوں کہ نعمتوں کو دینے والا اللہ ہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ [النحل: ٥٣] تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں سب اسی کی دی ہوئی ہیں۔اور فرمایا: **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** [الضحی: ۱۱] اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتا رہ۔اور آل داوٗد کو عملی طور پر شکر گزاری کا حکم دیا: **اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ** [سبا: ۱۳] اے آل داوٗد! اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔ اور آپ ﷺ کا اسوہ بھی ہمارے لیے یہی ہے، جب آپ قیام اللیل کرتے اور قیام، رکوع اور سجدہ لمبا کرنے کی وجہ سے آپ کے قدموں میں ورم آجاتا، اس کیفیت کو دیکھ کر ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! **أَتَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ؟** آپ اتنی پر مشقت عبادت کرتے ہیں حالانکہ آپ کے اگلے وپچھلے سب گناہ معاف کردیئے گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: **يَا عَائِشَةُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟** اے عائشہ! کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ [**صحیح مسلم: كِتَابٌ: صِفَةُ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، بَابٌ: إِكْثَارُ الْأَعْمَالِ، وَالِاجْتِهَادُ فِي الْعِبَادَةِ: ۲۸۲۰**] سبحان اللہ! آپ کا یہ شوق عبادت بطور شکر تھا۔ اللہ ہمیں بھی یہ جذبہ عطا فرمائے۔آمین۔

بندے کی عادت ہے کہ جب تک نعمتوں میں رہتا ہے اللہ کو بھول جاتا ہے اور تکلیف میں اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا** [**بنی اسرائیل: ۸۳**] اور انسان پر جب ہم اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہوجاتا ہے۔لیکن اہل ایمان کا کردار اس کے برعکس ہے، مومن خوشی میں شکر اور غم وفکر میں صبر سے کام لیتا ہے۔ یاد رہے کہ شکر گزاری کی صفت سے متصف ہونا یہ کوئی آسان عمل نہیں ہے، شکر گزار بننے کے لیے درج ذیل تین باتوں کا اہتمام کریں:

❁**توفیق ربانی:** شکر گزار بننے کے لیے اللہ رب العالمین سے اپنی دعاؤں میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

توفیق طلب کریں، کیوں کہ جب تک رب کی توفیق نہ ہو بندہ کوئی بھی عمل خیر نہیں کر سکتا، قرآن مجید میں شکر گزاری کے لیے دعائیں موجود ہیں، جیسا کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا کی:

وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ [النمل: ۱۹] اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کرلے۔ اسی قسم کی ایک اور دعا ہے: **رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ** [الأحقاف: ۱۵] اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے تھے: **رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُخْبِتًا، إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابٌ: ۳۵۵۱، صحيح] اے میرے رب! تو مجھے اپنا بہت زیادہ شکر گزار بندہ بنا لے، اپنا بہت زیادہ یاد و ذکر کرنے والا بنا لے، اپنے سے بہت ڈرنے والا بنا دے، اپنی بہت زیادہ اطاعت کرنے والا بنا دے اور اپنے سامنے عاجزی و فروتنی کرنے والا بنا دے، اور اپنے سے درد و اندوہ بیان کرنے اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بنا دے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ دھو دے، اور میری دعا قبول فرما، اور میری حجت (میری دلیل) کو ثابت و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھوس بنادے، اور میری زبان کو ٹھیک بات کہنے والی بنادے، میرے دل کو ہدایت فرما، اور میرے سینے سے کھوٹ، کینہ، حسد نکال دے- نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ جلیل القدر صحابی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ہر فرض نماز کے بعد جو دعا پڑھنے کی وصیت کی اس میں بھی شکر کی توفیق مانگی گئی ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں، پھر کہا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا ہرگز نہ چھوڑنا: **اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ** [سنن أبي داود: **كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ: فِي الِاسْتِغْفَارِ:** ۱۵۲۲، **صحيح**] اے اللہ! میری مدد فرما اس بات پر کہ میں تیرا ذکر، شکر اور تیری اچھی طرح عبادت کروں۔

اپنے سے کمزور کو دیکھنا: نعمتوں کی شکر گزاری کا آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم دنیاوی اعتبار سے اپنے سے کمزور کو دیکھیں، اس کی زندگی پر غور کریں، ایسا کرنے والا جذبہ شکر و امتنان سے بہرہ ور ہوگا اور جس حال میں بھی ہوگا مطمئن ہوگا کہ کم سے کم میں اس سے تو بہتر ہوں، کچھ لوگ مجھ سے بھی زیادہ تکلیف اور پریشانی میں ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ، قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: عَلَيْكُمْ** [**صحيح مسلم: كِتَابُ: الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ:** ۲۹۶۳] (دنیوی اعتبار سے) اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے (غریب) ہے اور اس کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر (امیر) ہے یہی زیادہ لائق ہے کہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو۔

آخرت میں جواب دہی کا احساس: مومن کو چاہیے کہ اس احساس کے ساتھ زندگی گزارے کہ اللہ رب العالمین کی طرف سے اسے جو بیشمار نعمتیں ملی ہیں ان کا حق ادا کرے اور صحیح استعمال کرے، کیوں کہ قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: **ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[التکاثر:۸] پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا۔

۞**عبادت واطاعت:** امن وعافیت کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ اللہ رب العالمین کی عبادت کی جائے، اس کے حکموں پر عمل کیا جائے اور اس کی معصیت ونافرمانی سے اجتناب کیا جائے، اس لیے کہ جب لوگ اللہ کی عبادت واطاعت سے بالکل غافل ہو جاتے ہیں تو عذاب الٰہی کا آنا یقینی ہو جاتا ہے اور امن وعافیت سے محرومی عذاب الٰہی کی ایک قسم ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ** [الأنفال: ۵۳] یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم پر کوئی نعمت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خود اپنی اس حالت کو نہ بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی اور یہ کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اسی طرح سورہ قریش کی آیات میں بھی تدبر کرنا چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ نے قریش پر کیے گئے انعامات کا تذکرہ کیا ہے نیز ان کا حق بتایا ہے، جیسا کہ فرمایا: **لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ۝١ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝٢ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ۝٤** [قریش: ۱۔۴] قریش کے مانوس کرنے کے لیے، (یعنی) انہیں جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے لیے (اس کے شکریہ میں) پس انہیں چاہیے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں، جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور ڈر (اور خوف) میں امن (وامان) دیا۔

اور عبادت کو چند مخصوص اعمال میں محصور نہ کریں بلکہ اس کا وسیع تصور ذہن میں رکھیں، ہر وہ قول وعمل عبادت ہے جس سے اللہ راضی ہو اور اسے پسند کرتا ہو چاہے ظاہری ہو یا باطنی، نیز عبادت کا سفر زندگی کی آخری سانس تک جاری رہے کیوں کہ خوش گوار اور پرامن زندگی کا راز عبادت الٰہی ہے، اللہ ہم سب کو توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین۔

۞**دعاؤں کا اہتمام:** دعا مومن کا ہتھیار ہے، رب سے قربت اور مناجات کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ ہے، یہ وہ مضبوط سہارا ہے کہ جب سارے سہارے ٹوٹ جاتے ہیں، ظاہری تمام اسباب ووسائل ناکام ہوجاتے ہیں اور کہیں سے امید وبیم کی کوئی کرن نظر نہیں آتی ایسے موقع پر دعاؤں کا سہارا بڑا مفید اور نفع بخش ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ** [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بَابٌ: ٣٥٤٨، حسن**] دعا نازل شدہ (آفات) اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لیے نفع بخش ہے، لہٰذا اے اللہ کے بندو! دعا ضرور کیا کرو۔ دعا یہ وہ عبادت ہے جس سے اللہ کے محبوب بندے انبیاء ورسل بھی بے نیاز نہیں رہے بلکہ انہوں نے بھی اپنی زندگی میں آنے والے مصائب ومشکلات سے عافیت پانے کے لیے دعاؤں کا سہارا لیا، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم امن وعافیت کے لیے اپنی دعاؤں میں بکثرت دعا کریں، اس لیے کہ امن وعافیت انسان کی زندگی میں عظیم نعمت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امن وعافیت طلب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: **سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، وَالْيَقِينَ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى** [**مسند أحمد: مُسْنَدُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ٦، اسناده حسن**] دنیا وآخرت میں اللہ سے عفوو عافیت اور یقین طلب کرو۔ حدیث میں ہے: **قَامَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ بَكَى، فَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ بَكَى، فَقَالَ: اسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ** [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بَابٌ: ٣٥٥٨، حسن صحيح**] ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور روئے، پھر کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کے پہلے سال منبر پر چڑھے، پھر روئے، اور کہا: اللہ سے (گناہوں سے) عفوو درگزر اور مصیبتوں اور گمراہیوں سے عافیت طلب کرو کیوں کہ ایمان ویقین کے بعد کسی بندے کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح بندے کی دعاؤں میں سب سے افضل دعا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنا ہے، حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ أَفْضَلَ مِنَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الدُّعَاءِ، بَابُ: الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ: ٣٨٥١، صحيح]** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ جو بھی دعا مانگتا ہے وہ اس دعا سے زیادہ بہتر نہیں ہو سکتی: (وہ دعا یہ ہے) **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ،** اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت چاہتا ہوں۔

اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو خصوصی طور پر ان کے مطالبے پر تاکید کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنے کی تعلیم دی، حدیث میں ہے: **عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: سَلِ اللهَ الْعَافِيَةَ، فَمَكَثْتُ أَيَّامًا، ثُمَّ جِئْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللهَ، فَقَالَ لِي: يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللهِ، سَلِ اللهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابٌ: ٣٥١٤، صحيح]** عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھایئے جسے میں اللہ رب العزت سے مانگتا رہوں، آپ نے فرمایا: اللہ سے عافیت مانگو، پھر کچھ دن رک کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جسے میں اللہ سے مانگتا رہوں، آپ نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا! دنیا و آخرت میں عافیت طلب کرو۔

اسی مفہوم کی ایک اور حدیث ہے: **جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَفْضَلُ؟ قَالَ: تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَإِنَّكَ إِذَا أُعْطِيتَهُمَا فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ أُعْطِيتَهُمَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ [مسند أحمد: مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ۱۲۲۹۱، حسن لغيره] ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تین مرتبہ آیا اور تین مرتبہ یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون سی دعاء سب سے افضل ہے؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا کہ: اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عفوو عافیت کا سوال کیا کرو اور آخری مرتبہ فرمایا کہ: اگر تمھیں دنیا و آخرت میں یہ دونوں چیزیں مل جائیں تو تم کامیاب ہو گئے۔

ایک اور حدیث میں ہے: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابٌ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ: ۲۹۶۵] لوگو! دشمن کے ساتھ جنگ کی خواہش اور تمنا دل میں نہ رکھا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کیا کرو، البتہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو ہی جائے تو پھر صبر و استقامت کا ثبوت دو۔

اللہ رب العالمین سے امن و عافیت طلب کرنے کے لیے بعض دعائیں ملاحظہ فرمائیں:

۞ **چاند دیکھنے کی دعا:** اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ [مسند أحمد: مُسْنَدُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ: ۱۳۹۷، حسن لشواهده]

۞ **صبح وشام کی دعا:** اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، أَبْوَابُ النَّوْمِ، بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ: ۵۰۹۰، حسن الاسناد]

۞ **صبح وشام کی دعا:** نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کو صبح اور شام میں پڑھنا نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑتے تھے: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي [مسند أحمد: مُسْنَدُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: ٤٧٨٥، إسناده صحيح، رجاله ثقات]

۞دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، أَبْوَابُ تَفْرِيعِ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ، بَابُ: الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ٨٥٠، حسن] اسی طرح یہ الفاظ بھی ہیں: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بَابُ: مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ٢٨٤، صحيح]

۞نماز وتر کی دعا میں عافیت کا سوال: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ: تَفْرِيعُ أَبْوَابِ الْوِتْرِ، بَابُ: الْقُنُوتُ فِي الْوِتْرِ: ١٤٢٥، صحيح]

۞مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھیں: حدیث میں ہے: جو شخص کسی شخص کو مصیبت میں مبتلا دیکھے پھر کہے: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، تو پڑھنے کو یہ بلائیں نہیں پہنچے گی [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى: ٣٤٣٢، صحيح]

۞قبرستان کی زیارت کی دعا میں عافیت کا سوال: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُونَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْجَنَائِزِ، بَابُ: مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقُبُورِ، وَالدُّعَاءِ لِأَهْلِهَا: ۹۷۵]

مذکورہ دعاؤں کے علاوہ اپنے طور پر جو چاہیں امن وعافیت، صحت وسلامتی اور دنیا وآخرت کی بھلائی کے لیے دعائیں کریں۔

اسلام دین امن ہے:

اس وقت پوری دنیا امن کی متلاشی ہے اور دین اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو حقیقی امن کا داعی اور علم بردار ہے، بڑے نادان اور ناعاقبت اندیش ہیں وہ لوگ جو ظلم وتشدد اور دہشت گردی کی نسبت اسلام اور مسلمانوں کی طرف کرتے ہیں اگر وہ لوگ تعصب کا عینک اتار کر اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اسلام امن وشانتی، صلح وآشتی، اتحاد ویکجہتی، اخوت و بھائی چارگی اور پیار ومحبت کی تعلیم دیتا ہے اور قتل وغارت گری، قتال وجدال، لڑائی جھگڑے، فتنہ وفساد، انتہا پسندی، تشدد، ظلم وجور، حق تلفی، لوٹ کھسوٹ، چوری ورہزنی اور بدامنی کا سخت مخالف ہے، سچ ہے ۔

امن عالم تو فقط دامن اسلام میں ہے

اس لیے دنیا بھر کے لوگوں سے گزارش ہے کہ ۔

عافیت چاہو تو آؤ تو دامن اسلام میں
یہ وہ دریا ہے کہ جس میں ڈوبتا کوئی نہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں امن وعافیت کی زندگی نصیب فرمائے اور ہر طرح کے شر وفتن سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ڈوب کر بحر تمنا میں ابھرنا سیکھو
دشت پرخار میں بے خوف گزرنا سیکھو
شاخ وگل کی طرح کٹ کٹ کے سنورنا سیکھو
ٹھوکریں کھاؤ، گرو، گر کے سنبھلنا سیکھو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجودہ حالات اور مسلمان

اس وقت ملک تاریخ کے نازک ترین اور خطرناک دور سے گزر رہا ہے، ایک وقت تھا کہ امن وشانتی،قومی یکجہتی، مذہبی رواداری، اخوت و بھائی چارگی، ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی وغم خواری اور پیار ومحبت اس ملک کی پہچان تھی،مگر افسوس صد افسوس اس وقت ملک کی سالمیت، اس کی گنگا جمنی تہذیب، اس کی جمہوریت شدید خطرے میں ہے، ہر طرف فرقہ پرستی،نفرت وتشدد،ظلم وجور، مذہبی منافرت، بدامنی و بے چینی کا ماحول ہے، ملک کا سیکولر اور امن پسند وانصاف پسند طبقہ ذہنی وفکری تناؤ کا شکار ہے، بالخصوص مسلمانان ہند خوف ودہشت کے ماحول میں سانس لے رہے ہیں، ایسے نازک حالات میں مختلف لوگ مختلف انداز سے اس پر رائے زنی کررہے ہیں اور اس کے اسباب وعوامل پر غور وفکر کررہے ہیں، بحیثیت مسلمان ہمیں اس بات پر توجہ دینا ہے کہ ہمارا دین، ہماری شریعت ایسے موقعے پر ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے، کتاب وسنت میں اس کے کیا اسباب بیان کیے گئے ہیں، اس کا شرعی حل کیا ہے؟ زیر نظر مضمون میں موجودہ حالات کے تناظر میں کتاب وسنت کی روشنی میں کچھ باتیں ذکر کی جارہی ہیں:

بنیادی سبب:

سوال یہ ہے کہ ایسے نازک اور مشکل حالات کیوں پیدا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ دشمنوں اور ظالموں کو غالب کیوں کرتا ہے، ظالم وسرکش حکمرانوں کو ہم پر مسلط کیوں کرتا ہے، ظاہر ہے کہ اس کے مختلف وجوہات ہوسکتے ہیں، مگر بحیثیت مسلمان ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ اس کے بہت بڑے سبب ہم خود ہیں، یہ ہماری بداعمالیوں اور کوتاہیوں کی سزا ہے، یہ ہماری بہت بڑی کمزوری ہے کہ ہم ایسے موقعے پر اس کے ظاہری اسباب پر غور کرتے ہیں، دوسروں کو اس کا سبب بتا کر ہم خاموش ہوجاتے ہیں، ہم اپنے اعمال وکردار کا جائزہ نہیں لیتے، ہم اپنی غلطیوں اور کمزوریوں پر توجہ نہیں دیتے،قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واضح طور پر صاف لفظوں میں اس کا جواب دیا ہے، اللہ نے فرمایا: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ [الشوریٰ: ۳۰] تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔

اور فرمایا: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ [الروم: ۴۱] خشکی اور تری میں لوگوں کی بد اعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا، اس لیے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھادے، (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔ یاد رکھیں حالات اعمال سے بنتے اور بگڑتے ہیں، اعمال اچھے وصالح ہوں گے تو حالات بھی خوش گوار و پر امن ہوں گے اور اگر اعمال بگڑ جائیں تو حالات بھی بگڑ جائیں گے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ [الرعد: ۱۱] کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا اور سوائے اس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں، سچ کہا مولانا ظفر علی خان نے ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: وهل في الدنيا والآخرة شر وداء إلا سببه الذنوب والمعاصي [الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي: ۵۸] دنیا و آخرت میں جو بھی برائی اور پریشانی رونما ہوتی ہے اس کا اصل سبب گناہ اور نافرمانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سابقہ قوموں کی ہلاکت و تباہی کا سبب ان کے گناہ اور معصیت بتایا ہے، جیسا کہ فرمایا: ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰي قَوْمٍ حَتّٰي يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ [الأنفال: ٥١-٥٤] یہ بسبب ان کاموں کے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے ہی بھیج رکھا ہے بیشک اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں، مثل فرعونیوں کے حال کے اور ان سے اگلوں کے، کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا پس اللہ نے ان کے گناہوں کے باعث انہیں پکڑ لیا، اللہ تعالیٰ یقیناً قوت والا اور سخت عذاب والا ہے، یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم پر کوئی نعمت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خود اپنی اس حالت کو نہ بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی اور یہ کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے، مثل حالت فرعونیوں کے اور ان سے پہلے کے لوگوں کے کہ انہوں نے اپنے رب کی باتیں جھٹلائیں، پس ان کے گناہوں کے باعث ہم نے انہیں برباد کیا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا، یہ سارے ظالم تھے۔

اور فرمایا: اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ [الأنعام: ٦] کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی اور ہم نے ان پر خوب بارش برسائیں اور ہم نے ان کے نیچے سے نہریں جاری کیں، پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور ان کے بعد دوسری جماعتوں کو پیدا کر دیا۔

اور فرمایا: فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ [العنکبوت: ۴۰] پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں بعض کو ہم نے ڈبو دیا، اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

مزید آیات ملاحظہ فرمائیں: [یونس: ۱۳]۔ [الکھف: ۵۹]۔ [ھود: ۱۰۲]۔ [المائدۃ: ۷۸۔ ۷۹]

اب بگڑے ہوئے پرخطر و ناموافق و نامساعد حالات کو درست کرنے کے لیے ہمیں اپنے اخلاق و اعمال کو درست کرنا ہوگا، حالات خود بخود درست ہو جائیں گے، ان شاء اللہ۔ اللہ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین۔

مندرجہ بالا سطور میں یہ بات واضح ہوگئی کہ موجودہ حالات کے اصل سبب ہم خود ہیں، اس لیے ہمیں اپنے آپ کو بدلنا ہوگا اور اپنی خامیوں و کوتاہیوں کو دور کرنا ہوگا، مزید چند اہم امور ذکر کیے جارہے ہیں، ہم ان پر عمل کرتے ہوئے اللہ رب رحیم سے نصرت و مدد کی امید رکھیں، ضرور اللہ احکم الحاکمین ہمارے حال پر رحم فرما کر امن و امان اور سکون و اطمینان نازل فرمائے گا، ان شاء اللہ۔

اللہ اور اس کے دین کی طرف لوٹ آئیں:

مصائب و مشکلات اور نازک حالات میں بالخصوص ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اللہ اور اس کے دین کی طرف لوٹ آئیں، اللہ سے لو لگائیں، اس کے دربار میں ہاتھ اٹھا کر روئیں، گڑگڑائیں، آنسو بہائیں، سورۃ الروم کی مذکورہ آیت کریمہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے بر و بحر میں فساد پھیلنے کا سبب ذکر کیا ہے وہیں لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ کہہ کر اس کا حل بھی بتایا ہے، اسی طرح اللہ نے فرمایا: وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ [السجدۃ: ۲۱] بالیقین ہم انہیں قریب کے چھوٹے سے بعض عذاب اس بڑے عذاب کے سوا چکھائیں گے تاکہ وہ لوٹ آئیں۔ نیز فرمایا: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [الأنعام: ۴۲-۴۵] اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے گزر چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے، سو ہم نے ان کو تنگدستی اور بیماری سے پکڑا تا کہ وہ اظہار عجز کر سکیں، سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی؟ لیکن ان کے قلوب سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے خیال میں آراستہ کر دیا، پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے، ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا پھر تو وہ بالکل مایوس ہو گئے، پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

حدیث میں ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ، وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ، وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ [سنن أبي داود: كِتَابُ الْإِجَارَةِ، بَابٌ: فِي النَّهْيِ عَنِ الْعِينَةِ: ۳۴۶۲، صحيح] جب تم بیع عینہ کرنے لگو گے، گائے اور بیل کے دم تھام لو گے، کھیتی باڑی میں مست و مگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے، تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا جس سے تم اس وقت تک نجات و چھٹکارا نہ پا سکو گے جب تک تم اپنے دین کی طرف لوٹ نہ آؤ گے۔

افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ ملک کے حالات اس قدر خراب ہونے کے باوجود ہم میں اکثر لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، لاشعوری کی زندگی گزار رہے ہیں، دینی اعتبار سے ان میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آرہی ہے، اپنی دنیا بنانے اور اپنے اہل وعیال میں مست و مگن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ایسے لوگوں سے گزارش ہے کہ ہوش میں آئیں، بیدار ہوجائیں، اللہ کی طرف یکسو ہوجائیں، اللہ سے لو لگائیں، ورنہ یہ غفلت اور عیش و مستی تمہیں لے ڈوبے گی، تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔ دنیا کی شدید محبت تمہاری دنیا بھی برباد کردے گی اور آخرت میں دنیا پرستوں کے لیے دردناک عذاب ہے ہی۔ **فتدبروا وتفکروا۔**

❁ توبہ واستغفار کا التزام:

ایسے ماحول میں ضروری ہے کہ ہم اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ سے توبہ واستغفار کریں، توبہ واستغفار مومن کا وظیفہ ہے، مصائب ومشکلات سے بچنے کا اہم ذریعہ ہے، آفتوں وبلاؤں کو ٹالنے کا مضبوط ہتھیار ہے، خوش گوار و پرسکون زندگی کا راز ہے، اللہ کی طرف سے حفظ وامان اور نصرت ومدد کا وسیلہ ہے، دنیا وآخرت کی فوز وفلاح کا ضامن ہے، اخروی اعتبار سے گناہوں کی مغفرت اور درجات کی بلندی کا اہم سبب ہے، جیسا کہ کتاب وسنت میں جگہ جگہ اس مضمون کو ذکر کیا گیا ہے اور اس کے فوائد وثمرات کو واضح کیا گیا ہے، قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا: **وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ** [**الأنفال:۳۳**] اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔

ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: **وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ** [**هود:۳**] اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ رہو وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا اور اگر تم لوگ اعراض کرتے رہے تو مجھ کو ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ اور فرمایا: **وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ** [**هود:۵۲**] اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی جناب میں توبہ کرو، تا کہ وہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھا دے اور تم جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔ اور فرمایا: **وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ** [النور: ۳۱] اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔

نمازوں کا خصوصی اہتمام:

ہر مکلف مرد وعورت پر دن اور رات میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے، اس میں کسی بھی قسم کی سستی وکوتاہی موجب ہلاکت ہے، ایسے حالات میں خصوصی طور پر ہم نمازوں کا اہتمام کریں، فرائض وواجبات کے ساتھ سنن ونوافل کی پابندی کریں، وقت سحر اٹھ کر نماز تہجد کا اہتمام کریں، اللہ سے دعا ومناجات کریں، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صبر وصلاۃ کے ذریعے استعانت کا حکم دیا ہے، جیسا کہ فرمایا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ** [البقرة: ۱۵۳] اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ بھی ہمیں یہی بتاتا ہے، جب بھی آپ کی زندگی میں کوئی پریشانی لاحق ہوتی آپ فوراً نماز کا اہتمام کرتے، لیکن افسوس آج مسلمان نماز کے معاملے میں بہت غافل نظر آتے ہیں، وہ نماز جو ایک مسلمان اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی عبادت ہے اور جس کے ترک پر شدید وعیدیں وارد ہیں، مسلمانوں کی اکثریت نمازوں کو ضائع کر رہی ہے، بعض لوگ ایک دو نمازوں کا اہتمام کر لیتے ہیں، بقیہ نمازوں میں پیچھے نظر آتے ہیں، آخر اللہ کی مدد کہاں سے آئے گی؟

مسلمانو! اللہ کے گھروں کو آباد کرو اللہ تمہارے گھروں کو آباد رکھے گا، اللہ کے احکام وقوانین کی حفاظت کرو اللہ تمہارا محافظ بن جائے گا، تم اللہ کے دین کی مدد کرو اللہ تمہاری مدد کرے گا، تم اللہ کے ہو جاؤ اللہ تمہارا ہو جائے گا، آج لوگ مسلمانوں کی مظلومیت کا شکوہ کرتے ہیں اور رونا روتے ہیں کہ آخر اللہ کی مدد کب آئے گی، اللہ اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعدے کو کب پورا کرے گا، ظالموں کو اللہ کب ہلاک کرے گا، مظلوموں کی مدد کب ہوگی؟ یاد رکھیں کتاب وسنت میں اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ اہل ایمان کے لیے عزت، سربلندی، نصرت ومدد، فلاح وکامرانی اور قیادت وسیادت کا وعدہ کیا ہے مگر اللہ کا وعدہ مشروط ہے ایمان اور عمل صالح سے، توحید وسنت سے، صبر وتقویٰ سے، ابتلاء وآزمائش سے اور توکل علی اللہ سے، اس کے بغیر ہم اللہ کی نصرت ومدد کی امید کیسے لگائے بیٹھے ہیں، اللہ اپنے وعدے کو پورا کرے گا اگر ہم واقعی مومن بن جائیں، اللہ نے فرمایا: **وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ** [آل عمران: ۱۳۹] تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تمہیں غالب رہو گے، اگر تم ایمان دار ہو

میسر ہو اگر ایمان کامل
کہاں کی الجھنیں کیسے مسائل
(حفیظ میرٹھی)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دوران سفر نصیحت کرتے ہوئے کہا: **احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ** [سنن الترمذي: **أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ** ﷺ، **بَابٌ: ۲۵۱۶، صحيح**] تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تم اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے۔ اس مفہوم کی دیگر آیات ملاحظہ فرمائیں: [**البقرة: ۱۵۵۔۲۱۴، آل عمران: ۱۲۰۔۱۲۵، ۱۴۲۔۱۸۶، الأنعام: ۸۲، الحج: ۴۰، العنكبوت: ۱۔۳، محمد: ۷۔۳۱، المنافقون: ۸، الطلاق: ۳**]

اذکار وادعیہ کا اہتمام:

بلاشبہ ذکر ودعا ایک مومن کے لیے بڑا ہتھیار ہے، جب سارے ظاہری سہارے ٹوٹ جاتے ہیں اور تمام راستے مسدود نظر آتے ہیں ایسے وقت میں ذکر ودعا کا اہتمام ایک مومن کے لیے بڑا نفع بخش ثابت ہوتا ہے، کیوں کہ سب سے بڑا سہارا اللہ کا سہارا ہے، سب سے بڑی طاقت اللہ کی طاقت ہے، سارے اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزت وذلت اور نفع ونقصان کا مالک وہی ہے، ہماری کوششوں کو کامیاب بنانے والی ذات وہی ہے، تقدیر کے فیصلے کو بھی دعاؤں کے ذریعے ٹالا جا سکتا ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم ان نازک حالات میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پرخلوص دعائیں کریں اور اجتماعی طور پر نمازوں میں قنوت نازلہ کا بھی اہتمام کریں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں آتا ہے، حدیث میں ہے: **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ، قَالَ: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابٌ: ۳۵۲۴، حسن] انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی مشکل کام درپیش ہوتا تو آپ یہ دعا پڑھتے: **يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ**، اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں۔

اس سلسلہ میں بعض اہم دعائیں ذیل میں نقل کی جا رہی ہیں:

۱۔ **رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ** [البقرة: ۲۰۱]

۲۔ **لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ** [الأنبياء: ۸۷]

۳۔ **رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ** [الأعراف: ۲۳]

۴۔ **رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ** [يونس: ۸۵-۸۶]

۵۔ **رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ** [البقرة: ۲۵۰]

۶۔ **رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴿۲۸۶﴾ [البقرة:٢٨٦]

٧۔ يا حيُّ يا قيّومُ برحمتِك أستغيثُ، أصلِحْ لِي شأنِي كلَّهُ، ولا تكِلْنِي إلى نفسِي طرْفةَ عينٍ [أخرجه النسائي في السنن الكبرى: ١٠٤٠٥، والبزار: ٦٣٦٨، صحيح الجامع: ٥٨٢٠]

٨۔ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَافَ قَوْمًا: ١٥٣٧، صحيح]

٩۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّفْسِيرِ، سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ، بَابٌ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ، الْآيَةَ: ٤٥٦٣]

١٠۔ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ: ٢٩٣٣]

١١۔ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الزُّهْدُ وَالرَّقَائِقُ، بَابٌ: قِصَّةُ أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ: ٣٠٠٥]

ایمان پر استقامت:

نازک حالات میں ہمارے ایمان کی آزمائش ہوتی ہے، اس آزمائش میں کامیاب وہی لوگ ہوتے ہیں جو دین اور ایمان پر ثابت قدم رہتے ہیں، حالات کی سنگینی انھیں ایمان سے نہیں پھیر سکتی، یہ سچے مثالی مومنوں کی پہچان ہے، کمزور ایمان والے ایسے وقت میں اپنے دین وایمان کا سودا کر بیٹھتے ہیں، دین وایمان پر استقامت اختیار کرنا بہت بڑی چیز ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہل استقامت کو دنیا وآخرت میں بشارت سنائی ہے، ارشاد ربانی ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَدَّعُوْنَ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ [فصلت: ۳۰۔۳۲] (واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیے گئے ہو، تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے، جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے (جنت میں موجود) ہے، غفور ورحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔ اور فرمایا: إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴿١٣﴾ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ [الأحقاف: ۱۳۔۱۴] بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جمے رہے تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ غمگین ہوں گے، یہ تو اہل جنت ہیں جو سدا اسی میں رہیں گے، ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔

اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صحابی رسول سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتائیں کہ پھر میں اس کے متعلق آپ کے بعد کسی سے نہ پوچھوں، تو آپ نے کہا: قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ فَاسْتَقِمْ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْإِيْمَانُ، بَابٌ: جَامِعُ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ: ۳۸] تم کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر جم جاؤ۔ حالات کیسے بھی پرخطر ہو جائیں مگر ہمارے پائے ثبات میں تزلزل نہ پیدا ہو، ہمارے پاس سب سے عظیم دولت ایمان ہے، ہم اپنا سب کچھ لٹا سکتے ہیں مگر متاع ایماں محفوظ وسلامت رہے، ہم کسی بھی حال میں ایمان کا سودا نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ ہمیں ہر حال میں ایمان وتوحید پر قائم رکھے اور اسی ایمان پر خاتمہ فرمائے۔ آمین۔

حسن اخلاق:

دشمن کو شکست دینے کا سب سے مضبوط ہتھیار حسن اخلاق ہے، نفرت وعداوت کے ماحول میں ہم بلند اخلاق وکردار کے پھول کھلائیں، برائی کا بدلہ ہم بھلائی سے دیں،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوست ودشمن، مسلمان وکافر، اپنے اور غیر ہر ایک کے ساتھ حسن تعامل سے پیش آئیں، ہم اخلاق کریمانہ سے ان کا مقابلہ کریں، ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف، مساوات، ہم دردی وغم خواری، پیار ومحبت، نرمی، رحم وکرم اور عفو ودرگزر کا معاملہ کریں، صرف زبانی نہیں عملی طور پر ہم اپنے بلند کردار کا نمونہ پیش کریں۔

تقریر سے ممکن ہے نہ تحریر سے ممکن
وہ کام جو انسان کا کردار کرے ہے
(حفیظ میرٹھی)

اور ہم دنیا والوں کو یہ پیغام دیں کہ۔

ان کا جو فرض ہے وہ اہل سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے
(جگر مرادآبادی)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ یہی ہے، وہ لوگ جو آپ کی دعوت کے مخالف تھے، آپ کے جانی دشمن تھے، مگر آپ کے حسن اخلاق سے متاثر تھے، آپ کو **الصادق الأمين** کہا کرتے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعثت کا مقصد ذکر کرتے ہوئے فرمایا: **إنما بُعِثتُ لأُتَمِّمَ مكارمَ الأخلاقِ، وفي رواية: إنما بُعِثتُ لأُتَمِّمَ صالحَ الأخلاقِ [مجمع الزوائد: ۹/۱۸، رجاله رجال الصحيح، أخرجه أحمد: ۸۹۵۲، واللفظ له، والحاكم: ۴۲۲۱، والبيهقي: ۲۱۳۰۱، باختلاف يسير، صحيح الجامع: ۲۳۴۹]** مجھے صالح اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔

ظالم سے لیا ظلم کا بدلہ نہ کسی وقت
مارا بھی تو اخلاق کی تلوار سے مارا

نفرت وعداوت کے ماحول میں ہم کیسے زندگی گزاریں، ہمارا تعامل لوگوں کے ساتھ کیسا ہو؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ اِدْفَعْ**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ [فصلت: ۳۴۔۳۵] نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی، برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی نہیں پا سکتا۔

اور فرمایا: لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ ۭ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ [الممتحنة: ۸] جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم کتاب وسنت کے ان زریں اصولوں کو اپنائیں، یہ بہت بڑی سچائی ہے کہ آج مسلمان اخلاقی اعتبار سے زوال پذیر ہے اور ہمارے برے اخلاق سے اسلام بدنام ہو رہا ہے، لوگ اسلام سے متنفر ہو رہے ہیں، ہمیں اخلاقی برائیوں کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے تاکہ اسلام اور مسلمانوں سے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے اور ایک خوش گوار ماحول قائم ہو، اللہ ہمیں توفیق دے۔ آمین۔

اتحاد واتفاق:

اتحاد واتفاق رحمت ہے اور افتراق وانتشار زحمت اور عذاب ہے، یہی وجہ ہے کہ کتاب وسنت میں اتحاد واتفاق پر زور دیا گیا ہے اور باہمی اختلاف ودشمنی سے منع کیا گیا ہے، اللہ نے فرمایا: وَأَطِیْعُواْ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْاْ إِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ [الأنفال: ۴۶] اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر وسہار رکھو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر افسوس کہ مسلمان باہم شدید اختلاف کا شکار ہیں، دشمن کی نظر میں ہمارا کوئی وزن نہیں ہے، دشمن ہماری اس کمزوری کا فائدہ اٹھا رہا ہے، ایسے حالات میں قوم مسلم کو چاہیے کہ اپنے سارے اختلافات کو ختم کر کے باہم متحد ہو جائیں، اپنے دلوں کو پاک وصاف کر لیں، یاد رکھیں کہ اتحاد کا پلیٹ فارم کتاب وسنت ہے، اسی پلیٹ فارم سے ہم متحد ہو سکتے ہیں، کلمے کی بنیاد پر ہم متحد ہوں، ورنہ اب بھی اگر ہم میں دوریاں باقی رہیں تو یاد رکھیں دشمن ہمارے گھات میں ہے جو ہمیں بڑی آسانی سے شکار کر لے گا، دشمنوں کی غلط پالیسیوں اور سازشوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور سمجھ کر ایک ہونے کی ضرورت ہے، کیوں کہ ؎

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

اور اس بات کو ذہن نشیں کر لیں کہ ؎

متحد ہو تو بدل ڈالو نظام گلشن
منتشر ہو تو مرو شور مچاتے کیوں ہو

اور اس حقیقت کو بھی سمجھ لیں کہ ؎

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبین
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے

❁ مسلم قوم سے گزارش:

ایسے پر آشوب دور میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کریں، اللہ سے لو لگائیں، اللہ پر توکل رکھیں، نفع ونقصان کا مالک اللہ ہے، اس کائنات میں اس کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا، اللہ کے وعدوں پر یقین رکھیں، اعمال صالحہ کی پابندی کریں، کسی بھی حال میں اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، اللہ کے بارے میں اچھی امید رکھیں، ہمیشہ پر عزم و پر امید رہیں، امید وبیم اور عزم و ہمت انسان کو مصائب برداشت کرنے کے قابل بناتی ہے، ناموافق حالات سے گھبرا جانا، خوف وہراس میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مبتلا ہونا مومن کی شان نہیں، یہ کافروں اور منافقوں کی علامت ہے، اسلام میں مایوسی کفر اور گمراہی ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: يَٰبَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَايْـَٔسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَايْـَٔسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَٰفِرُونَ [يوسف:٨٧] میرے پیارے بچو! تم جاؤ اور یوسف (علیہ السلام) کی اور اس کے بھائی کی پوری طرح تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو، یقیناً رب کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔

اور فرمایا: قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ [الحجر:٥٦] کہا اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بھٹکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔

آلام ومصائب میں پریشاں نہیں ہوتا
مومن کبھی مایوس وہراساں نہیں ہوتا

علماء ودعاۃ اور قائدین ملت سے گزارش:

اس دور پرفتن اور نازک وسنگین حالات میں علماء ودعاۃ کی ذمہ داری ہے کہ اٹھیں اور قوم وملت کی صحیح رہنمائی کریں، وہ آپ کی رہنمائی کے شدید منتظر ہیں، ورنہ آپ کی خاموشی ملت کو صحیح رخ سے پھیر نہ دے اور وہ بھٹک نہ جائیں، یقیناً ہر دور میں علماء کی رہنمائیوں اور قربانیوں سے قوم آگے بڑھی ہے اور عزت وسرفرازی حاصل کی ہے، نیز قوم کے قائدین ورہنما اپنا قائدانہ کردار ادا کریں اور اپنی قیادت وسیادت کا صحیح استعمال کریں، خود غرضی اور ذاتی مفاد سے اٹھ کر قوم وملت کے مفاد کی فکر کریں، ہوش میں آئیں، خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں، ورنہ یاد رکھیں تاریخ ہمیں فراموش نہیں کرے گی۔

آخر میں پوری قوم وملت اور علماء ودعاۃ اور قائدین سب سے دردمندانہ اپیل ہے کہ۔

سب اٹھو، میں بھی اٹھوں، تم بھی اٹھو، تم بھی اٹھو
کوئی کھڑکی اسی دیوار میں کھل جائے گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ ؎

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے غافل مسلمانوں
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اللہ تعالیٰ ملک وملت کی حفاظت فرمائے، امن وامان نصیب فرمائے، ہر طرح کے فتنہ وفساد سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

نظم

آلام و مصائب میں پریشاں نہیں ہوتا
مومن کبھی مایوس و ہراساں نہیں ہوتا
ہے جُہدِ مسلسل ہی میں انسان کی عظمت
جو ہار دے ہمت ہی وہ انساں نہیں ہوتا
اُس قوم کی قسمت میں اندھیرے ہی رہے ہیں
جس قوم کا کردار درخشاں نہیں ہوتا
اُس شخص پہ اللہ کی رحمت نہیں ہوتی
جو اپنے گناہوں پہ پشیماں نہیں ہوتا
دنیا میں وہی شخص ہے توقیر کے قابل
جو اپنے فرائض سے گریزاں نہیں ہوتا
کر لیتا ہے تعمیر وہ پھر اپنا نشیمن
جو برقِ حوادث سے ہراساں نہیں ہوتا
مومن کی فتح ہوتی ہے اے رازؔ بالآخر
جھوٹا کبھی اللہ کا پیماں نہیں ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جامع ترین مسنون دعائیں

انسان کی زندگی میں دعاؤں کی بڑی اہمیت ہے، بندہ مومن کو چاہیے کہ ہر حال میں دعاؤں کو لازم پکڑے، دعامیں ایسی جامع دعاؤں کا خصوصی اہتمام کرے جن میں دین و دنیا دونوں کی بھلائی کی دعا کی گئی ہوتا کہ سعادت دارین سے ہم کنار ہو، جامع دعائیں وہ ہیں جن میں الفاظ کم ہوں، مگر وہ اپنے اندر بہت زیادہ معانی سموئے ہوئے ہوں، دنیوی واخروی ہر قسم کی بھلائیوں کو شامل ہوں، ویسے تو تمام قرآنی ونبوی دعائیں جامع ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ کو جوامع الکلم عطا کیا گیا تھا، حدیث نبوی ہے: **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ، وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ** [سنن أبي داود: **كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ: الدُّعَاءُ: ١٤٨٢، صحيح**] عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع دعائیں پسند فرماتے تھے اور ان کے ماسوا کو چھوڑ دیتے تھے۔ زیر مطالعہ مضمون میں بعض جامع دعاؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم ان دعاؤں کو یاد کریں اور اپنی دعاؤں میں ان کی پابندی کریں:

۞دنیا و آخرت کی بھلائی کی جامع دعا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے دعا کروں؟ تو آپ نے فرمایا: تم ان چار کلمات کے ذریعے دعا کرو: **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وارْحَمْنِي، وَعافِنِي، وارْزُقْنِي،** کیوں کہ یہ کلمات تمہارے لیے دنیا وآخرت دونوں کو جامع ہیں [صحیح مسلم: **كِتَابُ: الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابٌ: فَضْلُ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ:٢٦٩٧**]

۞خیر وبھلائی کی جامع دعا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ جامع دعا سکھائی: **اللهمَّ إنِّي أسألُك من الخيرِ كلِّه عاجلِه وآجلِه ما علِمتُ منه وما لم**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أعلمُ، وأعوذُ بك من الشرِّ كلِّه عاجلِه وآجلِه ما علِمتُ منه وما لم أعلمُ، اللهمَّ إنِّي أسألُك من خيرِ ما سألَك به عبدُك ونبيُّك، وأعوذُ بك من شرِّ ما عاذ به عبدُك ونبيُّك، اللهمَّ إنِّي أسألُك الجنةَ وما قرَّب إليها من قولٍ أو عملٍ، وأعوذُ بك من النارِ وما قرَّب إليها من قولٍ أو عملٍ، وأسألُك أنْ تجعلَ كلَّ قضاءٍ قضيتَه لي خيرًا [صحيح الجامع: ۱۲۷٦، صحيح، أخرجه ابن ماجه: ۳۸٤٦، وأحمد: ۲۵۱۸۰، باختلاف يسير] مذکورہ دعا کے بارے میں ملا علی قاری نے کہا کہ دعاؤں میں یہ جامع ترین دعا ہے: وأجمع ما ورد في الدعاء [مرقاة المفاتيح: ۱۷۳۹] علامہ مناوی نے حلیمی کا قول نقل کرتے ہوئے اس دعا کو جوامع الکلم میں شمار کیا ہے، کیوں کہ اس میں ہر خیر کا سوال کیا گیا ہے اور ہر شر سے پناہ طلب کیا گیا ہے [فيض القدير: ۱٦۲/۲]

❁ **بھلائی کی جامع دعا:** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے تھے: **اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى، وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ وَالتَّوْبَةُ وَالِاسْتِغْفَارُ، بَابُ: التَّعَوُّذُ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يُعْمَلْ: ۲۷۲۱] اس حدیث کے بارے میں علماء کا قول ہے: هذا حديث جامعٌ لِأبوابِ الخيرِ [الدرر السنية] یہ خیر و بھلائی کی جامع دعا ہے، اس دعا میں ہدایت، تقوی، پاک دامنی اور بے نیازی کی دعا مانگی گئی ہے۔

❁ **دین، دنیا و آخرت کی اصلاح کی دعا:** **اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ** [صحيح مسلم: كِتَابُ: الذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ وَالتَّوْبَةُ وَالِاسْتِغْفَارُ، بَابُ: التَّعَوُّذُ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يُعْمَلْ: ۲۷۲۰] اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے، جو میرے (دین و دنیا کے) ہر کام کے تحفظ کا ذریعہ ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری گزران ہے اور میری آخرت کو درست کر دے جس میں میرا (اپنی منزل کی طرف) لوٹنا ہے اور میری زندگی کو میرے لیے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری وفات کو میرے لیے ہر شر سے راحت بنا دے۔

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا: انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے: **اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ** [صحيح البخاري: كِتَابُ: الدَّعَوَاتُ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً: ٦٣٨٩] مذکورہ دعا دنیا و آخرت کی بھلائی کی جامع ترین دعا ہے، یہ وہ جامع دعا ہے جسے طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھنا مسنون ہے۔

دین پر ثابت قدمی کی دعا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے پاس ہوتے ہیں تو اکثر کون سی دعا کرتے ہیں؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ: آپ کی اکثر یہ دعا ہوتی تھی: **يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ** اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جما دے، خود میں نے بھی آپ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ اکثر یہ دعا: **يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ**، کیوں پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے اس کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، تو اللہ جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم و ثابت قدم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر (راوی حدیث) معاذ نے آیت: **رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا** اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہدایت دے دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی (گمراہی) نہ پیدا کر [آل عمران: ٨] پڑھی [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بَابٌ: ٣٥٢٢، صحيح]

طلب عافیت سب سے افضل و جامع دعا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندے کی سب افضل دعا یہ ہے: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ**، اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الدُّعَاءِ، بابٌ: الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ: ٣٨٥١، صحيح]

برے عمل سے پناہ مانگنے کی دعا: عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر کون سی دعا کرتے تھے؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ اکثر یہ دعا کرتے تھے: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ بَعْدُ،** اے اللہ! میں اپنے عمل کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، جو میں کر چکا اور جو ابھی نہیں کیے ہیں (اور بعد میں کرنے والا ہوں)۔ [**سنن النسائي: كِتَابُ الِاسْتِعَاذَةِ، الِاسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ، وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى هِلَالٍ: ۵۵۲۴، صحيح**]

❁مصائب ومشکلات سے نجات کے لیے جامع دعا: یونس علیہ السلام کی دعا: **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ،** کوئی بھی مسلمان بندہ کسی مصیبت اور پریشانی میں اگر اس دعا کو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول کر کے اسے نجات دے گا [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بَابٌ: ۳۵۰۵، صحيح**]

❁ادائیگی قرض کی جامع دعا: اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ، علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام نے ان کے پاس آکر کہا کہ میں اپنی مکاتبت کی رقم ادا نہیں کر پا رہا ہوں، آپ ہماری کچھ مدد فرما دیجیے تو انہوں نے کہا: کیا میں تم کو کچھ ایسے کلمے نہ سکھا دوں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سکھائے تھے؟ اگر تیرے پاس "**صِير**" پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو تیری جانب سے اللہ اسے ادا فرما دے گا، انہوں نے کہا: کہو: **اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ،** اے اللہ! تو ہمیں حلال دے کر حرام سے کفایت کر دے اور اپنے فضل (رزق، مال و دولت) سے نواز کر اپنے سوا کسی اور سے مانگنے سے بے نیاز کر دے [**سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بَابٌ: ۳۵۶۳، حسن**]

بطور نمونہ یہ چند جامع دعائیں ذکر کی گئی ہیں، ان کے علاوہ بھی کتب احادیث میں بہت ساری جامع دعائیں وارد ہیں، ہمیں ان دعاؤں کا بکثرت اہتمام کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیق دے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

علامہ سید اسماعیل سلفی رائیدرگی رحمہ اللہ کی کوششوں کا ثمرہ، نونہالان قوم کے حصول تعلیم کا ایک بہترین مرکز

جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ

اس کتاب کی طباعت جناب محترم محمد بلال صاحب کے تعاون سے ان کے والد محمد پہلوان صاحب اور والدہ محترمہ صمرو دبیگم رحمہا اللہ (وقار آباد) کے حق میں ایصال ثواب کے لئے عمل میں آئی ہے، رحمهما الله رحمة واسعة وغفر لهما آمین، قارئین سے ان کے حق میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

آئینۂ جامعہ

سن تاسیس: 1926ء	**مؤسس:** علامہ سید اسماعیل سلفی رائیدرگی رحمہ اللہ
سکریٹری: سید امیر حمزہ عباس حفظہ اللہ	**ناظم:** ابو حمدان اشرف فیضی حفظہ اللہ
تعلیم: حفظ قرآن مجید وابتدائی تا فضیلت	**تدریسی عملہ:** 23
تعداد طلبہ: 478	**غیر تدریسی عملہ:** 13

Jamia Muhammadia Arabia

Affiliated to: S.K. University Anantapur
Maulana Azad National Urdu University & Islamic University of Madina

Kanekal Road, Rayadurg - 515 865. Anantapuramu Dist. (A.P.) India.
+91 9440665648 / 09533448071, 9347967042.
jmarabia5@gmail.com www.jamiamohammadia.org